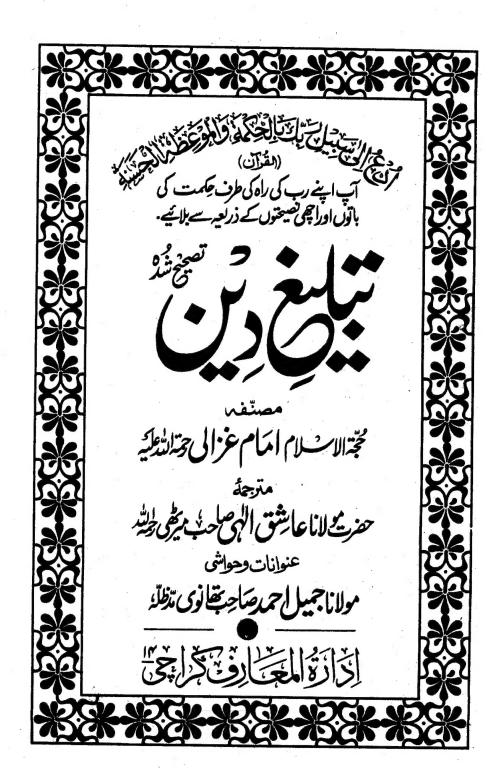


اِخَازَةُ المَجْنَادِفِيَ الْمُرْاثِقِيَ الْمُحْتَادِفِي الْمُعِلَّالِي الْمُعِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعِلَّالِي الْمُعْتِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعِلَّالِ الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعِيْدِقِي الْمُعْتِدِي الْمُعْتِدِي الْمُعِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِقِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعْتَادِفِي الْمُعِي ا



باهتمام : محد مشاق تق

طبع جديد : رئ الاول ١٨٢٨ همي ١٠٠٠٠

مطع : احمروننگ پلس عام آباد کراچی

الر : القالعاف لي اماطنوارالعلو كالي

5049733 · 5032020 :

i_maarif@cyber.net.pk : اى يىل

ملنے کے پیے:

اوارة المعارف كوكى املاندارا المعارك لك 5049733 - 5032020

المتبيعان القرآن لاى املادارا حاركات

ول: 5031566 - 5031586



حجة الاسلام الممغزالي وحة الشروليركي تخصيت محتاج تعارضي آنے امنى تصانيف ين سلمانون كى دي و ذيوى اصلاح كييلة جوكياندا نواز اختياد فرايا بوه كسقدية سان نم اور دلنتين سے قارى كواس كا اندازہ زرنيظ كتا كے مطالعہ سے خونی ہوما تاہے ۔ ذرنفاکتاب" تبینے دین " ہیں درسیّعت انسان کی باطنی اللح کے امول ا درط لقول کی تشری میش کی گئے ہے کی پی محتوق الٹراور معوق العیاد ہو وراس منامئر اسلام سے ان کی ادائیگی کا استمام اس وقت میخ عنی مین مین کی حب کک انسان کا بامل نٹرلیت کے شاپے لنقیوں کے مطابق میاف شغاب نہیں ہوما تا۔ نماز، فرکوزہ ، ج ، زکوۃ عبادات دینیے ہوں یا انسانی معاضرے مختلف شعير رحب تك انسان كا باطن صراط تعيم كا يابندس بوجا تاندانسان عبا وات کی ادائی کا حق اواکرسمائے نمعاشرق حقوق کو ملحوظ ارکوسماہے اما م غزال یے زرنی کوکتاب میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے علق جوکوا اسا ا ورخرابیاں عام طورمیانسا نوں میں یا تی مباتی میں ان کی اصلی کی پوری پوری کوشش فرائی ہے۔ چنانچ کتاب کی ترتیب ہیں اقسام میں یوں ہے کہ بہات میں ظاہری اعمال کے دس اصول " دومیری میں " فرموم اخلاق کی تفسیل اور طہار سے قلك بيان" اورتىيىرى مي قلك اطلاق محوده كے ساتھ مروق الاستركتيابيان اسطرح يكل تبيت امول بوت بهرجن بي اصلح باطنى كے سلسامي اسلام كى تعليم کاجا مع ترین خلاصه مرتب ہوگیاہے۔ سيلنغ دين " اما مغزال كي كتاب النعبين " كي تين الواك الدورة

ب جو حكيم الاست حفرت ولا نا الشرف على تعانوى قدس سرؤ كه ايا ربيمولا ناعاتق ا میرمی نے نوبمورت اندازیں کیاہے میرمولانافت جبیل احمرتمانوی ماسنے حواشی میں کتاب میں درج روایات کی تین کی واوعنوانات کا اضافر کیاہے۔ مراس وقت" تبلغ دي "كج معلوع نسخ بازارمي دستياب بيكن میں سے ایک توقدیم طری طباعت کے مطابق شائع ہوا سے جس سے عام قاری کا استفاده كرفا قديي في موتلي كيون عباديكاتسلسل اسطح بدكم معلوم كواشكل ہوتاہے کہ کہاں سے کیامضمون مترق ہور ہاہے اورعنوان کی مطابقت عبادکے كحسمقام سے ہى ۔ دومرانسخ جومبر دائدا زطباعت کے مطابق شا نع ہوا براغلاط سے میرے حتی کہ بعض مقامات رمطوں کے سطری عبارت غائب نظراً تی ہے۔ بينترمقامات برعنوا نات بي اس كى رعايت بين كمضمون كهال سيترفع بوتا ہے نیرعبارت میں الغاظ کی فاش غلطیاں موجد ہیں جب سے بساا وقات مغبوم بى خلط بوجا تا ہے __لېدائم فياسكتاب كى ميكے بين فطر كن مد تك صحيح ساتوشا كاكرنيا قصدكيا الوربراد دمخرم حسين احمرنج يديني سابق دارالتقىنىغة الالعسلوم كراحي كاس معامله ميعان على كيانبول نے دونوں مطبون خول كوسلف ركهاا ورايدى توصيك ساتعة مملنع دين "كاتيمي شوالياش" مرتب كيا جآكي التعول بريراس وكتنى منت اودكيا كام بوااك اندازه توقارين مضرات می کرفیں مے الستہ امسلاح ا حوال المت کی غرض سے ایک بین کتا کی مغيدتركين مورت مريبيش كمنتى سعا وت بريم رب والجلال كيام كامس وست سعامي كر ہالیے بلن کی بی اصلاح فراہے ا وداس کتاب کی طباعث سعادت اخوی کا ذاہیہ بناك ورَيْنَ أَنْفَتِلُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتُ الْمِيْمُ الْعَلِيمُ طالب دُعا محسم وشتاق سى

طالب دُعا محت مُدُسِّمًا فَيَ فارم ادارة المعارث كراجي عرَّك

اارسيخال ني ١٣٠٣ م

فهرست مضامين

صغر	مضمون	منح	مضمون
YA	خيرات كااعلى درجه	-IA	اعال ظاهري كحدس اصول
"	خيرات كالمتوسط درجه	"	پېلى اصل
49	خيرات كاادني درجه	4	نمسازكابيان
,	مغلس سلما نواب کی خیرات	÷	ومنوكسفا وركبرو لك طهادت مي
۳.	مدة كوجيبانے كامعلمت	71	ايك عجيب حكت.
۳۱	احسان جتأني كاامتحان		نماز برصف سيبرمال نفع ب اليج
"	احسان جتانے کے مم کاعلاح	44	اس كے امراد كونرسميے .
٣٣	تبيسرى اصل		نماذکی مروح اوربدن
11	روزه كابيان		بلاصورةلب والىنماذك محتبر
20	موم دا وُدى كى نفيلت	۲۳	علمار کا فتولی اورسشبه کاجواب.
	دوسشنبراول پنجشنبر کے روزہ	70	نساذکی دُوح اود اعتبار ۔
24	كالمحكت		معفودةلب كالكمنفى تدبير
	مملال اورقليل غذا يرافط ار	72	دومری اصل
٣2	/ (11	زكوة صدقها ورخيرات كابيان

· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·	4		
مغر	مغمون	مغ	مضمون
۵٠	میٹی امل ہروقت وحرالی کابیان	W _A	پیوتعی اصل
<i>"</i>	مروضت وحرابی مابیون منا اور فنارالفناک اسیت آوریل	.1^	حج كأسيان
. ωι	سے اس کاسمینا		آداب سفرج بيت الشهشريين
۵۳	ساتوين اصل	۲.	مشروعیت رج کی حکمت
ω,	طلب صلال كابيان	73	اركانِ في كى مشروعيت كادوسرا مانه
"	مِأْمُرْ زُمِنِيت اورمبان لڏ <u>ڪ پيمبر</u>	44	ان بان موریف ایر ارستان اور استان ارستان پانچوس اصل
۲۵	ب وریب ارد با مدیب پراد کرنے کا داز		پوبیت تلاوت قرآن کا بیان
ω\ ΔΑ	متلقين كاتقوى اورامتياط كقق		تلاوت كى نفيلت
20	تمام حيلول كالميح مطلب اوران	,	ندارت کا پہلا طام ری ادب تلاوت کا پہلا طام ری ادب
2	سے احتیاط کی ضرورت سے احتیاط کی ضرورت	24	مورت ب _ه ام ترن اوب دوسراا دب
ω,	روندائین ورضائے قلب کا روندائینس ورضائے قلب کا		ور مدر رب تسیراا دب اورشینه کی کرامت کاراند
64	لودت ن دودت دب لعلیف مسترق		یر ارب ارزیری و مهای اور تلاوت کلام الشهر باطنی آماب
	من مين سوال كرنے كى قباستان		کلام اہی کے بیاس العن فایں
	ظاہری دمینداری سے دنیا کملنے		مستور ہونے کی حکمت
٩۵		1.0	ور دک من تریل اور منی کا فیمو تر تر
ω ₁	قلب سے فتوی کینے کی مرورت	1	الماوت یک ویس ارد کام ہم دورہ برآیت ہے اُس کے خاص مغبوم ہی
,	ننس كوتشد سي العاسة	45	ہویں ہے۔ کامونت مامل ہوگی ۔
	عارض کی تحقیق مربونے براصل پر	~	اختیادی وموسےاودان کےمراتب اختیادی
u i	عاران یا مربعت برس مابر عمل کرنا میاسئے	(· v	ہعیارں و صے اول کے توہب معرفت کے ساتھ مالت واٹر یمی
41	مال کی مِلّت وحرمت کی شناخت	~ /∆	سرمک ہے ما معالمات دارہ ہ پیداکر نا جاہئے
<u> </u>	م الفروسلان كوايد النام ب	177	پيدر، پاڄ

	. ,			
			_	
	مغ	مفعون	منحد	مغمون
•	۸۱	نوس امسل	ar.	بازادی چیزوں پی اصل مکت ہو
		امر بالمعروف اور شبي عن أكر	77	المعوي اصل
	.11	بينى وعظا ورنعيحت كابيان		مسلمانول تحقوق كي خاظت
	4	وعنلوں کی بے بروائی معمیت ہے		اوران كےسامنے نيك برتاؤ
		گناه گارول سے بل رکھنااور معیت	4	تمام خلوق كے ساتھ كتن معاشرت
	, 44	کے درجہیں بیٹھنا	44	تجرّ دکی حالت
•	۸۳	علما دكاگنابوں پرسكوت كرنا	4	بحالت تجرواني ذات كي تعلق صقوق
		سخت ایزار کے قوی اندیشہ پر		تهزيبانس اوراس بيظلم ياانعاف
	, "	نصيمت حجوازنا	٩À	كاحتيقت
	۸۲	واعفا كيمنائل واخلاق	-	منلوق كحصوق كالجميدات ادر
		وَاعِفَاكُوعَالِمِ بِاعْسَلْ بِونَاجِلِبِيْكُرُ	49	اس كا علاج
	2	امر بالمعروف أك كے بغیر بھی ضروری ہی	40	متعلقتن اوراقارب كيرمقوق
	٨٨	وموس اصل	24	براوس كي حقوق
•	"	انتباع شنت كابيان	44	قرابت كے حقوق
		كامل اتباع رسول يربوكم عبادات	•	خادم کے مقوق
	"	اورعادات دونوں میں ہو۔	۷۸	بی یا کے حقوق
		عادات محدید کے اتباع مین نفت دینید کی حکمتیں ادراسسوار		ديي دوست بنانے كى فغيلت اور
	4.	دينييرى حكتين ادراسسوار	,	محت في الشركي درسي .
		عبادات بس اتبارع سنت المعند	۸۰	بغض فى الله
	91	عبادات ہیں اتبارع سنت بلاغ ل حیوا نا کفرخی یا حاقت علی ہے لایں منبعت مدیث بردی کر آساست		×
	94	امي منع <u>ف مديث بريجة ل كرا مناسب ا</u>	ت اعما	خامید
		**		

<u> </u>			
مفح	مضمون	مفح	مغنمون
IIY	كذب لحت ميزكا بواراد الكامك	94	خاتمه اوراوداد فركوره كيترتيب
	متعيل ل باركين جور البناولم	44	عبادتوب كمختف المسأ كلف مي محت
"	مردريى قدريرنا چاہد أزام ي ج		عيالدأرتخص اورعالم اورحاكم كيك عبارت
	مزاح وتوشط بي يوريكا استعمال		مذموم اخلاق كمتغميل اور
	غيبت كي حيقت		طعارت قلب كاسيان
	مولويون كاانداز غيبت		پېلى امسل
IIĀ.	مظلوم كوظالم كى غيبت كوظ جائزي	4	محترت إكل اورحرص طعمام
114	برعتى كى فيبت كرنا جائزے	•	كابيان
٠	فتوى كاضرورت مجيى كاغيب		تقليل طعام كفوائد
4	کرنادرست ہے	1.0	مقداد طعام کے مراتب
•	دوسرے كونقعات كيانے كيائے	1.4	دفت اکل کے مختلف درجات س
14.	غيبت كرنا جاكزے	1-4	مبنق طعدام کےمراتب مختلفہ پر بر پر
177		1	ساكلول كوترك الذائذ كى ضروريت
175		1.9	دوسری امل د
	مِّل كُون مِن فِي مِرانَى كَانْعَمْنَا		کثرت کلام کی <i>بور افقوالو</i> ئی
	مرح مرائی کاموق کونعتمیان	"	كابيان
177	مدح مس يحترم يدايون كاعلاج	1	عبث كلام كى عادت كانقصان
144	تیری ال خصر کابیان خسرکا علان خسرکومهز بالی شخینانی ترکیب	11-	کلام عبث کی اہیت
	غفه کا علاج	111	نا ول اور تاریخ وغیره کامط العہ
IKN	عفه كومهز كالسحوبات تركيب	111	تهنسى مذاق كاحبوط

and the same of th				
مغر	معنمون	مؤ	مغنون	
161	بقدر فردرت ماه كالتصيل ماتزب	171	چتھی اصل حسد کا ہیا ن	
101	حبِّ مَدح کی وجوات		حسدكى حقيقت	
۳۵۱	حبِ مين كاعبلاق	144	غبطر جائزے	
100	ر ساتوی اصل		حسدکاعلی عسلاح حسد کاعسلی علاج	
"	دنيالى مجبت كابسيان	1 11 '	يا بحوس السل	
4	حب دنیاکی اہیت		بخل اورمجبت مال کابیان	
. ,	ب <u>وائ</u> نن شیائے دنیا کی محبت کانام _ک و		فرورت سےذائد مال کے مفرمونے	
104	تن پوری سا فرآخرت کیپیئے مہلکے		کی دجویات	
104	مسافران الخريت كالمثيل وتقتيم			
14.	دنیاک حقیقت وری ریظراتی ہے	144	بخل كى مداور حقيقت	
144		110	مخل کا علاج عیلی	
141		164	تعملی علاج سنجل	
ארו		15%		
4			رغونت اورشهرت وجاه کی	
,	كبركى حقيقت اودآ ثار		محبت كانسيان	
176	ظاه للاکس معمد یکومعمولی دخیر مجو	3 "	خول وعوم فبرت بلت فانفي بي	
14.	711211			
144	الم كے بجركے اسباب		ال كى برنسبت جاه كى متت زياده	
NP/	سنكبركا علم جبل مركب ب		مونے کا پہلاسبب	
14	نوی سے تخبر پیدا ہونے کاعلاج	الما تع	حتِ ماه كادوكسراسبب	

-	•	,-	
مغحه	مفهون	مغر	مضمون
۲۸۱		147	حسب ولسب يزكترمون كاعلاج
٠.,	دياركي كيفيت يركى بيني بركسناه	الالا	ال اورجال سِرِيكبراوراس كاعلاج
11	كىزيادتى كرير		نوسي اصل
144	1 1		خود بيندي كابيان
149	ديا سك تعدي تفاوى وج مزام كم مي	4	خودلپنری کی مذمّت
14.	ريارملى دخنى اوداخفى اوداشدخفار	"	نازاور خود بيندى اورتنكبر كافسرق
194	ممنامي كاديني فامده	127	ناز کی علامت
192	شروع عبادت ميس رياء	u	غيراختيارى خوبى برناز سونياعلاج
196	اثنا كيعبادت مين دياء		عبادات وغفالنتيارى فوبو
190	عيادت كيعدريا دكاحكم	14	برنازال بونے كاعلاج
4	ريار كاسبب اول ين حُرِيث كالله	14.	وسوي اصل
194	مبب دوم معنی خون مذمت کاعلاج	•	رياركاسيان
194	سبب سوم حرص وطبح كاعلاج		دياء ونمود كاصابينى شهرت دنيا
194	عیادت کمخفی رکھنے کے منافع	4	مِن بِورا بورًا
199	فلبودطا عات برغيراختيا رى مسترت	IAI	دیا دکی ماہمیت ا ورشرک ہونا
199	معزبسي		ريارى صورتي
"	اظبادعبادت بعض جگمفيدب		ديندارون مين نودووقعت كمالب
7	الكناه كم فن لبن رفوش كنام بي ب		امرارمی نمودوی تک کم طلب
	ريارك الديشه صعمولات ترك		انعال اوداعمال يم ديار
4-1	ذكرنے جاسئيں .	IM	دیار کے حرام ہونے کی وجراڈل

1.

	11				
مغ	مضمون	صغر	مغمون		
711	دنياكىمبت كاعلاج	7.7	خاتمه		
11	ا بدینی خلود و دوام کا تعود		حسنفلق اوراس مين نفس		
	نفس كادموكه كه خداكريم سے اوداس	1	کے دص کے کابیان		
711	کی وجہ سے غفلت		ساليے ہي إخلاق ذمير سے صاف		
"	بے عل توقع شیطانی دسوکر ہے	"	ہونافن خسکت کہاجاسکتاہے		
	غيب برايسان ولقين مامسل	7.4	حس طلق كى ماہيت وتمرات		
۲۱۲	كرنے كاطبيتير	۲۰۲	سيرت كي يعاداعنادي		
TID		7.0	قوت علميه كاحسن		
- 414	امتياطا ورعقل مبى كرآخرت كمقتفى		قوتت غضبيه اورشهوا سيه كالحسن		
711		7.4	قوت عدل كاحن		
•	دنيا كمجبت كاآخرى علاج		قوت غضبيه كااعتدال اوركميشي		
44	قلبكواخلاق محدولا	"	كے نتائج		
	كع ساتع مُنتين والسيت كم في كا		قوت شهوانيهكاعتدال اصافراط		
"	بيان اوراس عوس اصول	1.6	وتغربيل كح تمسرات		
."	يسلى امسل		قوت عقل كے اعتدال وا فراط و		
4	توبه کا بہان	*	تغريط كي آثار		
"	فبسحق تعالى كوشى كالداده	1 4.1			
**		7.9	والمقام والمتعاطرة والمراد		
44		,	حن خلق کے مراتب اور تمرات		
الالا	بضاككا ماده لين لينه وقت يرغلبه كما آبح اس	: Y1.	اخلاق كنشخيق محتبه مادق سے كرد		

-	- W			
j	مضمون	سنح	معتمون	
44			قلب انسانی ظلماتی ا ورضالیً لشکر	
4	خون کابیان	775	اميدان جنگ ہے	
	خوف كاحتيقت اورحاصل كرنے		کوئی انسان کسی وقت بھی گنامسے	
4			خالى بىي	
۲۴.	خون کی زیادتی مذموم اور فرس		معموم دبيكن وكومى توبك ماجت	
	واني مي خون اور برسايين جا		شرائطاتوبر كي بور ع معطف بقوليت	
771	كا غليمغيده	412	مي شکنهين	
717			مرض غفلت باطنى جمله امرامن سيرضا	
Khh	تمييريامل	779	ہواہے	
4			طبيب نودمر لعي بن محتے اور علمت ا	
	زبرعم كاثمره اورشرج مسك علاتم	1 1	متبان دنیا ہوگئے	
	زېد کې صفيقت اورتمره و اثر		گناه پراصرارمونے اور توبر مکسنے	
	طعام کی مّرت کے اعتبار سند بھے مرا		ک میرنی دجرا دراس کا علاج	
	مقوله کے اعتباد سے زمدے مواتب		توبين آج كل كرف كادومراسب	
	منس کے اعتبار سے مراتب زید		اوراس کا علاج	
	اباس کے متعلق زہر کے درجے		توبمي آج كل كرفي كاليراسيب	
469	مكان كمتعلق زبر كے درجے		اوراس کا علاج	
101	ا بات البيت في معنى رميك درج	777	بيوتنا اوربانيوان سبب وراسكالل	
	تنغم پرافسوس کروا ورزابدوں کی		صغیراگناه براصراد کرنا کبیروگناه سے	
101	مجت رکھو	270	ديادة صرب	
			•	

		-	
مغم	مضمون	صغر	مضمون
744	ايذاؤل يرمبركرني كاخرورت	704	زېر کے دیج
"	مصائب اوداً فات پرصبرکرنا		ونياكى رغبت ونفرت دونون كانه
444	مد پانچوں اصل	100	دنیاکی رغبت دنفرت دونون کانه دمینا کمال زمدہے زمدسے مین زمد مونااعلیٰ درج ہج
6	ر شکرکابتان پا	768	زېرىسى كى زېرېونااعلى درېرې
"	شكري مقصود بالذات ب باقافون	707	زېد کے اسباب
11	توب زيراورمبروسيارمقعودي	1	جسله ماسوى النسس زبيمونا اعلى زبيج
444			دېراورنترکامنىرق
	شكركا دومراركن بينى حال كنعت		
779	كة كرار طاعت بونے برخوش ہو	109	رچتمی اصل
	تميسراركن يعنى عمل اورنعت كا		صبركابكان
14.	طاعت خدامي استعال		صبر کے معنیٰ اورانسان کے ساتھاں
	كغران نعمت كا ادراك باتباع		کااختصاص مبرکاا علیٰ درجہ
أكا	ستت ا	74	مبركاا على درج
	مثربيت في كومعميت وحرام	14	مبرکاادی درجراوراس کے آثار ا
. 11	كباب وه درحقيقت كفران نعمت بي بو	141	مبركامتوسط درحباوراس كي علامت
74	مجيشي امسل	14	خوش مالی می مبری منرورت طاعات پرصبر
"			
	اخلاص كابسلاركن بعنى نيت اور		
11	لشرك واسطعل	1 74	ختم پرصبرکرنا
72	یت کوعمل میں بڑاوغل ہے		معیبت برمبرکرنے کی ضرورت

		V.	
منح	مفتون	1	مضمون
79.	توكل كأتمسراركن سيحمل	76	نت کی بابرت اور حققت
•	متيقن المحكم امباب كوعطا حذالمجسنا		نيت متعدد مونے سے ایک جسل پر
791	اوردل سے ان مراعتماد مركزانون	72	متعدداعمال كاثواب ساب
	فالب إمكم اسباب كالفتيادكرناجي		ا كي معميت مجى متعددنيتول سيكى
	خلاف توکل نہیں		
	موبوم نتبج والحاساب كابوس	71	
"	طن کہلات ہے		
	سال بمرسے زیادہ معاش کا انتظام		
- 1	ابل وعيال كامبى خلاف توكل ہے		
	د فع مضرت کا هم سجی جلب نعوت		, -
798	ک طرح تین مم کا ہے	•	عسزم كامدق
	منعيث القلب كواتئ موص ذكرتى	4	عزم کے پولاکرنے میں صدق
790	چاہتے۔	۲۸۲	
- 1	الشرسے خرق نادت کی طلب توی	"	مقامات میں صدق
"	الايمان كوسمى مبائز نهيي	114	ساقی اصل پرکس
	المعوي اصل	•	توكل كأسيان
792		"	توکل کی اہیت اورانکان
"	• •	^^^	رکن اول معرفت یعنی توصید
	عشق ادرمبت كاحتيقت الا	"	توکل کادد سرار کن مینی مال در میرا
"	الحبيثانات	149	التربيتوكل اوراعما دموسف كحدوسب
		_	

مغم	مضون	مغر	مفمون
			خوب میرتی کاالتذاذ باطنی ماسّے
	رصٰابرقضاکا یصحمطلب۔ تاکرکا نرکے کخر	749	ہوتا ہے جس کاعل قلب ہے
414	ييغاه بوادرام بالمعروف ترك ربو		محبت كاسباب صرف علم وقلات
	رمنا برقضانيسي بے كدوعا الكناياترير	۳.,	ادرتقدس بي
114	اورسبب اختيادكرنا جيورد ياجاس	۳.۳	معبت کا دن درجس کی محبت ہے
719	دسویں اصل فکرموت کا بیان	4.4	محبت خداكة تاروعلامات
		4.4	نوس المسل
	فكرموت اصلاح قلب كم الربر	"	
44.	فكرموت كاطراقي اورتقور كاكيفيت	1	كليعن پردخا ونوش بونے كاعشلى
	طول امل محوادر موت کو ہمیٹ	ı	
441	بيش نظسرر كمو		رمنابرمعيبت واقع مين مجت البي
٣٢٢		14.4	الرب المنافع الماثري
	اصلاح قلب سے روکنے والی بڑی		تكليف كے انجام تعنی اوّاب کی وقعت
11			تكليعن كااحساس كم يأكم كرديا كرتي
	محاسبه نفس اورمرا تبری کیفیت	1	قفار وقدري حكتين اورامرازين
•	النينفس سے مباحثر كرنا الل بالل		
, .a.	فرقوں سے مناظرہ کرنے سے بدرجہا	1	حفرت ضرطالسلام کے افعال اللم
774	ریادہ شروری ہے منسک شلاک یکی سری کی ا	,	نقصان وتكليف تعى محريضيّقت ميس مخلدة كربسه دربر. تتر
	1		مخلوت کی مبیددی کاسب تھے جی رہ رہدم معاضات محمضہ ڈیسا
447	العام مع المين الوتا الما المين الوتا الما		ناكوار واقعات في صلح يفط وزي صفر مرتى بحر

" ہنشانغ رین *" کے متعس*لق

مجدّدالملّت حكيم الاتمت

مِولانا التيرف على صُاحْتِ الْوَى دَوْرُن مِينًا

کی دَامے

حَـّامِـ لْأَرْمُصَلِيًّا

ک وجہ سے ممتان تھا ترجہ اُردو کا ہوکہ ہما ہے ملک ک
عام ذبان ہے ، اس نے میری تمنّا تھی کہ اس کا اردو ترجہ
ہو جائے ، اللہ تعالی حبزائے خیبر نے ہما ہے مولانا
محد عافیٰق اللی ستہ اللہ تعالیٰ کو کہ اس کام کو نہایت
خوبی کے ساتھ انجام دیا یں نے بعض بعض مقامات اس
کے دیکھے ترجہ بہت ہی ہےند آیا معنی خیبند اور نشاط
انگیبذ اور اگر زیادہ فرصت ہوتی تو نوبی کے ساتھ اس
کے دیکھے کا مشتاق مقا اللہ تعالیٰ اسس کو نافع اور
مقبول بن ہے ۔ امیدین

" المشرون على "



بِسُمُ اللهِ الرَّجُ لَٰ الرَّحِ فِيدٍ

اعمال ظاہری سے دمن اصول ہمیں پہلی ہس نمساز کا سیسان

حق تعالی فرماتا ہے کہ " میری یادے کئے نماز قائم کرو " اور جناب رسول الشصلی الشرعلیہ وسلم فرملتے ہیں" نماز دین کاستون ہے " خوب سمجہ لوکتم نماز میں اپنے پروردگار سے باتیں کرتے ہولہ داد کھ لیا کروکہ نماز کیسی بڑھ رہے ہوا ورچ نکہ اللہ پاک نے اقام صلح ہ مینی نماز کے درست کرنے کا حکم فرایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز اور نماز سے متعلق تمام ضرور توں کی ہوری دعایت کر ولہذا نماز میں ان تینول آئیں

کا پورالحاظ رکھنا چاہئے۔ اقول برنمانسے پہلے دخوکی تکہداشت کروا وراس کا طریقہ یہ ہے کہ دخوی جس قدرستیں اورستحبات ہیں ان کو بجالا وَاور عِضو کے

لے بیبتی ضعیف ۔ ابونیم مرسل ۔ ابن جرکہتے بھی اس کے سب داوی تقریب اوربہت طسد یقوں سے ہے ۱۲

کے دقت وہ دعا پڑموجومدیث یں آئی ہے اوراس کے ساتھی کیوں

له تعنى وضويبِ اَللَّهُ مَدَّ إِنَّى آعُونُهُ بِكَ مِنْ هَمَنَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ أعُودُ بِكَ رَبّ أَنْ يَحْضُ وْنِ وْ رك الدّ مِن آب كَ بِناه الْحَتابِون شِيانون كَيْ كُول ع اللَّابِ كَي بِناه الكُّلَّابُول اس سرك وه مْيرے ياس آئى ١١١) بيلاھ كر يشداللوالم عنن الرحيد يرص -اس كبعد المدموة وقت ٱللَّهُمَّدَ إِنَّى ٱسْتَكُكَ الْمُحْنَا وَالْبَرْكَةَ وَاعُونُوبِكَ مِنَ الشَّوْمِ وَالْهَلَالَةِ دك الشيش أيس موال كرا بول سعادت ا ودبركت كااوربياه ما تكتابون نوست اور الكت مع اودكل كرت وقت اللهماعين على سِلاَ وَوَكِتَا بِلِكَ وَكُلُهُ وَاللَّهِ مِلْ اللَّهِ مَا عِنْ عَلَى سِلاَ وَوَكُلُ كُلُونَ المنوكمي الكف وَالنَّشَكْمِ لَكَ ﴿ (ك الشَّهِ إِنَّى كَاب كَا لاوت اور ذكرو فتح كَاكْرَت برا واودي ٧) ناك ي يانى والت وقت اللَّهُ مَدَّ أَيْفِي وَالْحِدَة الْمِدَّة وَالْمُدَّة عَنَى ذَا مِن الله بع مِنت كَ وَشُوسُنكُما يَما وداك بم ع وَسُرمِي الك منتخ ك وقت اَللْهُمُدَّ إِنَّ أَعُودُ دُيِكَ مِنْ رَوَائِعِ النَّارِ وَمِنْ مُوْوَاللَّارِ داےالٹی ایکیناه طلب کرتا بول دون کی او اوراس بیے مید مکرے) ممن وموت وقت اللَّفَدُّ فَتِينَ دَجْعِي يَوْمَ تَلْيَكُ وَجُوهُ اَوْلِيَا بِيكَ وَكُوْمَ إِنَّ لَا لَكُو وَجَعِينَ يَوْم تَسُود دُمُجُوهُ أَعْدَا لِيكَ (لعالدُ حِمادن آبِ كَ دوتول كَ چېرے نودان موں مرے چیرے کو سی نوران کیے اور ص دن آپ کے وقول کے چیرے ساه كئے جائى ميراچروسياه مركيعية) داسنا التحانى تك دھوتے وقت الله ت اعطين كتابي يسكين وحاسبن حساباي يراه دادات ميراا عالنادير دابن اتمي ديئ الدمراح بابهل كيئ اوربايال المدوحوة وقت ٱللهُمَّ إِنَّ ٱكْوُدُ بِكَ ٱنْ تَعْطِينِي كِتَابِي بِينِ مَالِيَّ ٱدْمِنُ كَمَاءِ ظُلْمِينَ * (ماتى ماشير بونكم أكنده)

كااور وضوكے بانى كاخيال ركموكد دونوں پاك بول ليكن اس مي اتنا

(بتيمانيمغمكزنتر)

داے الشری اسے آپ کی بنا و جا ہتا ہوں کہ آپ پر اعمال نامہ بائیں استعمال یا بیٹھ ي مركاس كرت وقت الله مدّ اجْعَلْقُ مِنَ الَّذِينَ لَيْ مَنْ الَّذِينَ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مَا لَمُ مَا اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَا مَا مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَا مُعَلَّ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللَّهُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعَلَّى مُنْ اللَّهُ مَا مُعَلَّمُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمِنْ اللَّهُ مُعْمَالِمُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمِمُ مِنْ اللَّهُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمَالِمُ مَا مُعْمَالِمُ مُعْمِمُ مِنْ اللَّهُ مُعْمِمُ مِنْ اللَّهُ مَا مُعْمَالِمُ مُعْمِمُ مَا مُعْمَالِمُ مُعْمِمُ مُعْمُ مُعْمِمُ مُعْمَالِمُ مُعْ الْعَوْلَ نَيْتَهِ مُؤْنَ آحُسَنَهُ * اللَّهُمَّ الشَّمِعْنِي مُنَادِي الْجَنَّةِ * أَلَاثِلُ داے الشر مجے ان اوگوں میں سے کودیے ہو بات سخواجی کی بیردی کم لیتے ہیں ۔ اے الشر مِی بی کے ساتہ جنت کی سناوی مسمناہے ، گردان کا سے کرتے وقت اُلْکھ تَدَ فَافِ رَعْبَقِ مِنَ النَّادِوَا عُوْذِ بِلِقَ مِنَ السُّلَاسِلِ وَالْاَعْلَالِ دِلِهِ اللَّهِ! میری گدن کورون ف سے آزادی رویئے ۔اورمی آپ کی بناہ مانکتا ہوں تخروں اور لووّں ے ، وا ہنایا وَں رحوتے وقت اُللّٰہَ تَنْبَثُ تَدَيْ عَلَى عِمْلَ طلفَ الْمُسْتَقِيْدِة واعالله إمير قوم كولي ميد والترثاب ركم اليال يا دُن رحوتے وقت الله حالى اعوذ بلا ان تن لَ تَن كُنَّ على الظِّمُ الْحِ يَوْمَ مْنَالُ أَكْدُامُ الْمُنَافِينِينَ فِي النَّارِ ولِعاللهُ ! مِن آبِ كَا بِناهِ عِلْهِ ا ہوں اس سے کرمیرا قدم کِل صواط تیمب ل جامے جس دن کرمنا فقوں کے قدم گار ہی كُوسِل جافي محى اوروضوك بعد كمرّ بوكري دعا برم ما أشعك أنْ لا إِلَّهُ إِلَّالِلَّهُ وَحَدُهُ لَا شَيْءِيكَ لَهُ وَالنَّهِ وَكَالُمُ وَالنَّهِ وَكَالُمُ وَاللَّهِ وَرَمُولُهُ مِنْ مِنْ خَانِكَ اللَّهُ قَدْ بِحَمْدِكَ لَا أَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءٌ وَظَلَمْتُ كَنْمِي اَسْتَغَنِيرُكَ وَأَنْوَبِ الْيُلِكَ وَأَنْوَبِ الْيُلِكَ وَمَا غَيْمٍ إِنْ مَتُبُ كُنَّ إِنَّكَ آنْتَ التَّوَّاكِ الرَّحِيدُ * ٱللَّهُ مَّ الجُعَلُنَى مِنَ التُوَّابِيْنَ مَاجُعَلُيْنِ مِنَ الْمُلَّتِينِ وَاجْعَلِنَىٰ مِنْ عِبَادِكَ دیا تی ماشیر برمغم آشده)

میالغہ نرکروکرومواک تک نوبت بینچ جائے کیونکہ یہ ومور شیطانی ہے۔ اور شیطان اکثرعبادت کنجالے ٹیک بندوں کے اوقات ششق وہنچ میں منیا نَعَ کرتاہے ۔

ب بید معده به مدر به اکرتاب . اور ظاہر ہے کم تصود مغز بواکرتا ہے .

(بتيرماڻيمنحگذشتر)

 اس طرح اس ظاہری پاکی ہے جی قلب کا پاک ہونا اور فورانی بنانا مقعود ہے۔ شایرتم کو مشبہ ہو کہ ٹیسے کے دھونے سے قلب کس طرح پاک ہوسکتا ہے۔ اب ذا مجہ لوگری تعبالی نے ظاہرا دیا طبی ایک الیا خاص تعلق رکھا ہے جس کی دجر سے ظاہری طبارت کا اثر باطنی طبار تک ضرور مبنی ہے۔ جنا نی جب چاہے دیکے لوگر جب تم وضو کر کے کھڑے ہوتے ہوتو اپنے قلب میں انسی صفائی اور انشراح باتے ہوج دضو سے بہلے نہی اور ظاہر ہے کہ یہ وضوی کا اثر ہے جو بدن سے آگے بڑے کرول تک بینے ہے۔

نمازرط صف مربوالفعى المتين بول ياستجات الأولا الرجوال كاسرادكونرم

براداکروا در یادرکھوکہ مس طرح برن کی ظاہری طہارت نے قلب کی باطنی صفائی ہی آئردکھا یا تھا اس طرح بکہ اس سے بھی زیادہ نمانے اسکان کا آثر قلب ہی ہوتا ہے اور تس طرح مریف کو دوائے اجزار کی تاثیوں مریف کو دوائے اجزار کی تاثیوں سے واقعت نہ ہوا ہی طرح تم کو نمانے ادکان ادا کہنے سے ضرور نف پہنچے میں دوائے اس کے امراد ودموزے واقعیت نہو۔

مازی روح اوربدن استان ایک مازی می است کرمانداد خوق کالسرح اوربدن است تعالی نے نمازکومی ایک مورت اور مرحت فرمانی ہے جنانچ نمازک روئ تونیت اور منون تالیج

له مين برامقعود كو الخام يا كابى مقعود بويسا كرش كابتي ١٧٦. كے كما يا فرحت

اورقیام وقعود نماز کابرن ہے اور رکوئ و سجود نماز کا سراور ہا تھاؤں ہیں اور جس قدراذ کاروتسیعات نماز میں ہیں وہ نماز کے انکھال وغیر ہیں اور اذکار و تسیعات کے معنی کو بھیا گویا انکھ کی بنیائی اور کانوں کی قوت سماعت وغیرہ ہے اور نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور شوع وضفوع کے ساتھ اواکرنا نماز کا حس بینی بدن کا سرول اور رنگ و روغن کا درست ہونا ہے ۔

الغرض اس طرح برنما ذکے اجزاراوداد کان کوبھنور قلب لورا کھنے سے نماز کی ایک سین وجیل اور بیاری صورت سیدا ہوجاتی ہے۔ اور نازمي وتقرب نمازى كوى تعالى سے ماصل بوتلے اس كى مثال السيممومييكون مدمت كارلي بادشاه كاضدمت سيكوني خوبمورت كنيرمديةً بيش كرے اوداس وقت اس كو با دشاه سے تقرب حاصل ہو۔ یں اگر تہا ری نماز میں خلوص نہیں ہے تو کو یا مردہ اور بے جان کنسین بادشاہ کی نزدکر ہے ہوا ورظاہرے کہ یہ ایک ایسی گستاخی وہے باکی ہوکہ الياكسّان شخص أكُرِقتل كرديا مائے توعجب بہي ۔ اوراگرنسازمي آفئ وسجدہ نہیں ہے توگویا لنگر کا لول اور ایا بیج لونڈی نذر کرتے ہو، ا وراگر ذکر و تبیع اس می نہیں ہے توگو بالونڈی کے انکھکان نہیں میں ،اوراگرسب کی وجود سے مگر ذکر وسیح کے عنی نہیں سمجے اور مذل متوج بواتوالسائ جيبا ككنيزك اعضار توسب وودي ليكن ال من س حركت بالكل مين نعنى حلقه عيثم موجود وكربياني نبي ب اوركان وجوري مگرببری ہے کوئنا ئی نہیں دیتا ۔ ہاتھ یا وُں ہیں مگر شک اور بے حس ہیں ۔

اب تم خور مجے سکتے ہوکہ اندمی ہری کنیزشاہی نذرانہ میں قبول ہوسکتی ہواہیں؟
شایر تہیں ہے ہوکہ اندمی ہری کنیزشاہی نذرانہ میں قبول ہوسکتی ہواہیں؟
جاتے ہیں تو علمائے شریعت اس نماز کے میچ ہومائے کا فتویٰ دیتے ہیں۔
خواہ معنی سمجے ہوں یا سمجے ہوں ، اور جب نماز میچے ہوگئ توجوم مقصود
تعا وہ حاصل ہوگیا ، اس ہے علوم ہوا کہ منی کا سمجہ نا نماز میں ضروری
نہیں ہے ؟

ہدا ہم اوک ملماری مثال طبیب کی سے پس اگرکوئی اونڈی ایا ہے ، اورکسی ہی عیب دارکیوں نہواگراس میں روق موجود ہے توطبیب اس کودیچہ کرضرود ہے کہے گاکہ یہ زندہ سے مردہ نہیں ہے۔

وديدر روديج المريود والمانكانك و الداخنا المانكور والمانكانك و الداخنا المانكور والمانكانك و المانكان و المان

اود فاسزہیں ہے۔ اسی صورت میں طبیب نے اور عالم نے ان خصب کے موانق ہو کھے کہا وہ میں کہاہے گرنماز توشاہی تذراندا ورسلطانی تقرب حاصل ہونے کی حالت ہے اورا تناتم خود مجدسے ہو کہ عیب وارکنز اگرچہزدو ہے مگرسلطانی ندواندیں ہے بلکہ اسی کنیز کا تحذ ہے مگرسلطانی ندواندیں ہے بلکہ اسی کنیز کا تحذ بیش کرناگستاخی ہے اور شاہی عتاب کا موجب ہے اسی طرح اگر فاقع نماز کے ذریعہ ہے اللہ کا تقرب جا ہوگے توعجب ہیں کہ بھٹے پرانے کی سے دریعہ بیاں کہ بھٹے پرانے کی طرح اور مند بر بھینے کہ اوری جائے۔

الغرض نمازي معمودي فكريق تعالى كالعظيم بدانانك

له يمنون طراني كاروايت كاب وضعيف مرفضاً كل مي معترب ١١٠

منن اودمستمبات وآواب سی جس قدر بھی کمی ہوگی اسی قدر احست رام و سعظیم میں کو تاہی مجی جاسے گی ۔

م اندل قلب اورزبان کی وا احب ارکان وحالات میں خات اور اسکان اور آمان کی وا احب ارکان وحالات میں خلام و امل کی مان کی موسوح سم مرکز می کی مود ، موسوح سم مرکز می کی مود ، موسوح سم مرکز می کی مود ،

پس جننا حصر بخیر مجے اوا ہوگا وہ درج نہوگا۔ له دل کامتوج ہونا ۱۱ عدم اللہ رغے سے بہت بڑا ہے ، ۱۱

کہ ابن المبادک نے عمارے روایت کیاہے فرعقلی مونے کی وجے صویت کے دوج می ہے۔

کے ہم آپ ہی عبادت کرتے ہی اور آپ ہی سے مدد ملکتے ہیں ۔ ۱۲

عضورةلي الكري المراب المراب المراب المراب المراب المراب المربي ا د کھنے میں تم کو بہت دشواری علوم ہوگی سکین عادت والو کے تورفتہ دفتہ خرورعادت بومائے گی ، اس لئے اس کی طرف توج کرو۔ اوراس توجہ كالمسترابستر برهاؤ ، مشلًا اگرتم كويار فرض يريخ بي توري وكاس سي حضور قلب كس قدرها ل بواج فرض كروكرسادي نازس دوركعت كى برابرتودل كو توحب رى اوردوركعت كيرابرغلت رى توان دوركعتول كونمازس شارى نركروا وداتن نقليس يرموكهن مي داو دكعت كي برابرصور قلب حاصل بوجائد وغمن متى عفلت زياده بو اسى قدرنغلول مين زيادتى كروحتى كراگردس نفلول ميس يارفض كفول كاحضور قلب يودا بوجائ تواميد كروكرى تعالى إيغضل وكرم سے فرائف کا نعصان ان نغلول سے یودا فرما ہے گا اور اس کی کا تدارك نوافل مصمنظور فرملك كا



زكوة مصرقهاورخيرات كابيان

ی تعدالی شانهٔ فزماتا ہے کہ " جولوگ اپنا مال اللہ کی داہ میں فرج کرتے ہیں ان کی مثال اس دانہ کی طرح ہے جس میں سات بالیں ہول کہ سربال میں سودانے ؟ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "حضوں نے اپنا مال دوم ہر موجوم کر داوخدا میں لٹا یا ہے وہی ہلاکت

کی علامت ہے اور کل کرناخدا کی مجت نہونے کی دلیل ہے ۔ صدقہ وخیات جنے والے مسلمان بین طرح کے ہیں ۔

تغیرات کا اعلی درجیر اده خدام می دے دیا اور خدا کے ماتی جب کرنے کا دی کی کہ کھایا مثلاً حضرت منڈیق عیق وض اللہ عذکہ کو کی جب کہ کہ کھایا مثلاً حضرت منڈیق عیق وض اللہ عذکہ کو کی جب کہ کہ کہ منا اللہ علیہ وہ کم نے بوج اکم سے اس کی انہا ہوں ہے تو اور ان سے بھی جناب رسول اللہ علیہ وہ کہ علی اس کا اللہ علیہ وہ کہ اس کا لائے تھے اور ان سے بھی جناب رسول اللہ علی اللہ علیہ وہ کہ خواہوں میں جناب رسول اللہ علیہ وہ کہ اس قدر میں جناب رسول اللہ علیہ وہ کہ خواہوں اللہ علیہ وہ کہ خواہوں کے مرتبر کا فرق جناب رسول اللہ علیہ وہ کے فروایا کہ " تم دونوں کے مرتبر کا فرق تم دونوں کے جواب سے ظاہر ہے تھے ،

خیرات کامتوسط درجیر اجسال مال توخدا کے نام نیس ال تے مراب کامتوسط درجیر اللہ میں ال

لے سچا قاناد کیا ہوا دونوں ہے من ابو کوھ کے لقب ہی کم بچے اور دونی سے آذا د کئے ہوئے تھے اللہ کے معنوں کو دوم توں کا کے معنوں کا کے معنوں کو دوم توں کا ایک کردوں کی اور دوم کو اونسیم نے مرسل وجیّد بیان کیا ہے .

کوئی معرف باتیاکسی دوماج دیمنی توب توریخ مال خرج کرالے میں یہ لوگ اپنے کی ذکوۃ بعنی مقلاد فرض بری اکتفانہ یں کرتے بلکسانے کوخدا ہی کے لئے خرچ کرنے کی نیت رکھتے ہیں کہ مال باس رکھنے سے ان کی غرض اس کورا و خلا ہی خرچ کرنے کی ہے البتہ موقع محل کا انتظاد ہم خیرات کا اونی درجی ایک درجی وہ کمز درمسلمان ہیں جو خیرات کا اونی درجی ادا ہونے کوغنیت میں جیمنے ہیں کہ اگر اس سے ذیادہ خیرات نہیں کرتے قومقدار وا جب ہیں جبر میں جبر کرتے ہیں کرتے تومقدار وا جب ہیں جبر میں جبر میں جبر کرتے ہیں کرتے ہیں

ان تینون گروہوں کے مرتبوں کا فرق اور حق تعالیٰ کے ساتھ مجبت کی مقداران کے خرج کی حالت سے خود ہی مجد لوکس اگرتم بیلے اور دوسر درجہ تک مذہبی سکوتو کم اذکم تیسرے درجہ سے بڑھ کرمتوسط لوگوں کے دنی درجہ تک بینچے کی گوششس تو ضرور کردکہ مقدار واجب کے علاوہ روزانہ کیے ذکم جسم تھرک کی درجہ کے میں اگر جردوئی کا ذوا سالٹر ایک کیوں نہو ، بس اگر الیسا کروگے تو بخیلوں کے طبقہ سے اور حراجہ جاؤگے ۔

اگریم منسلمانوں کی خیرات اسمبو کو مدد مال ہی ہیں مخترات سے معد در ہیں ۔ نہیں بلکہ ان عزت وجاہ ارام واسات

ہے اور م اس سے معدوریں۔ ہیں بلد بی رے رجوہ اور ہوسات و اور موسات کو استماری کرو۔ مثلاً میداری ایک مثلاً میداری اور ماجت کے وقت محتاج کی مثلاً میداری اور ماجت کے وقت محتاج کی

المستی ، موقع فرچ ۱۱ کے بغیرانسوس کئے ۱۱ کے دانہ ۱۱

امدادکردینامثلاً سی مزدود کا بوجه بالینا ، یاسهالالگادینا ، یاسی دمفار کے کاکام نکلوا دینا اور نیک بات کم نامین بمت بندهانا در مادس دلانا دغرو برسب امود مدة می می شاد بوت بی اور پر ایسے مدقات بی بی کر دی ماداد مون فری خرود در نبسس سے

کے لئے مالدار مونے کی ضرورت نہیں ہے۔ زكفة وصدقات من يائع بالولكازياده خيال ركمنا عاسة. التل جويم وياكرود والوك عياكرد باكرد كيونك فيتمس آياب كرجيبا كرخيرات دنيا برورد كالدكي فعتركوم حااتاب راون وسلما ليفدائي التحد اس طرح فيرات كرے كم بائي التح كومي فرزيو توده انسات بندول کے ساتر منور موگاجن پری تعالی قیامت کے ون ما يرقر ملي كاجب كراس كرساير كرمواكيس ساير مزموكا . اوراس من حكت يرب كرمدة بمعمود كل كىدفعلت كادور كرناب مراس مي وي كي حضرناك من كاندنيه باس لتحيياكر دینے کے سبب ریاسے نجات مل جائے کی کیونکرمسلمان جب قریس دیکھ دیاجا تاہے توریاسانے کی صورت ا و ترخل بھوک متورت بن کراس کو مكليف ببنجاتا ہے ، بس جس نے خرات كرنے سے جرايا ور عل اختيار کیا تواس نے ابنی قبرش کاشنے کے لئے مجیوجیج دسے ، اوداگرکسی نے خیرات توکی منکرد کھا ہے اور نمود کی غرض سے کی ہے تو مجیو کوگویا سانب کی غذا بنا دیااس صورت میں مجھوسے تو بخات ہوگئی محرسانٹ کی له بخاری ومسلمک حدیوں میں ۱۲ کے این عماکر ہمنیت پرمنی بحث فیرو . طبرانی

مع عادی و عمل معدون بن ۱۱ معدای سام است می درست میرود است. معدون بناری و مرا ۱۲ معدون بناری و مرا ۱۲ معدود ۱۲

زبر کمي قوت اورزيا ده بهوگئ کيوبخرخل کامنشار پودا بوا توبچپوکا زور برسطگا اور ديا کا منشار پودا بوا توسا ني کا زور زيا ده بوگا ۔

دوم : جے خیرات دیاکرواس پر احسان سمجوا وراس کی شناخت یہ مسے کم مثلاً تم نے مسی محتاج کو خیرات کے طور مرکجیے دیا اور اس سے محکفلیں ی توقع دمی یا مثلاً وہ تہاہے ساتھ برلوکی سے بیٹی آیا تمہا ہے دشمن کے ساتھ محت كرف لكاتوتم كواس قدرنا كواد كذراكه أكرصد قريف سيليبي مورت بين آتى توبقيناً اتنا ناگوار نرگذرتا تواس سے معاف ظاير بوا کرتم نے اس محتاج پراینا اصال سجعاحبی تواس برسلوکی میاتنا کھیں آیا۔ مرض علاج اس کا علاج یہ ہے کہتم اس محال کو اس محال کا اس محال کا اس محال کے سے صدقہ كامال لمسيختم كويق خواوندى سے مبكدوش كرديا اور تمہا ہے مون بخل كا طبيب بناكيا كيونكممهين وام مودياب كرزكوة وخيرات مقعود كل کا دورکرناہے ،بس سال زکواہ کو یانخل کا دھوون ہوا یہی وجہ ہے کہ جناب دمول التُرملي التُدعليروكم ذكأة وصدقه كا مال ليض خرج ميش نر للتے اور فرم یا کہتے تھے کہ یہ مال کائیل ہے توجی مسلمان نے تہا ہے مال کامیل سی تہ یں اور تہا ہے مال کو ماک وصاف بلط تومعلابنا وكداس كاتم يراحسان بوايا تمهاداس براحسان بوابهملا اگركونی فرّارح معت فصدّتھول كرتمب ادا وہ ناقص خون بكالبير يوتمه ارى دنیوی زندگی کے لئے مضرب توکیاتم اس کواپامحسنہیں سمجتے ؟ اس

طرح بوشخص قلب سے بل کے فاسد اور کو کرس کے ضرد کا حیات اخردی میں اندیشہ ہے بلا معا وضر لئے ہوئے مفت نکال دے تواس کوبریئر اولیٰ اینامن وخیر نوا مجسنا جا ہے۔ اولیٰ اینامن وخیر نوا مجسنا جا ہے۔

تلیس ی بات برب کرنمدہ سے مدہ اور پاکیزہ مال خیراک یونکہ ہو جیر تہبیں ناپسندہواس کا الٹرکے نام پردینا کیسے مناسب ہوسکتاہے م ہی چے ہوکہ اس سے مقعود دعوامے مجبت خدا وندی کا امتحان ہے ہے ہیں مری یا مجلی چیزالٹرپاک کے نام پرخیرات کروگے اس سے فرد کو مہیلے گاکتہ ہیں الٹرکے ساتھ کی قدر محبت ہے۔

ار براسرے ما مدر مبت ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ بہیں ہو کی دینا ہو سٹاش بٹائن اور خدہ کرد ہوکردیا کرد کیونکہ جناب رسول الٹرملی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہیا ہے کہ ایک در ہم لاکھ در ہم سے بڑھ جا تاہے اس کا مطلب تھی ہے کہ جوا کے ہے نیک بٹتی سے اور خوش کے ساتھ دیا گیا ہے وہ ان لاکھ در مہوں سے بڑھا ہواہے جو ناگواری کے ساتھ دیتے گئے ہیں ۔

یان وی بات یہ کرمند قرکے لئے محل ومعرف عدہ الاش کیا کرونینی یاتھی پرمبزگارعالم کودیا کروکہ تمہارا مال کھانے ہے اسس کو لئے فیش خش ۱۲

ته نسائی ۱ بن خزیم ۱ بن جان اور ماکم نے مسلم کی شرط پریمی بتا یا ہے ۱۲ عده میک اس کا مطلب پر بیمجو کرجب تک ناگوا دی ول سے نشکلے خیرات ندی جائے کے دی اس کا کواری ٹیا اس کا گواری ٹیل نرکرنا کیونکہ ابتداریں ناگوا ری ضروری ہوتی ہے ایسے وقت میں اس ناگوا ری بیل نرکرنا اور اس نے کا درجر کا مجاہدہ اور بہت اس کا کا م کوا ود مجا ہو ہونے کی وجرسے امید ہے کو داس میں ٹواب بڑھ جانے کا ۱۲

الشرتعالى كى اطاعت اورتقوى برقوت اودا عانت كالى بوياكى عالداً

نيك بخت سلمان كودوا وداكر برتمام اوصاف ايت فق بي بويات دمن بي ايك وصف بحى با ياجائے وہ ببى تمب اداصدة بيك بويطانے كے

بنى ايك وصف بحى با ياجائے وہ ببى تمب اداصدة بيك بويطانے كے

ليے كانى ہے البتہ نيك بختى كالى ظاسب سے مقدم ہے كيونكر دنيا كا مال و

متاع بندول كے لئے اسى واسط مبتيا كيا گيا ہے كہ ان كى آيام كذارى ہو

سے اودان چندروذہ آيام بي اخرت كا توشران كو حال ہوجائے ۔ تو

ہولوگ درحقيقت سفر اخرت بين شخول بي اوداس عالم فائى كوداسة

كابرا واود مسافر خان سمھ ہوئے بي وہى تمب الى بينے كے معرف ہونے

عام ارت اوفر ماتے بيل كر واودا بنا تبرع وسلوك ايا نداروں كوكو بينا كے دول كورا الله ملى الرق اورائي المروا واودا بنا تبرع وسلوك ايا نداروں كوكو بينا كروا واودا بنا تبرع وسلوك ايا نداروں كوكو المنظم المنظم والمنظم وسلوك ايا نداروں كوكو بنا كرو و





مدین میں آیاہے تی تعالی فرا تاہے کہ" ہرنی کادی گناسے سا سوگنا تک نا مردا عمال میں ثواب مکھاجا تا ہے مگر دوزہ خاص مراہی اور میں خودی اس کا صلہ جو چاہوں گادوں گا۔ اور رسول الشرصلی الشر علیہ وسلم نے فرایا ہے کہ ہرنے کا ایک دروازہ ہوتاہے اور عبادات کادروازہ دوزہ ہے۔

دون براس قدرا جروثواب كاسبب دوباتين بي :

اقرال یہ ہے کہ روزہ کھانے پینے اور مباشرت چوٹے نے کا نام ہے اور الیا پوشیو کام ہے اور الیا پوشیو کام ہے اور الی الی کے مواکوں آگا ہ ہیں ہوستا، ادراس کے علاوہ مبنی عبادتیں ہیں مثلاً نماز ، تلاوت ، ذکوۃ ، بی سبب ایسی عبادتیں ہیں جن پردوسرے لوگ مبی واقف ہوستے ہیں ، پس روزہ وی مسلمان رکھے گاجس کولوگوں ہیں اپنے عابدوزا ہو ہلائے ما بدوزا ہو ہائے کاموق اور دیا وخود کی مجت نہوگی ۔

دوسى وجريب كروزه سوشن فدالعنى شيطان فلوب

له بغاری بسلم ،نسانی که نیخی سب سے مجوب بر یا پر کظم کے بدلہ یں نرجائے گا ۱۲ کے ابن المبادک در اس اللہ بخاری بران در باب ماجر سندا حمد کی مدینوں کا خلاص مجودا

ہوتاہے ، کیونکہ جس قدرنفسانی خاہشیں ہیں سب پہت ہم نے پراپنا دور دکھاتی ہیں ا درشیطان انہیں خواہشات کو واسطہ بناکرمسلمان کا شکار کرتاہے ا درجب روزہ کی وجہسے مسلمان بحوکا رہا اورتسام خواہشیں کمز در در جگئیں تو شیطان مجبور لیسلے دست و یا ہوگیا ، جنا نچہ جنا بسر مرسول الشملی الشرعلیہ وسلم نے فرایا ہے کہ " ماہ رمضان ہیں جنت کے دروانے کھول دے جاتے ہیں شیطان یا برزنج ہموجا تاہے ، اور یا تفیظی پکارتاہے کہ اے بھلائی کے طلب گار واکے بڑھواور اے برکار وبازا کی ۔

خوب محداد کردوزه کی بین تعمیل توکیفیت کے اعتباد سے ہیں اور تین ای درجہ برہے کہ مرف ای درجہ برہے کہ مرف رمضان کے فسٹر من روزے میرسال رکھ لماکرے

صوم دا وری کی فضیات داؤدعلیات ام روزه به تعم اس طرح ایک در تجربی بر مدن اس طرح ایک در تجربی بر می می تعم اس طرح ایک دن قدروزه در کھے اور دور مرد دور مرد دور مرکب کے می برنسبت به مورت بر می اور اس کی وجربی ہے کہ بمیشر دوزه در کھنے سے بعو کا رہنے کی عادت ہوجا تا ہے اور عادت ہو سے بیج کے میں ما گا اور قلب میں صفائی اور خوام شاف اور می موس نہوگی مالا تک دوزه سے بی مقمود ہے ۔ دی می و مربی جب دوا کا عادی ہوجا تا ہے تو می دوا کے جی دوا کا عادی ہوجا تا ہے تو می دوا کے جی مقمود ہے۔ دی می و مربی جب دوا کا عادی ہوجا تا ہے تو می دوا کے جی

مه بخاری ،مسلم ، ترمزی ۱۱ بن ماجه کی حدیثوں کا مسلم مترمزی ۱۲ سے ۱۲

که مغمون مدیث بخاری وسلم ۱۲

نف نہیں دہتی ۔ یہی سبب ہے کہ حضرت عبداللہ بعرو نے دسول اللہ صلى الشرعليه وسلم سے دونيه كى بابت دريافت كيا تواث نے فراياكم" ايك دن دونيه دکھوا ورودسرےدن کما وسج ۽ انہول نے عض کيا کہ يا يول کا مي اس معيى اعلى ورجرجا بتنابون توآث في جواب دياكراس عالى کوئی درجہ بیں ہے ۔ ایک مرتبہ انخضرت مسلی التّدعلیہ وسلم کوا طسلاع ہوئی کہ فلان شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے توآی نے فرما یا کہ الیمارون ورکھنا ىزركىنا دونون برابري .

متوسط درجريب كرعركا تبانى روزويس مرن بوجا مع لبذا مناسب عكماو

دوشنها ورشخت ا رمضان کے علاوہ سرمفتہ میں دوشنہ اور بنجت نيكارونه ركدلياكرواس حساب سال معرس جارماه اورجار يوم كے روزے بوجائيں مح مكريونكر عيدالفطرا ورعيدالأخى اور آيام تشريق مي روزه ركمناحرام ب اوزمكن بع كد دونول عيدي دوشنبها بنجث نبه كويرس اوراتيام تشرق ميساك دن توضرورسر ماجعرات کوہوگااس سے جارمینے اور ایک دن کے روزے ہوجائیں مے اور باره مينے كے تهائى يعنى چادمينے سهرف ايك دن ذيا ده بسكا، يہ تهان عركاصاب فودكرف سے بآسان سميدين آمام ع كااس مقدار مے روزوں کا کم کرنامناسب بیسے ، کیونکداس میں آسانی بھی ہو

> ادرتواب ببت زیادہ ہے۔ اورروزه کی کیفیت کے اعتبارے تین میں برای :

ایک توعام روزه ہے کے صرف روزہ توڑنے والی چیزوں یعنی کھانے چنے اور جماع سے بچتے ہیں اگر جہ بدن سے گناہ کئے جائیں سویہ نام ہی کاروزہ ہے ۔

دوسے کوئی کام خلاف ہرت کے کسی عضو سے پی کوئی کام خلاف ہرع مزہو ۔ بعنی ذبان غیبت سے مفوظ ہے اور آئکھ نامح م کوئری نگاہ کے ساتھ دیکھنے سے بچی ہے وغیرہ وغیرہ

حلال اورد بل غزایر کراعنائے بدن کے ساتھان کا قلب افط ارکی حکمت افط ارکی حکمت

اورسوائے ذکراہی کے کی چیزکا بھی ان کے دل میں گذرہیں ہوئے پاتا یہ کمال کا درجہہے اور چینکاس کا حال کرنا ہڑھی کاکام نہیں ہوئے اس لئے کم سے کم اتنا خیال تو خرور در کعنا جائے کہ ایسے کھانے پر دوزہ افطارکیا کروجو بلاست برملال اور پاک ہوا ور وہ بھی اتنا نہ کھا ڈکھی سے معدہ مجادی اور بدن کے سلمند ہوجائے کہ تہج ہوئے کھا نے کہ تہج ہوئے کھا نے کہ جھی تلافی افطار کے وقت کرنے لگو کیون کہ ایسا نزکر و کہ دن کے جھیو نے ہوئے کھانے کہ جھی تلافی افطار کے وقت کرنے لگو کیون کہ ایسا کرنے والوں کوروزہ کا اتنا نفع نہیں ہوتا جتنا کہ کسل کی وجہ سے نقصان ہوجا تا ہے ۔



• حق تعالیٰ فرماتا ہے "لوگوں پرالٹرکے واسطے ج بیت الشفون ہے جرکسی میں وہاں کے بہنچ کی طاقت ہو ہ اور رسول الشمطی الشرعلیہ وہم نے فرمایا ہے کہ مرکباتو اسے نے فرمایا بینے کے مرکباتو اسے اختیار ہے کہ بوکرمرے یا نصرانی ۔

ا دا ب غرج بيت الديم ليف الحج يم دين كا ايك تون عود المري كا المي المري كا المي المري كا المي كا المي

بیان چوند احیار العلوم میں ہو جکا ہے ، لہذا اس جگر ج کے برموز اور آ داب بیان کرنے مقسود ہیں ۔ بس جا ننا چاہئے کہ آداب جی سات ہیں : اقرال یک سفرے پہلے طلال زادِ راہ اورکوئی نیک بخت ساتھی تلاش کرلو ،کیونکہ ملال توشہ سے قلب می نورسپدا ہوگا اور دفیق صالح تم کوگنا ہو

ے روکتا ، اورنیک کام یاددلاتاہے گا۔
حقوم ۔ اس مغربی تجا تھ کا خیال بالکل ندرکھو کیونکر طبیعت کے لئے ابن مدی او ترفدی کچیفرق ہے ساتھ کوئے دسورٹرائی لائے کر قرآن کے اندرقوتجادت کی اجازت دی ہو بات یہ کہ کہ اول تو امام غزال مجازت کوئمنوع نہیں بتلاتے وظائد قرآن بودوم ہم میں اور محابیر فرق یہ کہ دو تھارت ہی اعان جین کے کرتے تصاویم کا کوئی تجادت کیئے کوئی گارت کیئے کوئی تجادت کیئے کوئی گارت کی گارت کیئے کوئی گارت کیئے کوئی گارت کی گ

تجارت کی طرف متوج بہوجانے سے زیارت حرمین شریفین کا ادادہ ما ایس اور بے لوٹ نہ ہے گا۔

ستخم ـ دامترم کمانے کے اندروسعت کروا وردفعا میصعن اورنوكرون جاكرون اوركرابه دارول كوخوش دكموا وركسى كيما تيختي سے بات نکرو بلکہ نہایت خلق ومحبّت سے اور نرم گفتادی سے خرخم کرو۔ يتهامه وفن كوئي اور مجرك اور فضول بكواس اور دنياك معاملات کی بات چیت کو بالکل چیوار دوا و دخروری ما جتوب سے فالغ ہونے کے بعدا پنی زبان کوتلا وت کلام الٹراوردکرالی مین شخیل رکھو۔ ينجيم يشغدف باشبرى يعنى شاك كى سوارى يرسوار نربويلكم باربردارى كاونت يرميط ما وتاكه درياريق تعالى مى يراكنده حال غباراكوده اوسكينول مخاجول كسى ذليل وضته حالت سعماصري موا اس سفريس بناؤسنگارا ورزيا ده آدام طلبي كاخيال هي نهلاؤ . ششت کمبی کبی سواری سے اترکرسیدل می بولیاکرد کاس میں مواری کے مالک کا بھی دل فوش ہوگا اور مواری کوبی آرام ملے گااؤ نیزتماسے ہاتھ یا وُل می حرکت کرنے سے سے ت ویالاک رس کے فقفتم . جو كجيمي اس مغرس ختم مو بعائد يا جن م كا بعي الخفيا بالكيف يامسيب المانى يستواس يرفوش ربوا ورأس كواغ ج کے مقبول ہونے کی علامت مجبوا ور لینے پروردگا رسے تواپ کی امریکو ع کی عبادت میں زوز واسرارتوبہت ہی کر مصرف دوخون سیان له معللب پرسے کمشان دکھانے کواپیامت کروباتی رفع بھیعن کینئے مغالق نہیں ہے ١٧ رمولانا الشرف على صاحب تعانوي م

اقل يرب كرج اس رسانيت كا بدل ہے جو بہلی اسوں میں رائے تھی، صدیث میں ماہے کہ امت محمدیری رہانیت تی تعالی نے ج کوبنا دیا بے اول بیت عیق یعنی سب سے بہلے بنے ہوئے مکان کوسی تعالی نے شرف عنایت کیا بعنی اس کواپئی جانب نسوب فرایا اورسیت الشرنام ركه ديا بميراس كے گردونواح كوفرم گردا نا ـ ميدان عرفات كوثرم كالحن بنا يااوراس كاشرف اس طرح فراياكم مدوال شكارم انتساع مدور فست كالناحلال يويفا بربي كرحق تعالى شانؤمكان مصمنتروسيا وركمر یا سکان کامخاج نہیں ہے وہ سب کومحیط سے اور اسے کوئی جگراماط مینهیں ہے سکتی میں اس نے خانہ کو پوائی جانب سوب کیااور اس كے طواف كالوكول كوسكم ديا تواس ميں حكمت يرب كربندول كي علا كااطبارا وران كى مندكى كاامتحان بومائد اورفراب برداد غلام ليفأقا کے درباری دوردرازجگوں سے بالقعد زیادت کرنے کوج ق در بوق اليى مالت سے أس كم بال معرب موسى بول غبار آلوده بول شامى سببت وجلال مصراسيه وريشان مال بونظ مرفطيا دُن مسكين ومخارج بن بوع بول ا وواسي معلمت سے اس عبادت مي ب قديجى اعمال واركان مغرر كئے محتے ہيں وہ سب بعيداز عقل ہيں تاكہ اليهاعمال كااداكرنامحف تق تعالى تعظم كالعيل مجدر بوادك في طبعي فوابن ياعقى محمت كالتباع اس كاباعث زبور جنانج أنحضرت ملى الشرقليروسم فرط يا تفاكه باياللها م ابنى عبودست وعلامى كا

اظهاد كمين كوعبادت بحقة لينى جمس مساحري اركان ج كى مشروعيت دوسرامضون يرب كرسفرج كى فتح اركان ج كى مشروعيت الملكم فراخرت كسى سے اور مقصود كادوست راراز !! يه يه مجاج كواعمال ج اداكرن سے مرنے کا وقت ا ورمرنے کے بعد پیش آنے والے واقع است یاد آمائي، مثلاً شروع مغرب بالبور سے رخصت ہوتے وقت سرات موت کے وقت اہل وعیال سے دخصت ہونے کو بادکروا وروطن سی نكلتے وقت دنیاسے حدا ہونے كو اورسوارى كے جانوروں پرسوارہ تے وقت جنازه کی میاریانی پرسوار مونے کو یادکرو ، احرام کاسفید کھا ا يبنة وقت كفن من ليتن كويادكرد اورسيسرميقات جي كسين يحيككم سایان قطے کرتے وقت اس د توادگذارگھائی کے قطع کرنے کو مادکر دیو دنیا ہے بامرنكل كرميقات قيامت تكالم بزرخ يعنى قريس تم كوكاتنى ب، دائة ميس والبراول كيمول وبراس كے وقت شريحير كيموالات واسبي بي برول براس كاخيال كرويجكى درندول سقبركے سانب بخيوكيروں كوڑوں كويادكرو اور ميدان مين رضته دارون اورعزيزواقارب معليمده تن تنهاره بطاني كوقت قبركاتنهائى اوروحشت كويادكرواورص وقت حيخ حركبين اللهمم كبيث يرصوتوزنده بونے اورقبروں سے اٹھنے کے وقت کے اس جوار کو بادکروجو لی تعالی ملے وقت میدان عشری ما صری کے لئے تم عض کرو سے بخص اسى طرح بجرل ميں ايك عبرت اورمعا ملا آخرت كى يادد يانى بحي سي سخص جِن قدرَمِی اَسَ بَین قلب کی صفائی اور دین کی ضروریات کے خیال *رکھنے* ک وجہ سے استعداد ہوگی آگا ہی مال کرسکتاہے ۔



ت ایرول الٹرملی الٹرعلیہ وکل فرماتے ہیں کٹمیری سے الترعبادت کلام الٹر كى الدوت بيد وريث قدى بن ايا ب كرى تعالى فرماتا بكر مجوبنو قرآن شريف كى تلاوت مين شنول بوكر دعائبيس مأنك سكامين أسس بے مانگے اتنادول گاکہ مانگنے والوں کواتنا نہ دول گا ؟ الاوت قرآن شرای کے ظاہری آواب تین ہیں : تلاوت كابَهِ لاظامري ادَبُ الْقِلْ بِيرَ مَلا وت كرتے وقت دل بي مي كلام الله كا وترام د كم الاديك ظاہر کو باطن تک اٹرمینجانے میں مبت دخل ہے اس لیے حب ظاہری مودت احترام كي پيداكى جارے كى توقلب يس بغى احترام بيدا بوجائيگا اونظابرى احترام كممورت يرسى كدوخوكر كے نهايت كون كے ساتھ كود جهار بورع قبله كاط ف مذكر كے دوزا نواك طرح بيطعوميے استاد کے سامنے ہیں اور تجوید کے موافق حروف قرآنیہ کو مخارج سے تکالوا ور ایک حرف کودوسرے علیمدہ علیمدہ تعیرتمیرکر تلاوت کرو۔

که ترفری حس غریب ۱۱

حفرت ابن عباسس فراتے ہی کہ اگریں سورہ اِنگا اَنْنَ لْنَا وَرِ اَلْقَادِعَةُ بِعِنْ حِوثَى سودَي سون کر الاوت کروں تواس سے زیادہ تر سمجھا ہوں کہ سورہ بھرہ اور آل عمران فرقر ٹرصہا وُں ۔

ا حقّم كبعي كمبى تلاوت كى فغيلت كے انتہا تى دوس ماادی درد کے مال کرنے کا شوق تم بنی کیاکرو بھو تھ تم آخرت کی تجادت کے لئے دنیا میں آئے ہو۔ اس لئے جہاب تکم کن بوزیاده نفع کملنے کی کوشش کرو ۔ یوں تو کلاوت کلام الٹہ سے کسی طرح سمی کیوں نہوخوا ہ پیٹے ہو یا لیٹے ہو ، با وضوب و پایے وضوا ورخلوت میں ہویا ملوت میں بہرمال نفع ہی نفع ہے ۔مگر ٹرانفع اس میں سے کہشب کے وقت مسجد میں بحالت نمیا زکلام الٹ برط صوبے منرت علی کرم الٹہ وجب کہ فراتے ہیں گروشخص نما زمیں کھڑنے ہوکر قرآن شریف پڑھے گااس کو ہم حرف کے مدے سوئیکیاں لمیں گی ، اور نماز میں بیٹھ کر قرآن شریف پڑھئے والے کو بیاس نیکیاں ،اور نماز کے سوادوسری مالت بی باوضو تلاوت كرنے وانے كوئيسي اوربلا وضودس بميكمال لميں كى " ابتم ي موج كركودا كرد كاروا و ۔ گفتے کی ترص کیول نرکی جاسے ۔

تنسر ادب اورتبینی کرام تکالاز این اور میرادب اورتبینی کرام تکالاز این اور در در در در تویر ہے کر

که مغمون عبدالرناق ۱۲ که فرفر رشینے کی وجرسے الفاظ بھی بھی نہ آئیں گے اولی کا بے اوبی بوناظ ہرہے باتی اگرکوئی شخص نہ سمجھے اور صرف الفاظ قرآن ہی تھیے۔ اور میا ٹ اواکرے تو بے اجرو ثواب سے خالی نہیں ۔ ۱۲

عه تقریبیمضمون دیلی ۱۲

مرميينيمي ايك مرتبرختم كروا وداعلى ودجريه بيهب كمتين دن ميں ختم كروك حبينه بمبين دس خم بول اورمتوسط درجريه ب كبرمينة بورا قرآن شرايختم كرايكرو . تين دن سے كم مي كلام محيد ختم كرنام كروه ہے كيونكسم مدنسي كے اور المسمحير صناكساخي بير بر مجود كرجب الاوت كلام الترنافع سي تو حس قدر مبى تلاوت زياده موكى اسى قدر ثواب زياده موكا يتمها وقياس غلطب يغدا كي ببيد كاسمجنا انبيا عليم السَّلام بي كاكام بي بي حبب سول التصلى الشرعليه وسلم فرا يجيم بي كمين دن سيم مين فتم مستحب ب ہے توتم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع لازم ہے ، اورایی رامے کوڈل دینا کم مجی اورجہالت ہے ۔ چنا لیے تم دیجتے ہوکہ دوا بیا رکفن وتی ہے سكن الرطبيب كى تلائى بوئى مقدار سے زياده دو گے تورى داد مراض مرے گا یا اجیا ہوجائے گا ؟ اس طرح نراز حالانکرعباد توں میں ال ہے بگر وهطاوع وغروب اوراستواسے آفتاب کے وقت ناجائزا ورسی وعصر کے فرضوں کے بعد مکروہ ہے۔ جب مرض ک دوایس جمانی طبیب کی بات نے چون وحیا مان لی جاتی ہے توکیا وجہے کدوحانی علاج ا ور ردمانی طبیب ک مثلاتی ہوتی دوا میں اس کی مقداد کالحاظ ندرکھا جائے اوراس کے بڑھانے می عقل کو دخل دیجرسوال کیا جامے کہیں دن سی كم مي ختم كرناكيون ناجائزي

تلاوٰتِ کلام اللہ کے باطنی آواب پانچ ہیں : اور پکام اللہ سے اطنی آدامہ | اقبال یص طرح حق تعیا

عظت وجلال ول بي سے اسى

له بین نفل اورسنت پڑھنا مکروہ ہے ۱۲ (مولانا تھانوی قدس میرؤ)

طرح اس کے کلام کی جی عظمت قلب میں ہونی جائے ۔مثلاً جب الله کی گوناگول مخلوقات مینی عرش و کرمی ، لوح و قلم ، آسمان وزمین ، حیوان ^و انسان ، جنات اونباتات وجادات کاتعودکر دیے توضرورخیال بوگاکہ اس عالم کا پیداکرنے والا وحدہ لا شرکی نہا یت ذہروسیت ا ورالیبا پتر ہے کہ اس کی قدرت کی کوئی انتہارہ یں ہے ۔ تمام عالم کی بقااسی کے فضل وکرم برموقوف ہے۔ ایسے شاہنشاہ عالیشان کے سولن واحب الاذعال تعنى قرآن مجيدكى كيا عظمت ووقعت مونى جاست ؟ یا در کھوکہ جس طرح اس کے الفاظ کو ہاتھ لگانے کے لئے طہارت اوروضو كى ضرورت سے اسى طرح اس كے معنى كے دل ميں لانے كے لئے قلب كى طِبارَت اورتمام اخلاق رذيله سے پاك لازم ہے ـ بس جو تلب باطنى گندگی اور خاست میں آلودہ ہے دہ اس محترم شاہی فرمان کے حقالی كوكيونكرسمجعيكا ريبى وجهب كدمضرت عحراته فترأن شريف محمو لتة تواكثر بے ہوش ہوجاتے اور فرا یا کرتے تھے کہ " بیمبرے پروردگار جل جلالۂ

کلام المئی کے براک الفاظ استرتعالی کر مرحت ہے کہ میں مستودیونی حکمت اس نے اپنے باعظمت کلام الل کے افواد و تجلیات کوحرون کے لباس میں جھپاکرتمہا ہے والد کیا ہے ، ورہ اس کی نورانی شخاعوں کا کوئی بٹر متحل نہوسیتا ، دیچہ لوکہ طور حسیابہا اللہ کی تجلیات کا تحل نگر سکا اور محرف میں جم کر نا ورآ واز کے لبال پاک موسی علیالت لام کو نہ لبھال لیتے توان میں جمی حرف اورآ واز کے لبال سے جرد کلام المئی کے شننے کی طاقت نہ تھی ۔

وبالحقوم واكرقرآن شربين كمعنى مجم تلاوت من تقل المعنى كافهم ومربع المحية المعنى المعنى كافهم ومربع المعنى فروكيونك ترسل مي ص كا قرآن شراعين مي حكم ب تدريعنى غورو فكراو اسمي ا درسویے ی سے عالی ہوتی ہے ۔ مضرت کی کرم اللہ وجہ فراتے ہی کہ اس الاوت ہے کیا نفع جس میں سمھنے سے واسطرنہ و جو ختم قرآن کی تعداد راجلنے كاخيال مت كروكه بياسي عجويا شعجو كمرنام ببوبا في كركن قرآن شراعين خم کئے، یا درکھوکہ اگرتم مون سم کرایک ہی آیت کورات بعریہ سے جاؤگے توييجاس قرآن خم كرنے سے سبتر يوما -ديجيوجناب دسول الترملى الشرعليه وسلم نے ايک وفعہ دست ہے استھ التّ خلن التّ حيث ي كوبس مرتب دم اليب ، اور صرت الودر في السّ عنه فرماتے ہیں کدایک شب جناب رسول الشملی الشعلیہ وسلم نے تمسام رات ایک ی آیت کوبار ایرها ۔ اوروه آیت یتمی اِن تُعَدِّ بهم م نَا تَهُمُ مُ عِبَادُكُ وَإِنْ تَغُفِرُ لَهُ مُ فَا نَكَ أَنْتَ الْعَيْمُ لِلْكَامِيمُ ر یاالٹراگرتوان کوعذاب مے تو برتیرے بندے میں اوراگر بخش سے توسی شک آنو

زبردست اورحكت والاسم، حضرت ميم واري أيت أمريحسب الكنائي اجْتَرُخُوْاالسَّيْعَاتِ إِلَى كُوتَمَامِ شِب بَارِ إِيْرِيقَ بِي اورِ صَرِتْ معيد بن جيري نے آيت وامت الْوا الْيَوْمَ أَيْسَا الْمُجْرِمُوْنَ كُوبار بارريسے میں تمام دات ختم کردی ۔ ایک عادت فراتے ہیں کہیں ہر مفتنہ میں ایک ے ابن عبدالبر عہ ابوذریخاری کی روایت عنہ ابن ابردنسائی ذوافرق سے سے سه الوعبيدف أكل مي ١١ - سله كياكن مول كر مزيب بونوالول كاكمان يسب كم النويوكالو

کے مساوی بنادیں گے 11 سے اور علیمو ہوم از آج لے محرمو ١٢ منہ

خم پرصتابول و دایک خم برصینی اور ایک ایسا ہے کہ بی کوسال ہمیں خم کرتا ہوں اور ایک خم برصینی ہے۔ جس کوتین سال سے شروع کر کھا ہم اور اب تک پورا کلام بر نیم بیں ہوا ۔ یہ زق ظاہر ہے کہ فکو فہم اور نور و تدبری کا ہوتا ہے ، کیونکہ انسان کا دل ہروقت کیسان ہیں رہتا اور نہیں شرسا وی درج کے خور و تذکر کا عادی ہوتا ہے ، اس لئے اگر خصوصیت کے ساتھ ایک ختم علیمو مور پرتم میں ایسا نشروع کر لوجس میں سوچ سمجد کرتلا وت کی جائے اوراس وقت پر بیا جا رہ سم سرکو تو ہم کہ قلب فارغ ہونے کی وجرسے نکرونومن کرسکوا و رمعنی اچی طرح سم سرکو تو ہم ہوئے گا ور بیم مال ہوجا ہے گا ور بیم مال ہوجا ہے گا اور فیفنیلت کا ورج ہی مال ہوجا ہے گا ۔

مرن رہے ۱۰ وریہ یعت اور بات میں ماری ہوں ہے۔ اس نیم و تدرِ کی مالت ذکور سرایت سے اس کے خاص ہوا اس میں دنت الی کی کو ناگوں شانوں سو

مین عرفت الهی کی گوناگوں شاخوں سی مبیل اور پھیول بھی چنتے رہوکیو پھی پھیل

من و اس المور الم

و ہاں سے اللہ پاک کے لطعن واصان کا علم مصل کرو ۔عشر ص جبیا موقع وہیا عسرفان ۔

حدادم - قرآن كامطلب اختيارى وسوسصاوران كيمراتب کے سمجے سے جامودمانع ہیں ان 🔍 كوجهال تك بوستے دفع كروكيونك صعيعت الايران بندوں كيسيئے توخواہشات نفسانی اوروساوس شیگانی جاب بن جاتی بی کران کے نفوس دنیوی تعلقات سے والبترا ودان کے قلوسٹہات وشکیں اوت ہوتے ہیں اور بی قلب کے وہ پردے میں جن کے سبب قرآن یاک کی بادیجیاں میں شبیں آسکتیں اپنا ان کے اٹھانے کی کوشش ہونی جاہتے ، اورجن لوگوں کا ایران قوی ہوجا ہا ہو كرخواكى محبت ال كے قلب بیں بیدا ہونے اوران كوطاعت بیں لذت آنے تعجی ہے ان پریجی قبی وساوس اینا اٹرکرتے ہیں ،مشلانسازی مالست ہی ان کا دل اس طوف متوجر بوجا تاہے کہ ہاری نیت کسی ہے ، اور وضلوص شرع ناز کے وقت تھا وہ اب می قائم ہے یانہیں ، یا مشلا موسف کے مخارج سے ادا ہونے میں شبر ہرتا ہے اور آیت کواس نیت سے بار بار در راتے ہیں مالانکہ تلب كييك يم مجاب سے ،كيونكروف اوران كى دستى كے سميے ايوانااو اورمخاریج مروم بعنی وانتول، بونطول ، تالوا و دملق کی طرف شغول بونا که پر ترون كبال سے نكلا اور طعيك نكلا يانهيں نكلا ؟ ان كا كام نهيں جن كوعالم علوی کی میروسیا حت ا و دملکوتی امور کامشا برو کرنامنظور ہے ۔

له جن کوقعب دُاول میں جگہ دی مباتی ہے۔ سے یعنی زیادہ استرام کچہ توضروں یہے۔

معرفت كے ماتھ والت اثر | وہنج د - أيا كلام البي سے مرونتم تيات اورمعرفت ہی کے حاسل کرنے براکتفانہ ب لا کرناچا بستے، کرو بلکہ اس کے ساتھ مالت واتر سی فاہر بونا جاستےمثلاً اگرایسی آیت پڑھوٹس میں رجمت کا ذکراورمغفرت کا وعدہ ہو تو حبم ریخوشی اودسترت کی مالت سپدا بوماید، او دغیظ وغضب اورعذاب اللی کا تذکرہ موقوتہ اوا بدن لرزاھے ، اوری تعالی کا نام آوے یا اس کے فلسے ملال كا ذكر م والوجك ما و اورولت اختياد كرو كركو يا جلال خلاوندى كم شايدے ے بیست و نابو دہوے جاتے ہوا دراگر کا فروں کی ان خرا فاست کا بیان ہو <u>بوانبوں نے تی تعالیٰ پرہ</u>تان یا ندھے ہیں ،مشلامخلوق ہیں سے ی کونعوذ بالتُدِفداكابيًّا يابيني يابيوى بتايل، تواس كي نقل سيمي شرما وَاوليسي آیت کی تلاوت میں ابی آوازکو دیست کرد و کرگویا ان کے الفاظ کا اپی زبان برلانامى گرال گذرتائے ، غرض جس آیت میں مبیسامضمون ہواس کے مطابق ا یک خاص مالت پیدا اورجم ر وی اثرظا برہونا بیا سے کہنوت کے وقت المنكعول سے انسوم بے الدر اور شرم كے وقت بينانى پرسيني ا جاسعاد ميب کے وقت رو بھے کورے ہومائیں کہلی میوٹے اور مرّدہ بشارت کے وقت توازوزبان اوراعفارس انساط وبشاشت سيرابوماس

پر می الی کابیان بروقت درالی کابیان

حق تعالی شان الدینا و فرما تا ب " الشر کاکٹرت سے ذکر کرو، تاکہ فلاح یا کہ یا کہ یا کہ الشرکاکٹرت سے ذکر کرو، تاکہ فلاح سب سے افغیل ہے گا الشرکا ذکر الشرے بہترکوئی عمل ہیں سب سے افغیل ہے گا اس سے علوم ہوا کہ ذکر الشرے بہترکوئی عمل ہیں ہے ، ذکر اللی کے لئے ایک مخزا و رتین پوست ہیں ، اور مخز تو مقعود بالذات ہے مگر پوست اس لئے مقعود اور مجوب ہیں کہ وہ مخز تک بہنچنے کے ذرائع اللہ اسسباب ہیں ۔

بهشیلاً بوست مرف زمان سے ذکر کرناہے ۔

دُوسِ السِ الله الله الله المركز الدوم المرابة تكلف اس كانوگر موناہے، يا دُوکو کو است قلب سے ذکر کرنا اور مرابة تكلف اس كانوگر موناہے، يا دُوکو كم اس تفكرات اور تخيلات ميں بڑنے نے سے پریشان ہوتی ہے کہ اس كى مرغوب شى تعنی ذكر اللي اس كے حوالد كردى جائے تاكداس كو اطلينان حاسل ہو جائے ي

ا بجيتمادرج تومغراد يقعود بالذات بحق يرب كرقلب مي ذكركانام ونشان بى باتى زيسے بلكه مؤور مين تعسالي كيا ذات ہی ذات رہ جائے کہ ہز قلب کی طرف توجہ ہے نہ ذکر کی جانب التعات اور ندایی خربودسی دوسرے کی غرض ذات باری می استغراق بوجائے ، اسی مِالت کا نام منساہے ،اوراس حالت پینچ پکربندہ کوندائی ظاہری می حرکت كاكونى عم ہوتاہے اور نہ باطنى عوارض كا ، يہال تك كدلينے فنا ہوم انے كا علم ممی باتی نبیں رہتا ،کیونکہ فناہوما ناہمی تو خلاکے علاق ووسری ہی جیزے اور غِرالله كاحيال سل كجيل اودكدورت ب اس فناكا علم بى اس درورس بنجير كدورت اور كبر دموا ميى ومعالت بي حس مي لينے وجود كے فنا كے ساتفود فناسیمی فنائیت ہوتی ہے ، ایسی موست مجمی آنی شکل سے ملک بظاہر نامکن ا وردعویٰ بلادسیل عنوم ہوگا ۔ سین اگرتم کوسی صین صودت پرعاشق ہونے یکسی مانتق مبارق کے دیجھنے کا اتفاق ہوا ہوگا تواس مالت کوکھی دشوار شمھوھے، كياحن يرست فرنيت انسان ابئ عشوقه كي فكرا ودخيال بمي اليفحوستغرق اود بخوذبهي بوجائے كربسااوقات زبان سےكوئى بات كرتے ہي اوراس كو خدیمی سمعے ۔ یاؤں ڈالتے کہیں ہی اور بڑتا کہیں ہے۔ اس کسلمنے ہے آدمی گذرجا تا ہے ، حالا نکران کی انکھیں کھلی ہوئی ہیں بھروہ ان کونظ سر نہیںآتا۔ دوں رانتھ ان سے بات کرتا ہے گریسنتے ہی ہیں ۔اگران سو یوجیا ماے ککیوں معانی کیا دیکھااور کیا شنا تو وہ کچیمی جوانسیں سے سکتے بين علوم بواكه ان كواليي محويت بوكي كه ابني محويت كاسبى ان كوعلم ندراً كه ولوانه ب گے اور ایسے دیوانسنے کہ اپی دلیوانگی کی پھی خبر نہ رہی مجنوں ہوگئے اور خوں

کی اطلاع نہیں ، یرسب ای محتود مطلوب کے خیال میں سنخرق ہوجانے
کا آئرہے۔ اس کوبی جانے دیجے اس سے بی آسان طریقے سے فناکی فنائیت
مجھی آستی ہے ۔ دیجو تم کوابی آبر واورمال کے ما تیجہ ہوتواس کے خصہ
فوانحا سند کی دی کی طرف سے تمہا ہے مال یا آبر و دیجہ لم ہوتواس کے خصہ
اور طبق میں جو کی تمہاری معالمت ہوگی اس پر فورکر و کہ می بے خودی کی مات
ہے ، ظاہرہے کہ غیظ و خضب میں نتم کوابی خبرسی ہے اور ندو و سرے کی ،
اور تم ایے بے فود ہوجاتے ہو کہ اس وقت ابن ہی وی کا بھی تم کو جس نہیں استا
ہے کوئی سندہ اپنے مولا کے خیال میں اسیا محوبوجا سے کہ خود فناسے فنا اور
بے خود ہوجا ہے تو کی آتھ جب ہے ؟

سجمانے کی خوص سے دمثالیں ہمنے بیان کی ہیں، ورنداصل بات تو ہے کہ خوض سے دمثالیں ہمالت کر پھنچے گے توفنائیت اور فنارالفناکی اصل حقیقت ای وقت معلوم کر سکو گے۔

رِ بِهِ مِنْ الْمِنْ الْمِنْ اللهِ الله طلكب حلال كابك السياك

اس میں حرمت کا احتمال ہے اورائی وجہسے وہ شے مث تبہ کہلاتی ہے ہرزا صلحار اس کومعی استعال نہیں کرتے۔ دیجیوجنا بے رسول الٹرصلی اللہ علیہ وکم مسنرماتے ہیں کہ '' جس میں مشبہ ہواس کو حیوار دو۔ اوراس کو اخستیار کروجس میں کی مشبہ نہویے

جائز زینت اورمیاح لزت | تسیادرجبه ما انتسار کاتفوی ہے۔ جناك رسول الشمىلى الشدعلية ولم فرطت سے پر بیر کرنے کا راز ہیں کہ مسلان جب تکے خطرہ والی چزو مِن مبتلا ہونے کے اندیشے سے بے خطاہ چیزوں کومی ترکب نکرے گا اُس وقت تک اتقیار کے درجہ کوہرگڑ مذینے گا یا حضرت عراق فرماتے ہیں کہ مرام كے مرتكب بوجانے كا زرشيہ سے م ملال كے مبى دس معول ميں سے نوستے ترک کردیتے ہیں ہ ای بناریرالترکے میں پڑگا دمبندے جب سوروپیہ کے متی ہوتے ہیں توایک کم مولیتے ہیں اور حس وقت دومرے کا حق دیتے ہیں توایک حربیہ زیادہ دیتے ہیں، اور جب اپنا حق لیتے ہیں توایک حتبہ کم ييتيب مصرت عمون عبدالعزيز كيم الترتعب لأكاذكرب كربيت المال كأ مشک ان کے یاس اکا تواپی ناک بند کر لیتے اور فرما یا کرتے کہ اس کی توشیو مؤعمنا بمى تواس كااستعال بى كرناسي لسذابيت المال كى خشوي سونكمنا نہیں جاہتا۔ مزہ وارطال چیزوں کے کھانے اور جائز زینت اورارات کی سے پرمبز کرسنے کی بھی ہی وحبہ ہے کرزبان کومزہ لگٹا اچھانہیں ہے کیونی آج له ابن حیان ترفری احمرم ۱۲ که ترفزی ابن ماجرما کم میسی ۱۱

حلال کامزہ پڑا ہے توکل حرام کی لذّت چھیل کرنے کا شوق ہوجا سے گا وستران مراهين مي كا حسرون كى كثرت مال ومتاع اوردنيا دارول كے جاه وحشم كى جا نب نظر کرنے کی جومانعت آئی ہے وہ بی اسی لئے آئی ہے کہ اس جیکہ دمک ہے ایمان کی شیرینی کم ہوجا ہے گی اس لئے کد دنیا کے مال ومتاع کی رغبت اودمجبت سے قلب ہی ایران کی محبت نہیں دیاکرتی ۔ایک بززگ كا قول بے كرجس كاكيرات لااس كاابيان بمي بتلا غرض اتقيام كے نزديك وي مال مولال اورقا بل استعال سيحس ميں نه بالفعل کسی تسم کاست بيہو، اور نه آئنده کسی آفت کا خطره با احتمال ہو۔

صلیتین کا تقواے | چھادرجمدنتین کاتقوی سیعنی خبن چیز کے کھانے سے عبا دات اورطا يرقوت عايل نهواس سيربيزكرنا ـ

مشلًا ایک بزرگ کا قصر سے کہ انہوں نے دوایی تو ان کی بیوی نے کہا کی عیندقدم ظهل بیچتے ، انہوں نے جواب دیاکہ فغبول وعبث حرکت جائزنہیں سے *تک*ی ليغنفس سيتمام حركات وسكنات كامحاسبه لياكرتابون بمبلااس يبل فك كوكس حساب ميں شمادكروں كا ۔ اسى طرح حس شئے كے اپنے نفس تک بينچنے کے وسائل میں سے سی ایک مبب کے اندایجی کھیمعمیت خداوندی کو دخل ہو اس سے پی پرمبزکرنااس درجہیں ضروری ہے ۔ معفرت فوالنون مصری^ح ایک مرتب بیل خانے میں تید تھے ،کسی نیک بخت عودت نے ان کومعوکایاکر ابني ملال معاش میں سے کھیکھا نائيکا يا اور داروغر جیل کے ہاتھ ان تک ببنيا يا مگرستيخ نے قبول ذكيا اور يجه كراس كودائس كروياك كھا نااگر حب

ملال ہے کہ دہ فلا کم ہے ۔ طباق سے راجیل فانے کے داروخ کا ہاتھ کے کہ دہ فلا کم ہے ۔ اور ظالم کا ہم ترب نے کی وجہ سے اس قابل ندیا کہ میں اس کے کہ دہ فلا کم ہے ۔ اور ظالم کا ہم ترب کی ان ہم دہ ہے تھے جن کو غرفتا اور ظلم بیند بادشا ہوں نے کھر وا یا تھا ۔ ایک بزرگ کا غلام کسی فاسی شخص کے اور ظلم بیند بادشا ہوں نے کھر وا یا تھا ۔ ایک بزرگ کا غلام کسی فاسی شخص کے گھر سے جران دوشن کر لا یا توانہوں نے ہجاد یا اور فرما یا کری تھا لی کے نافو بندہ کے جرانے سے دوشن کر لا یا توانہوں نے ہجاد کا دوسے میں میں ہے ۔ خون دھ کے لا تق میں میں ہے ۔ خون دھ کے دوسے مامل مرد ہی اس کے ہو الشہ واسطے نہ تھی ۔ یہ درجہ حاسل کرتا ہو نکے اکمانی ہیں کا استعال نہیں کیا جو الشہ واسطے نہ تھی ۔ یہ درجہ حاسل کرتا ہو نکے اکمانی ہیں ہے اس لئے صرف تھے کہ میں ہو الشہ واسطے نہ تھی ۔ یہ درجہ حاسل کرتا ہو نکے اکمانی ہیں یاسی نہیں کو میں نہیں کے ساتھ ہاس نے صرف تھے کہ میں ان کھو ۔ یہ دو باتوں کا اور بھی خریال دکھو ۔

مرام حیلول کامی مطلب اوران سے احتیاط کی ضرورت کے ہیں ان کی جانب انتخات ذکر و مطلب افتا سے احتیاط کی ضرورت کے ہیں ان کی جانب انتخات ذکر و مشلاً سال ختم ہونے ہے ہیں جانب المان کے ہیں ان کی جانب انتخات ذکر و مشلاً سال ختم ہونے ہے ہیں جانب انتخام مال سال ہم اپنی ملک ہمی نہیں رہا اس سے ذکوا قد احت ہمیں ہوئی ۔ اس می کا حیا کہ ہمی مت اختیار کرنا ۔ بات سے کوفتہ اس مید کی مورت شرویت کا کام چونکہ دنیوی انتظام وسیاست ہے اس سے کہ دنیا کا منتظم اور مال کے اس حید کی مورت میں ذکو قد ساقط ہونے کا فتوی دینے سے ان کی مرادیہ ہے کہ دنیا کا منتظم اور مالے کے میرد سے کا د

وقت سلطان اسی مسلمان سے ذکوۃ کا مطالب کرے گا حس کا مال ہوسے سال مبرتك اس كيفنة مالكاندمي ديجه لي كا ، اوراس حيله كرف والمعتمول مسلمان کے پاس مطانی محسات صیل زکان کے لئے نہیں آسے گا، کیونکہ جتنی باتدبندول كرديجيغ كصتعلق تعىيينى مالكان قبعنه ويختم سأل يقبل بيوى محج نام نتقل ہومانے کی وجہ سے جا تارہ یہ مگرتم کوچے بحدمعا ملہ لینے پروردگارسے ر کمناہے اوروہ دلوں کے حالات سے واقف سے اس لئے بیم کروفرسے أخرت بي كام ندائه كا تمهين علوم بوج كاب كرزكوة مي عمود في كادت كادور كرناب اورجب ذكوة تك سيخ كي حيل كرف للوطح تونجل كهال دوربوا ، بلك في كوتوسر وماكرانياامام اوريشوابالياكيو بحاس كايبال تك كسناما ناكراس نجل كونجات دسنده اورضوا كے سلمنے سرخروكردسينے والا سمه ينت ، تواس مورت مي زكاة كامقعود بالكل عال بير بوا ، بكدالله تعالی نے جیمعلیت اس میں رکمی تعی اس کی جانب توج بھی نہیں کی اور بعكس معيا مله كياك خل كودودكرني مبكراس مي ترقى كى .

یمثلاً مسلمان اپنی ہوی کواس فرض سے بکلیف میں رکھتے ہیں کروہ نگ اکراپنا مہرمعا ف کرفے اورجب وہ بے چاری معیبت سے مراکر زبان سے معاف کرنے کالفظ نکال دی ہے تو معلس ن موجاتے اور اس کو ملال سمجے ہیں معاف کر کیون کر مطال ہوسکتا ہے۔ می تعبال نے فیان طبق کگفدام میں خود فرایا ہے کہ ہاں وہ مہر جو تو تیں برضا سے نفس معاف کردی تمہا ہے لئے ملال ہے ۔ اب تم ہی بتا وکر جس مہرکی معافی مجرب اواولا فیارسانی سے موتی ہوکیا وہ بخوشی خاطر سمجی جائے گی ۔

ا یا درکھوکہ رصائے قلب دوسری ٹن ہے اوددمنائرينس دوسرى حبسينرسيمثلأ كالطيف فسرق؛ اليميزلكواني، تلخ دوابيني ، فعد كم لواني، بچوڈ سے نی شکا ف نگوانا پرسٹ کینی الیں ہیں کہ ان کو قلب تولیب ذکرتا ب مرنفس بسنزبی كرتا . اس ك كفس توانى بات كوبسند كرتاب حسمي اس وقت لذت ماصِل ہو۔ البتہ قلب اس چیزکو بیندکر تاسیحس ہیں اس وقت اگریج کلیمن ہو چھ آکندہ نفع کی امید ہو۔ کیونکنفس کا یہ کام نہیں ہے كربعيس أف والى راحت كي فيال صاس وقت تكليف كوادا كريد . بس اگربیوی نے تکلیف سے تنگ اگر اورخا وندکی ایذاؤں سے معب اکراپنی أتن ومصلحت اور باقي ماندوم كي آسائنس كيخيال سے دوائے لي لى يى دَينِ مِرك معانى كوارامى كرلى تواس كانام دَمنا سے قلب ہوا ندك دینا ریفنس ، اوردین مبرکے ملال موسے میں اعتبار دصاریفنس کاسے ، میساکدادیری آیت سے اوم ہوانکر صائے قلب کا یس اگراس مناکے حيله عكومت وسلطنت دنيوى مي كوني شخص تقاصا كرف والانهي ريا توكيا خداركے ساحنے بمی اس كی بدولت سرخروبوم اوسے، بتلائد؟ احكم ألحاكين کوکیا جواب دو گے حب کردمنا سے قلب اور دمنا سریفنس سیحث بیش ہوا وراد حیاجا سے کہاری اجازت کے خلاف حیارج تی ہے ایک سکی ال صعيف کاسی کيون مم کيا ؟

ضرورت کے وقت سوال کرنے کی نوبت آئے تواس کا ضرور خیال کو کو گمجت میں سوال ذکرو کیونکہ اکترائیں حالت میں دینے والا جو کو پیمی تم کو دے گا وہ اپنے مجمع میں ذکت اور رسوائی اور ہم شہوں میں بی کے خیال سے دے گااور اس کو بخوشی خاطر دینا نہیں کہتے ۔ بیں ایسا دیا ہوا مال استعمال کے متابل نہیں ہے کیونکہ کسی کے بون پرمار کرانیا یاکسی کے دل ریشرم اور دباؤکا کور امار کرلینا وونوں برابر ہیں ۔

نیرانے دین کو ذریع کسب نبناؤ ۔ مشلاً صلحارفقرار کی صورت اس نیت سے نبنا کہ کہیں بزرگ مجم کرلوگ دیں گے ، حالا بحتم بالکل کوے ہوا ور تمہا را دل گندگی سے آلوہ میں ۔ یا در کھو کہ دوسرے کا دیا ہوا مال تمہیں اس وقت ملال ہے جب کہ تمہاری چی بوئی حالت ایسی نہو کہ اگر دینے والا اس سے آگاہ ہوجائے توہ گزنہ دے ۔ اس سے علوم ہوا کہ اگر تم نے صورت بزرگوں کی بنائی اور تمہا ہے دل میں نوابشات نفسانی کا بچوم ہے ، اور ظاہر ہے کہ دینے والے نے جو کھے تم کو دیا ہے وہ صرف تمہاری ماطنی گندگی کی بائکل خبر تمہاری مورت ذکھی کر دیا ہے کہ اس کو تمہاری باطنی گندگی کی بائکل خبر نہیں ہے ، تواگر چی علمائے شریعت جو ظاہری انتظام کے شکھ لیمیں، اس مال کو حلال بتلائیں گے ۔ مگر صاحب بعی میں تصور حوام کے گا اور اس کو استعمال میں لانے کی ہرگز اجازت نہ دے گا۔

نفس كوتشروسي ناجاسة الفس برزياده تشديمى نرويشلا كمنه لفس كوتشروسي ناجاسة معى نهوا وركسى ظالم يا فائت كے التدى نهوكرا يا بو ؟ اورجب السال نہیں مل سکتا تو یا توانسان جوگ بن کر کھاس یاست کھلنے پر قناعت کرے اودالسانكرسے توبياك بوكرچوياہے كمائے يے . الساخيال كرنا كيساي ہے۔ بات یہ کم مگال سمی ظاہرہے اور حرام سمی ظاہرہے اور ان کے میں بن كى چىيىزى مشتبكهلاتى بى ، مُرْتم كومرى اتنى كىلىد، دى كى سے كہ جو مال شرعًا ملال سے اور اس کے حسرام اوریس ہونے کاکوئی ظاہری مببتم كومعسلوم بسي سعاس كوملال مجدكر كماؤبيو رجناب دسول الشر مىلى التُدعليه ويلم نے ايک م تربہ شرك آدى كے مشحيزہ سے اور حضرت عرفاروق في فيلم الى عورت كمر عدونوكيا اوربياس بوتى تولى عبى لمنعنون مديث بخارى وكلم ، له نيج يي ، لا بخارى لا عبالذات جت بح

لیتے ۔ اس سے سلوم ہوگیا کہ نوا مخواہ وہم کرنا کہ خلاجانے یہ پانی پاک ہی یا نايك ،جائزنېيى بانی کے ناپاک ہونے کی بغلباہر لوئى ديتم كومعلون بسروواس كوياك بي سمجمنا بیاستے ۔ اس طرح بوطلال عی کسی اسے آدی کے ہتمیں یا وجب کا حالتم کومعلوم نہوتواس کو پاکسمبوادرسمانو كے سامة حت ظن دكھوا ور ميج وكركرمسلانوں كے پاس جو كھيدمال سے حلال اور پاک بی کمانی کا ہوگااس کی دعوت بھی قبول کرلیا کرو خصوصاً حب کہ مسلمان صابح اوردين دادمو - بإل البشه ظالم بادشاه ياسودخواريا شراب ييجنه والتخف كامال حب تك يرند بوجيد لوكس حلال طريقيه سي كما يأم ملال بمعو بس الرحقيق كے بعد لوم بوجا في كسود ياظم كى كما كى اور الب كى قىيت نېرى بى تواس كالى لىنائى حرام نېرى سى اوراگركسى كى ياس غالب صدملال آمدني كابد اوركم حسروم كاتواس كاكعانا بمى ملال سے۔ البته اگر ندکھا و تو تقوی ہے مضرت شیخ ابن المبارک کے کا دنوہ تعید لعبو نے بذریعہ خط کے ان سے در ما فست کیا تھاکہ چیخص ظالم بادشاہ سے دادو ستدرکمتا ہومھے اس کین دین کامعا المرکزا جائزے یانہیں ج توشیخ نے لكعاكه اكراس يخعى كااس كعلاوه اوديمى كوفئ ذدليجة كسب بيوتواس سصحالم كرناجا كزيب ودبغ ناجا كزر غرض دنیا میں چیقم کے آدی ہی اور ہرایک کے ساتھ معامل کاجلا

مران دي رن يها مساد و الميان مساوي المساوي المساوي الميان الميان

البنهاقيم - دوادى تن كورت كى مناخت كسب اورد يندادى اوربدينى كا حال كي ميلت مرست كى شناخت كسب اورد يندادى اوربدينى كا حال كي مين علوم بهين بعد السيد لوگون كا ديا بوا مال ملال بعد اوداس سي ريم زكرنا منرودى به بن د البته امتياط كي خيال سعد مكما يا جائد وتقوى مين داخل بعد .

دوکسری قسم ۔ وہ سلحارجن کی دیندادی کھیلی ہوئی اور کمائی کامشسوع طریقہ ظاہرہے ان کے مال ہیں مشبہ کرنا وسوسۂ شیطانی ہے ، بلکہ اگران کو اس کے پرمیز کرنے سے دنج ہوتو الیہ اتقویٰ بھی حسوام اورمعصیت ہے ۔

تعیشری قیم ۔ وہ لوگ جن کا سالا مال یا نصف سے زیادہ مال ظلمایا سود یا شراب کی ہیے ڈسرار سے حکمسل ہواہے ۔ ان کا دیا ہوا مال بقیدیا حرام ہے ۔ اور اس سے پرمبزرکہ نا ضروری ہے ۔

پوتھی قم ۔ وہ لوگ جن کا نِصف ہے کم مال حرام کے ذریعہ سے کما یا ہوا
ہے اور تہدیں مسلوم بھی ہے کہ زیادہ مقدارکسب ملال ہی کی ہے ۔ مشلاً دو
ذریعہ تو ملال کے ہیں ، ایک یہ کہ وہ کوئی مشروع تجارت کرتاہے ، اور دور کر ایک چی جا کداد پا سے ہوئے سے جس کی آمدنی اس کوملتی ہے ۔ اور
ایک ذریعہ حرام ہے ، مشلاً کسی ظالم بادشاہ کا نوکر ہے اور تخواہ لیتا ہے ۔
مگراس ایک ذریعہ کی نسبت ان دو ذریعوں کی آمدنی زیادہ ہے ، تو چونکہ
اس کے پاس زیادہ مال مطال ہے اس کے کثرت کا اعتبار کیا جائے گا اور
اس کے دیے ہوئے مال کوملال ہے اس کے کثرت کا اعتبار کیا جائے گا اور
تقوی میں شار ہوگا ۔
تقوی میں شار ہوگا ۔

پانچوش تم ۔ وہ لوگ ہی جن کے کسب کا ذریعیہ اگر جیعلوم نہیں ہی

مگرظلم و تعدی کی علامتیں ان پرنما یاں ہیں ، مشلاً جا بریحکام کی می شکل و بہاس اور وضع اختیار کئے ہوسے ہیں ، تو چہ بی یہ ظاہری حالت ہوں بتاریہ ہوکہ ان کا مال بھی ظلماً ہی حاسل ہوا ہوگا ، لہندا اس سے احتیاط کرنی چاہتے اور اس کفتیش کے بغیب رمال ہمجہو۔

چی قتم ۔ وہ لوگ ہیں جن پر علامت کا توکوئی نمودانہ یں ہے البت منے وفجوں کے انارنمایاں ہیں ،مشلا والعی منظی ہوئی ہے یا مخصیل رطعی ہوئی ہے یا مخصیل رطعی ہوئی ہیں یافض بک را اور گالیاں ہے را ہے یا اجنی عورت کی طرف کی را ہے یا اس سے باتیں کردا ہے تواگر چینے کے سب حرام ہیں بھی مال کے مال کرنے میں چونکھ ان کو کچے دخل ہیں ہے ، لہذا مال کو حرام نہیں سمی مال کرنے گا۔ بس اگرتم کو معلوم ہو کہ یہ مال اس نے ترکہ پدری ہیں یا یا ہے یا کسی مال وربع اللہ علیہ وسلم مال وربع اللہ علیہ وسلم مال وربع ہے بائی کو بھی میں ہوا تو مسلمان کا مال محض اس کے بائی کو بحد کے بائی کو بھی ہوا تو مسلمان کا مال محض اس کے فتی وفجوں کی وجہ ہے کہ بائی ہو کہ البتہ اگر اس کے مال کا ملال وربع کے سب بھی تا باک ہو سکتا ہے ۔ البتہ اگر اس کے مال کا ملال وربع کے کسب بھی تم کو معلوم نہو تواہی صورت میں اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کو رہ کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی ضرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا مل اوراحت یا طرف کرنے کی صرورت ہیں۔ اس مال کے استعمال میں تا میں اس کے استعمال میں تا میں اس کے استعمال میں تا میں اس کی تو کو کھوں کو دور سے کیا کہ کو کو کہ کو کی میں ورب ہے ہوں کی میں کو کو کھوں کو کھوں کے کہ کو کھوں کی کو کھوں کے کھوں کو کھوں ک

اس تشریح کے بعد دھے ہم ہی کہتے ہیں کہ لینے دل سے بھی فتوی لے لوا وں میں مال سے دل کھنے اس کا ہرگز استعال نکرو۔البتہ بیضرور دیکھ لوکہ دل کے فتویٰ بچسل کرنے تو نہوگا ،

له محنبِگاری ومعی چپی فسق اورکمسلم کعسلانجور ۱۲

حبر تفتیش مصلهانول کو ایسائنوی کا اندیشہ ہوتوالیا تقوی کے این اگر دی کا اندیشہ ہوتوالیا تقوی کے این الم مسلمان نے کوئی ہیز بریتے میں مسلمان نے کوئی ہیز بریتے تہیں دی یا تہہاری دیوت کی اور تم نے تقوی کی بنار ہواں کے مال کی تقتیش شرق کردی تو ظاہر ہے کہ یا تو خوداس سے فیے قاس سے فیہ دوسرے کوگول سے تیتی کروگے اور یعی ظاہر ہے کہ اگراس سے بوجہا تواس کو ضرور دین ہوگا یا اگر دوسروں سے بوجہا اوراس کو خربہ دگئی ، تو مسلمان کوئی ہوگا یا اگر دوسروں سے بوجہا اوراس کو خربہ دگئی ، تو مسلمان کوئی ہوگا یا اگر دوسروں سے بوجہا اوراس کو خربہ دگئی ، تو مسلمان کوئی ہوگا یا اگر دوسروں سے بوجہا اوراس کو خربہ دگئی ، اور تقوی کا جمی اندلیشہ ہے ، اور یر سبب حرام ہیں ، اور تقوی کا جمیوٹ نا حرام نہیں ہے ۔ بیں ایسے موقع پر اس مسلمان کا دل خوسن کرنا واجب ہے ۔

دیموجناب رسول الشمل الشرطیدوسلم نے اپنی باندی بریرہ کا وہ کھانا جوکسی مسلمان نے ان کوصد قد دیا تھا ہے تامل کھالیا اور صدقہ دینے والے کے مال اور مال کا جسس نہ فرما یا ۔ البتہ جب آب مدینہ بی تشرلین لائے تو شروع ہوجی لیا کہ صدقہ کا مال آب کے لئے تو شروع ہوجی لیا کہ صدقہ کا مال آب کے لئے مال نہ تھا، اور اس موال میں اس کو رخ یا ایزار بھی نہیں ہوتی تھی ۔ کیونکہ صدقہ اور ہریہ دونوں کی ایک ہی صورت ہے، صرف وینے والے کی نیت صدقہ اور ہریہ دونوں کی ایک ہی صورت ہے، صرف وینے والے کی نیت اور کی اور ہریہ دونوں کی ایک ہی صورت ہے، اس سے زیاد تھی کہ جوسلمان کی اور کی مادت تھی کہ جوسلمان کی ایک کا مارہ کی مادت تھی کہ جوسلمان کیا جائے کی مادت تھی کہ جوسلمان کیا جائے کی مادت تھی کہ جوسلمان کیا جائے کی مادت تھی کہ جوسلمان

آپ کی ضیافت کرتا آپ بلا تامل قبول فرملیتے ۔ اور کہ یں منقول نہیں ہے کہ آی نے اس کا سوال کیا ہو کہ تہا دا مال کس ذریعہ سے مصل ہوا بے ،البتہ شاذونادکسی غالب شبہ کے موقع پرتحقیق حال سنرالی ہے۔ إ رسول الشُّرْمَلَى السُّرْعَلِيهِ وَسِلْمَ اورتَمَامَ إصحابة سغرس بازارسے تمام ضروريا کی تیزی کماتے اور خریدتے تھے ، حالا بحریمی جانتے تھے کہ سوداورلوٹ اورمال غنیت میں خیانت کئے ہوے مال یمی بازاروں ہی میں فروخت ہوتے ہیں ،مگران توہات کی طرف کمبی توجہ ہیں فرمائی ، بلکہ غالب اور کٹرٹ کی بنار ہر بازار میں فروخت ہونے والے سامے مال کو تعتیش تحقیق كے بغیب رحلال مجما ۔ اس طرح تم مى بازار كى چيزوں كوسسرام سمجو ۔ البيت اكرنا مائزا ورحرام طريقيس عاسل كى بوئى جيزي كسي تبريا بازار مين بحترت فروضت بون قريش تواس وقست تغتيش تحقيق مال كيغبب خربدنااور استعال میں لانا بے شک جائز نہیں ہے۔

تمام مخلوق کے ساتھ شین معاشرت سوار ہوکر دنیا کاسعنہ

۔ خم کرہی ہے۔اوردنیا ایک مسا صنرخانہے ۔ اس لئے افرست کے مسا صنروں بعنی مسلمانوں کا اپنی سسواسے کے پہمنس مسا صنروں کے ماتھ

نیک برتاؤکرنا بھی دین کا ایک دکن ہے۔

یا درکھنا چاہئے کہ انسان کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ یا تومجردا ور تن تنہا ہوگا اور یا اہل وعیال اور دوست واحباب وغیرہ سے تعلقاً رکھتا ہوگا اور یا بین میں حالت ہوگی کہ تعسلق توہوگا سطر صرف اقرباراوں رشتہ داروں یا پڑوسیوں سے ہوگا ، عام خلوق سے نہوگا ۔ ہیں تینوں مالتوں کے معوق اور عین سلوک سے تم کو واقعند ہوتا چاہئے ، جن کوہم مجرا مجدا اس خرافی موالی نیسی مالت میں چاہ اور کی کو صرف ابنی ذات میں خرودی موالی نیسی اصلاح اور اس خرودی میں جواس عالم اصغری انسان میں میں تعالی نے پیدا کئے ہیں ، اور جو پیکماس مگری اس اختصار تقصود ہواس میں تعالی نے پیدا کئے ہیں ، اور جو پیکماس مگری اس اختصار تقصود ہواس کئے جم انسان میں خوائی کشکر کے صرف سرواروں کا تذکرہ کرہ تے ہیں کہ مرمجرود تنہ اسلمان کو ان کی حفاظت اور گرم والی منسان کی حفاظت اور گرم والی کی کرم والی کرم والی کرم والی کی کرم والی کرم

بالت جردانی ذات یعلی حقوق اوان کورتمها سے اندرایک ہے ہم رمغیداور بندیدہ مرغیب نئے کو عاسل کرنے کئی ہے جس کو دو الد ایک عقد میداکی گئی ہے ہم رمغیداور بندیدہ مرغیب نئے کو عاسل کرنے کہ وجہ الد کا کوشش کرتے ہو۔ الد کی کوشش کرتے ہو۔ اور تمبیری چیز عقل پیدائی گئی ہے اس سے تم المنے معاملات کا ایجام موجے اور اپنی رعیت کی حفاظت کرتے ہو۔ پس عقد کو کا سجو اور نوابش کو گھوڑا اور عمت کی کوبادشاہ۔ اس کے بعد معلوم کر و کریے بینوں قربی تمہاری ماتحت بنائی گئی ہیں۔ کدان میں عدل وانعاف کو اور اس قربی معاورت عاسل کرنا تمہا وافون کے دوران میں عدل وانعاف کونا معلی و فرما نہوا دیا ہے کہ و شاوع کی اور اس کے بعد مول کو تا کہ اور اس کرنا تمہا وافون کی معلی و فرما نہوا دیا ہے۔ کہ اور اس کرنا تمہا وافون معلی و فرما نہوا دیا ہے۔ کو می ترب اور گھو گے تو عدل کا حق اواکر و گے اور صرور تعقود کے دوران نہوا و گئے۔

له میوال اجبان ۱۱ که بوسنسیار ۱۲

كالم مين دين والى اورنال بند ١١ كل مين ما

تهر زیرین نفس اوراس بر | آرمحوم کوماکم کی مسند پریشا دیاا در حاکم بادشاہ کو تاب دارغلام بنادو گے ظلم يا انصاف كى حقيقت توانسان كموينيو كاورظالم كبلاد مے کیونکسی شے کام حل دکھناہی توظم کہلاتا ہے ۔ لہذا جب خواہش نعسانى كوئى جيزها لكرنامياس ياغقهس فتركو دفع كرنا مياسية وعقل سے موجا کردکراس کا اخب ام کیا ہے ؟ اگرانجام احیا ہو توعقل کوجا سے کهاس کام کے کرنے کی ان کواجازت دبیسے ۔ اوراگرانجام مُرا دیجے توبرگز ا حازت ندھے ، بلکہ لینے اتحت غلامول سے اس کو پکڑوا سے مشلاً نعنس اگسبے جا خواہش کر تاہے توعقہ کواس برجملہ کرنے کا حکم دے کہ وہ اس بنواہ نادان خادم کویا برزنجرکردے ،اوراگر عقد معرکناا در براہ جلنا میاسے تو شبوت كاس يرصل كرائد كدوه اس كوشف شاكر فيد اوراس كاخيال بورا من مونے دے ۔ اور اگرتم نے ای عقل سے دریا فت بی میں کیا یادر الفت كيا مكراس كي عمساعت واطاعت ندكى وملكاس كوخادم وتابع وارغلام بنالياكشبوت وغفته وكهركرنا جابي عقل النكى بال ميربال الاكران كا منشار پوراکرنے میں حیلے اور تدبیریں سوچ ، توگویاتم نے قدرتی سیا میں ادل بدل كرديا اورين مي عدل وانصاف ديكفة كاحق تعبالي في يحصيرايا تفاان من ظالمان كارروائكى يس قيامت كردن حب تمام اعراض کواجسام عطاکئے جائیں گے اورشہوتِ نغسانی کوکتے کی اورغقہ کو گھوٹے له مسن لینا اوروشراں بردادی کرنا۔۱۲

ا دہ چیزیں بوکسی کے تاہی ہوکرموج دہوتی ہیں خودنج ذہیں، رنگ وروپ اعال، عصہ ، ملم وغسیسرہ ۔ کی صورت مرصت ہوگی او قل شاہا نہ لباس پاسے گی تواس وقت ہر از کھل جاسے گا اور تم کہو گے گہ ہا سے افسوس ہمنے کیساظلم کیا کہ بادشاہ کو کتے اور گھوٹے کے سامنے سرچود رکھا ۔ کاش ! شکاری مرد کی طرح اس کتے اور گھوٹے کو لوقت ضرورت کا م میں لاتے کہ بے موقع نہاں کو چھگا اور نہ خلاف عمل ان سے کوئی کام لیتے اور نہ عمل کی ماتحتی سے ان کوبا ہر نہا بکہ ان کوعمل کا ایسا تا بعد ارب اسے کہ کے کہ جہاں وہ چاہتی وہ ان سے کام لیتی ور نہ بیارانی مگر پڑے رہتے گویا ہیں ہی ہی ہیں ہے

مخلوق كي تحبرات المنطق المنطق

که بخاری ۱۲

له تحلیت ۱۲

میں ایشے فی کیلئے ، مشرط کے اس کا فاتمہ بالنی پوجلت ، جہم سے معوظ رہنے کی بشادیت آئی ہے۔

ا درسی کے ساتھ تواض سے بنی آ و ، کیونی تی تعالی مغرود دوس کے ساتھ تواض سے بنی آ و ، کیونی تی تعالی مغرود اورسی کروب نہیں کرتا ۔ بس اگر کوئی دوس انحص تمہا ہے ساتھ بحرسے بنی اس کوبرواشت کرما و ، دیھوی تعالی صنبراتا ہے کہ معفو کی خصلت اختیار کرو ۔ معملائ کی ترغیب دو ، اور ما بلوں سے بہاوتہ کرو ۔ معملائ کی ترغیب دو ، اور ما بلوں سے بہاوتہ کرو ۔ معمل مسوم ۔ برطوں کی معظیم کروا و چھولوں پر شفقت کی خطب رد کھو ، دسوئی عبول سے اللہ میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرے کا تواس جوان کسی بوٹ سے کی معالم سے تواس جوان کسی بوٹ سے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرنے تواس جوان کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرنے تواس جوان کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرنے تواس جوان کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرنے تواس جوان کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرنے کے اس جوان کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معظیم کرنے کے اس جوان کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی معلی کے دوسرائی میں اللہ تعدالی اس کی معلی کے دوسرائی میں کی میں کرنے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی تعدالی کے دوسرائی کی موال کے برصابے کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی تعدالی کی مالست میں اللہ تعدالی اس کی تعدالی اس کی تعدالی کی موال کے دوسرائی کی تعدالی کی تعدالی کی تعدالی کی تعدالی کی تعدالی کرنے کی تعدالی کے تعدالی کے تعدالی کی تعدالی کے تعدالی کی تعدالی کے تعدالی کی تعدالی کے تعدالی کی ت

تواس جوان کے بڑھا ہے کی مالست میں اللہ تعب الی اس کی عظیم کرنے والا شخص سپیدا فرمائے گا ہو اس حدمیث میں انتاز ہ درازی عمر کی بھی بشار سے اس کی ہے کہ اس کو بوڈ معا ہونا نعیب ہوگا۔

جهادم برسخس کے ساتھ دخت والا کے دیں ہے بیش آ ڈ کیو بحد رسولِ مقبول صلی الٹرعلیہ وسلم الیسے خص کودوزن سے بچنے اور الٹر کے محبوب ہونے کی بشارت وستے ہیں۔

پنجد ودمسلمانوں میں رخش ہوجائے توسلے کرادو۔ شریعت میں ایسے موق پر تالیف قلوب کی وجہے بعنرورت مجوت بولنے تک کی امازت آئی ہے افکات سرعاس کا درجہ قال نمازاور دوزہ سے می خال ہو۔ مشتقب ۔ جولوگ ایک کی دوسہ سے سے بنی کھاتے ہیں یا اِد صرکی اُدھر کی اُدھر اُکا کہ سات ہرگزنہ شنو

له ترمذی صن غرب ۱۲ که منس محد بونا ۱۲

س ابن حبان مي ، سبقى ضعيت ١١ مله الفت كرانا ١١

کیونکہ وہ اپناڈین برباد اورجہم میں جانے کا سامان کرہے ہیں۔
ھوت دیہ تمہاری سے اگر نخش ہوتو تین دن سے زیادہ علیدگی متع رکھو، کیونکہ اگر تم سلمان کی خاطرے درگذر کروگے توالثہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری خطاؤں سے درگذر فرائیں سے۔

هشتند بسلوک اوراحسان کرتے وقت اہل اورنا اہل مست دیجا کرو، کیوبی آگر کوئی نا اہل می ہوتوتم اس کے ساتھ کیوں نا اہل بنتے ہو، سلوک کے لئے توتم ہارا اہل ہونا کا فی سے ۔

فلسد ولوگوں سے ان کی حالت کے موافق برتا کہ کیا کہ و دینی جا ہل میں اس کمال اور تقویٰ کومت وصورتر و سوعلمارمیں ہواکرتا ہے، اورعوام کی طبیعتوں میں خواص کی سی مجوافلہ لینے کی توقع مت رکھو بحضرت واقد مثلاً ہے ہوں سیخلوق بھی محافظ اللہ سلام نے دعا ما گئی تھی کہ اپنی وہ طریق بتلا ہے جس سیخلوق بھی مجھ سی محب سے موار آپ بھی رامنی رہیں ، توسیم ہواکہ لے داؤر دنیا داروں سے ان کی حسال سے ان کی حالت کے موافق برتا وکرو اور دین داروں سے ان کے حسال کے مطابق ۔

دهد برتا ذکے وقت لوگوں کے مرتبول کا بھی کھا ظار کھو یعنی اگرکوئی دنیا دار باعزت آدمی تمہا ہے پاس آجائے تواس کی عظمت کو۔ دکھو رسول مقبول صلی اللہ علیہ دسلم نے بعض دنیا دار ذی عزشے مص کیسلئے جادہ مبادک بجیدادی اور پول مسسرا یا ہے کہ جب کسی قوم کا بڑا سنسنعی تمہا دے یاس آیا کہ ہے تواس کی عزت کیا کرو۔

یازد المد دسلمانول کے عیب برگنظا برنکروکیونکمیردہ ہوشی كمنے والے جنت ميں مائيں گے عنيت سى نكروا دركسى كے عيب كى لوه یں بھی ندرہو ۔ یا درکھوکہ اگرآن تم کسی سلمان کی عیب ہوئی کروہے توکٹ کو ی تعبالی تهب را عیب ظاہر سنداکر رسواکر ہے گا اور میں کو وہ دسواکر ہے معيسواس كوامان كهالته ؟

دوازدهد . تهمت ک جگهے می ورن لوگ برگمان تونگی ا ورتمهاری غیبت کیاکریں گے ، اور پی کھان کی غیبت میں مبتلاہونے کا سببتم بنهو كدنتهمت كيموقع برتم جلتے اور ندان كوغيبت كاموقع لمتا' لهنداگناه تم ریمی ہوگا ، اس سے که گناه کاسبب بنایجی گناه سے۔ رسول مقبول صلى الته عليه وسلم أيك مرتب ازواج مطرات بي سي سي كم كالم كالم دروازهٔ مکان برکورے موے کھیاتیں کریسے تھے کسیحف کاس جانب گذر بوارج بحد موقع تبمت كانها اس كے انخصرت ملى الله عليه وسلم نے فورًا آواز دے کرائ تعص سے فرمایا ، ایجنس احب عورت رس باتیں كردا بول يميري بيوى صفريش بيد استخف نيعوش كيا، يارسول الله! توب ہے ، کہیں آپ کی جانب بھی برگھانی ہوستی ہے ؟ حضرت نے فرما یا تعجب می کیا ہے ، شیطان تونی آدم کی دک رگ می سرایت کے بوئے ہے ، بعنی شایرتمہا سے دل میں یہ وسوسمیداکرتا ، اور وہ تمساری بربادی كاسبب بنتا اس لئے محصاط الماع دين ضروري ہوئى ۔

سايزهد د مسلمانون ك حاحت روائي مين كوشش كياكرو يعاد

له طرانی ا وسط وصفسیسر ۱۲ ته ابوداؤد ، عرب سعد ۱۲

كم مغمون مديث تا ريخ بخارى ١١ ٧٠٠ و حفرت مفيتمسين ١١

من آیاہے کہ رسولِ مقبول ملی الشرعلیہ وسلم اکثر کسی کو کھر دینے دلانے میں تاخیر کرتے اور ایوں ارت دفر ما یا کرتے تھے کہ میں صرف اس وجہ سے جلدی سم نہیں دینا کہ تم کو سفارٹ کرنے کا موقع مل جائے اور تم ذبان سے کلمت النے زیمال کر تواب حال کرلو یمسلمانوں کی حاجت روائی میں سی کرنا ہم ال نافع ہے خواہ تمہاری کوشش سے اس کی حاجت پوری ہویا نہو حدیث میں اس سی کا احروثواب سال بحر کے اعتکا ف سے زیادہ آیا ہے۔

یں ان ماہ ابریہ واب ماں ہرہے ، سان کے سیاری ہے۔ است سی است سے سیاری ہوئی ہے۔ است سی اللہ اور مصافح ہمی ہیں قامی کیا کر و رود پیٹ میں آیا ہے کہ جب دومسلمان مصافحہ کرتے ہمی تورحمت خدا وندی کے تشتر جھوں میں سے انہم ترجعے تواس کو طبتے ہیں جس نے مصافحہ میں ابت دار کی ہے اور ایک حصّہ دوسسے کو ۔

پاننو حد مسلمان بھائی کی عدم موجودگی ہیں بھی اس کی مدد کو سینی اس کی آبر و بامال پراگر وصبہ یا نقصان آسے تواس کومٹا کہ کیونکہ موسیق میں آیا ہے کہ جہال کسی مسلمان کی آبر وریزی ہورہی ہوتو جومسلمان ایسی وقت میں اس کی مدد فروائے گا اور جومسلمان اس کی بروا نہرے گا توحی تعالی بھی اس کی مدد فروائے گا اور جومسلمان اس کی بروا نہرے گا توحی تعالی بھی اس کی جو یہ وا نہ سنروائے گا ۔

مشانسن دهد - شرمیلوگول سیمی اس نیت سے مدادات کرلیا کروکہ اس طرح بران کے شرسے محفوظ رہوگے یحضرت عائشہرضی الشر تعبالی عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتب ایک شخص نے انحضرت کی الشرعلیہ و کم له ابودا کی ، سندمالے ۱۱ کے ماکم ، پھر بجائے سال کے دواہ ۱۱ کے حکیم تروی و الداشیخ ، حن لغیرہ ۱۱ کے ماکم ، پھر بجائے سال کے دواہ ۱۱ کے حکیم تروی و الداشیخ ، حن لغیرہ ۱۱ کے ماکم ، پھر بجائے سال کے دواہ ۱۱ کے حکیم تروی و

کے پاس حاضر ہونے کی اجازت جاہی، آئی نے فرمایا " اجھا آنے دومرا نغف سے اورجب وہ اندر آگیا تو آئ نے ایس نری وملاطفت کے ساتھاس سے باتیں کیں جس معلوم ہوتا تعاکہ حضرت دسلی الشملیہ وسلم) اس کی بڑی قدر کرستے ہیں ۔ حبب وہ چلاگیا توسی نے حضرت اصلی الشرعلیہ وسلم، ے اس کی دج پوجی تب آئے نے فرایاکہ برتر شخص قیامت کے دن دہ سے میں کی بدی سے مجنے کے لئے لوگ اس کوجود دیں " نیز مدمیث میں یا بے کر ص طریقہ سے مبی آدمی اپنی آبر و بچاہے وہ صدقہ میں شادی ر روال الٹر صلى الشرعليه وسلم كى نصيحت بسے كداؤكوں سے ان كے اعمال كے موافق ميل بول دكمو ـ البته مركارول كودل مين مگريزو ـ

هفتك هدر زياده ترمسكينول كياس اطمويليفو ، اورامرار كى محبت سے يرميزكرو ريسول الشملى الشرعليہ وسلم نے دعا تشندوائى بوك مر بارالهامیری موت وسیات مسکنت می کی مالت بی رکھیوا ورسکینوں بى كى جماعت ميس ميراحش وسنرما ئيو ؛ حضرت سليان عليل الم با وجوواس حا ہ وا قت دار کے حبیبی جوئی کی کوسیما دیجتے تواس کے یاس سیم جاتے اور فرمایا کے تعے کہ مسکین انے بہن کین کے یاس بیلدگیا؟ حضرت موی علیالسلام نے الترتعالی سے ایک مرتب دریا فت کیا کہ باالتہ می آب کوکهان دموزوں ؟ توحم مواکست سندل لوگوں کے پاس هشتل هد وحى الامكان انعيل كي ياس بطيوح وكيدري فائدہ بہنچاسکو یا جن سے دین کا کھے نفع جاسل کرسکو ، اور غفلت والوں سے

لے دارتطنی وماکم یصن وحیح ۱۱ کے ابن عساکر ۱۲

ے ابن ماجہ وماکم محیح س

عليوه دم و كيوبحه رسول الشملى الشرعليرولم فروات يبي كدم مرسيم بستين سے تنبالُ بہرے اور تنہائی سے نیک بخت پہشیں بہرہے یہ بہخیال کرو كراگرتم الي عن كے ياس آتے ماتے رمو جو ہر دفعہ تمہا سے كرے كا ایک تار یا ڈاڑھی کا ایک بال نوح لیاکرے توضرور تم کو اندلیٹ ہوگاکہ اس طرح پر توعقرب كرواختم اور وارهی ندارد موجائے كى اورتماس كے باس آمدوردنت ترک کردوگے ۔ بس ای طرح جس کی محبت میں حتر مراب معی دین کی کی ہو تواس سے میمبرکرو وریتصوراتعورا ہوکرایک دن ساما

د*ین بر* با دموماسے گا ۔

فوزين هد - مسلمان معاتی اگر بیاد بوتواس کی عیادت کیاکرو، الدانتقال كرجائے تواس کے جنازے کے ساتھ ماؤا وراس کے بعد مبی مبی کہ میں گارستان میں ان کی قرریو آیا کروا وران کے لئے ابعدال . تواب ا *ولاس*تغفار وطلب رحمت كرية رياكرو -

سيستعد راگران كوچينك آئے تويتر حمين الله كهواوراگروه تم ہےی بات پی منٹودہ کریں تونیک صسال و پاکرو۔

المختعسر جوابهمام لينفس كونغ ببنيانه ا ويضريس مجيان كا كرسكة بوتودي عام مسلمانوں كميسك لمحوظ ركھو ۔

خام متعلقين سے برتا وُمِن سِي اور مير رست تدوالعین بوی سبے ، مال ،

باپ ۱ ودسمسایه وغلام ونوکر وچاکرسسستعسلقین میں داحت ل حسیں ۔

له سبقى عن ١١ له خواتم بررم كس م يسبخمون مح مديثول كي م

ہے ہونکاح سے ہوں 11

رسولِ مقبول ملی الشعلیرولم فر کمت نے بی کہ قیامت کے دن سب سے بیابی کامقدمہ بین ہوگا وہ بہسایہ بول گے " لہ خابروس کے حقوق کا زیادہ خیال دکھنا جا ہے ، کیونکہ بہسایہ کے بیے ہوئے کئے کے اگر ڈھ سیاہی مارو کے قوم سایہ کے ایڈ دسیاں تجھے جا دُگے ۔ ایک عورت نہایت بارساتھی مگراس کے بڑوسی اس سے نالاں رہتے تھے ، رسول الشملی اللہ بارساتھی مگراس کے بڑوسی اس سے نالاں رہتے تھے ، رسول الشملی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوزی مسروا یا ہے تھے

يروس كي حقوق الك مرتب حضرت على الته عليه وسلم نه صحالة مصصنرايا حانتيمي بوسسايرك كنفيق بی ؟ اگرسهایه مددچاہے تومدد کرو ، اوراگر قرض ما بھے توقرض دو، اگرتنگدست بوجائے توسلوک کرو، اگر سمار پڑے توعیا دت کرو، اورانتقال كرمائ توجنازه كے ساتھ جاؤ ، اگراس كوكوئي خوشي حال بوتومبارک باددو، اور رنج مینج توتسلی دو ، اس کی اجازت کے بنیر ابنا مكان اتناا وني من بناؤكراس كوفاط نواه بوانه بيني سع ، اگركوني عيل خرمد کرلاؤ تواس میں سے لغزدمناسب اس کومبی دواوراگر نہ دے سکو تو چیکے سے گھریں نے جا و تاکہ دیمیسکواس کو حرص نہ ہو اس کے بعد مناسب ہے کہ تہارا بچ بھی میل سیکر باہر نہ نکلے کیونکہ ہسایہ کے بچکو حرص ہوگی تو اس كورنج بوگا ، اسى طرح اگر بازى برسع توا يك جيريروى كويمي بينياد جانتے ہوکہ بڑوس کا حق کس قدرہے ، بس سیمجلوکہ بڑوس کے حق وہی يوك كرس اسعس برق تعالى كانعسل بور

له مسبرانی مین ۱۱ که ابن ابی ستیبه ۱۲

شه مكارم الاخلاق حشدائعی وابواشیخ ۱۲

قرابت کے تقوقی از است داری کے تقوق کا بھی کھا فار کھو ، کیونکہ در است کے ہیں ، وکن مو مطابقت رکھتا ہے جی تعالی فرما تاہے کہ بوشنس دھ سے بل سکے گا میں اس سے سیل دیکھوں گا ورجواس سے تعلی تعلق کردل گا ۔ مسلوری کرنے والے کی عمیں برکت ہوتی ہے ۔ جنت کی نوشبوجو پائچ کو برس کی مسافت سے آتی ہے وہ تا لئے وہم کو ہرگز نہ آکے گی ۔ دسول عبول کی اس ملیہ وہم فرق ہے ۔ اور مال کا سی باپ کی خومت کرنا نما نوروز ، جی وعموه اورجہا دی فرسیل اللہ سے بھی اس ہے ۔ اور مال کا سی باپ کی برنسبت دو تیجند ہی ۔ فرسیل اللہ سے بھی اس ہے ۔ اور مال کا سی باپ کی برنسبت دو تیجند ہی ۔ مدین میں جم ہے کہ جو کھے دینا ہو ساری اولاد کو مساوی دیا کرو۔

خادم کے مقوق ان کو بھی کھلا کہ اور سے کہ ان کے متعلق خواسے ڈر و اور جو کھنے دور کھا کہ ان کو بھی پہنا وہ کہ ان کے متعلق خواسے ڈر و اور جو ان سے کام نہ لوا ور سے مجبولا کہ صاحب قدرت خواسے ان کو بھی پہنا وہ کہ ان کو بھی پہنا وہ کہ ان سے کام نہ لوا ور سے مجبولا کہ صاحب قدرت خواسے ان کو تمہا لا غلام بنا دیا ہے اگروہ چا ہتا تو تم کو ان کا غلام بنا دیتا ، جب کھا نالا کر تمہا لیے ساسے دکھے تو چو نکہ آگ کی تبیش اور دھوئیں کی کلونس ای نے برداشت کی اور تم کو ان تکلیغوں سے بچا یا ہے اس لئے اس کی دلدی کروا وراس کو شفقت کے ساتھ لیے پاس بھاکر رساتھ کھلالو ، یا کم از کم ایک تقمہ اس کے ہتھ برد کھ دوال ساتھ کے اور قدی ورکھ دوالے ساتھ کی بوداؤد دور فری وسن سے ان تک کھی اور دور کے دوالے میں بوداؤد دور فری وسن سے ان تک فرید کاری باتی رکھنا یہ معمون نجاری وسلم ۱۲

الطه دیث قدی ابودا و و و و ترخی رحسن ۱۱ کله دیشه داری باقی رکمهنا رمعنمون بخاری و سلم ۱۱ کله دیشه داری تعلی و طرانی میز ۱۳ کله طوایی میسی دیشه داری قطح کرنیوالا رموریت طرانی هده معنمون ابویلی و طرانی میز ۱۲ کله مسلم ۱۲ میسی دیشت ۱۲ کله مسلم ۱۲ کله مسلم ۱۲ کله مینادی ۱۲ کله مسلم ۱۲ کله مینادی ۱۲

بیارکے لیے میں کہوکہ کھالو ۔الیساکرنے میں اس کا ول خوش ہوجاسے گا اور تهاری وزت پس فرق نراکے گا۔اگروہ کوئی خطاکر بیٹے تو درگذد کرو ا ور اس كوغ درا ورحقارت كي فلسري مت ديجيو .

معاشرت وخوش کامی سے برتا ڈکرو ،کیونی بیلیوں کے ساتھ نیک برتا ورکھنے والول کے بڑے دسجے ہیں ۔ دیمیومنتدائے اُترت جناب رسول التعمالیّ علیہ دسلم اذواج مطرات کے ساتھ کسی خوش ملبی اورد ہج تی اور مجرت نرمی کابرتا وُفرائے تھے ۔ مدیثوں میں صن معاشریت کی بڑی تاکسیدا کی ہے ۔

دىنى دورت بنانى فضيلت انهين المول مي سيايك المسل يعى ب كراني كي يكيدين دو

اور حسب في الله كے درجے تجوز كراون محص الله كا واسط مبت مو يقامت كون ى تعالى اواز في كاكر مال بي وه بوفاص ميرے واسط محبت باہم ركھتے تھے آج جب كرميرے ساير كرموا تحبیں سانیہ یں ہے میں ان کو لینے سایر میں لے لوں گا ، مدیث میں آیا ہے کہ وُلْكَ كُرُد نُور كُمْ مَبْرِينِ بِراكِ جِماعت بِيقِي كَى بِن كِيلاس اور چېرے سرتا يا نورېول كے اور وه لوگ نني بي نرشب ديگرانبياروشهوا

> کے مسلم سشرلین ۱۱ له الودادُد وترضى ١٢ ہے سنن کری نسائی مضمون ابن حبان ۱۲

ان کی مالت پردشک کری صحافی نے عمل کیاکہ یا رسول اللہ ! وہ کون لوگ ہوں گے ؟ توآب نے فرایا کہ اللہ کے خلص بندے جو باہم اللہ کواسط محبت کرتے اور اللہ کے واسطے ایک دوسرے کے پاس مبینے اطعتے اور آتے جاتے ہیں یہ یا درکھو کہ ایمان کے بعد اللہ کے واسطے محبت کا مرتب ہے اور اس میں دو در سے ہیں :

منك لا درجه الرب كرتم سخف سے اس بناد درجبت كرتے ہوك دنیامی تم کواس کے ذریعہ سے الی چیز حال ہے جوا خرست میں مغید ہے مثلاً تأكر دكو لين استادك ساتع لم دين حاسل كرف كرسب عبت بے اور مرید کولیے مرت دسے دا وطریقیت علوم کرنے کی وجہ سے مجت ہی بلاستا دکولینے ٹاگردے ساتھ جومجبت ہوتی ہے وہ مبی اس بنا پر ہوتی ہو کدین کاسلسلهاس کی دجرسے مرتول تک میری طرف نسوب موکرماری ریوگا اور محدکو آخرت میں صدق واریکا اجمعے گا۔ اس طرح لینے خاوم اورمن کے سا تھاسی نیت سے مجست ہوتی ہے کہ ان کی خدمت اوراحسان کی وحبسے فارخ البالى حاسل ہوتی ہے اورا لمینان کے ساتھ عبادت وطاعت کی وقت نعیب ہوتاہے۔ بس پرسب الٹری کے واسطے محبت سے ،کیونکرکوئی دنیاو غرض اس محبت ہے قصونہیں ہے ،مگر میر بھی ہے بھرخاص اللہ کی ذاست مطلوبنہیں ہے ،اس لئے اعلی درجربیا سے کسی السے میا سے اورنیک له رشكم برك ويول مريمي اتا برجيه ما الله كممان تمسل ك وقت واي کی سینگری ا و داپی دمردادی دیمیرتحسیلدادکواس پردشک بوتا ہے اسی طرح حفارت انییا رملیم السلام اپی اپنی امت کے نکرین شنول ہوں گے اور یہ لوگ ان سے حیو لے درجیں ہونے کی وجرسے ان فکروں سے آذا دمول مھے ١٢

سندے سے بنیکسی دنی غرض کے صرف اس دحیہ سے مجت ہوکہ ہے شخص این محبوب بنی می تعالی کا مجوب ہے ، کیوبی معنوق کے کوچر کا کتا ہمی دوسر کتوں سے محبت ہواور اس محبوب بندوں سے مجت بنہ ہو۔ یا درکھو کہ رفتہ رفتہ تیجستی بہاں اس کے مجوب بندوں کے ساتھ لینے نفس کا سا اس کے موجوب بندوں کے ساتھ لینے نفس کا سا محبوب بندوں کے ساتھ لینے نفس کا سا میں ان کو ترجیح ہوتی ہے ۔ پس جتنا ہمی برتا کہ ہوتی ہے ۔ پس جتنا ہمی یملا قرمضبوط ہوگا اسی قدر کے سال میں ترقی ہوگی ۔

لغض في النب السابي بغض كا حال بي كرحق تعالى كے نافرمان

ندول سے عداوت ہونی چاہئے ۔ جن کویہ درحبہ نعیب ہوتا ہے ۔ جن کویہ درحبہ نعیب ہوتا ہے ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ کے نا وسران بندول کے ساتھا طفنا بیٹھنا اوران سے بات کرنا گھے جوڑھیتے ہیں اوران کی مورت نظراتی ہے تو آنکھیں بندکر لیتے ہیں ۔ رسول عبول می اللہ طلبہ ولم لے فی دعا مانگی ہے کہ خوا و ندا کسی فاری شخص کا مجد پراحسان نہ کرائیو کہ اس کے احسان کی وجہ سے میرے دل میں اس کی مجت او اسے ہو

حت فی اللہ ورنبن فی اللہ اسی کا نام ہے ، اوریش سلمان کو لیے مولا سے اتن بھی مجت نہیں جس کا اثر ہو کہ اللہ کے مجوب بندیدے اس کے مجب بن جائیں اور خول کے وہ ابنا دی سمجھے توسم منا چاہئے کہ اس شخص کے ایمان میں منعف ہے اوراس کو لینے خواہی کے ساتھ محبت نہیں ہے۔ ایمان میں منعف ہے اوراس کو لینے خواہی کے ساتھ محبت نہیں ہے۔

يوووووووووالها يَدُّ تُونِي اللهِ المهالم المهالم المهالم المهالم المالية المالية المالية المالية المالية المالية المالية الم

امر بالمعروف اور بی عن المنکر بیعنی وعظ ونصبحت کابیان

الترپاک فرماناہے کتم میں کھراؤگ ایسے بھی ہونے چا ہئیں جونیکی کی جانب بلاتیں اور اچھے کام کا حکم کمریں براتیوں سے منع کریں بہی لوگ مشالات پانے والے ہیں ۔

واعظوں کی بے روائی معصیت ہے اور سینے میں آیا ہے کہ حب بی اور اس محصیت ہے اور ان محصیت ہے دوک سے ہیں اور ان کو معصیت سے دوک سے ہیں میں دوک کے ہیں میں دوک کے ہیں اور ان کو معصیت سے منع ذکریں تو حق بیدالی ان برعذاب

مگرده کا بلی کری ا دران کومعیت سے منع ذکری تو یق تعالی ان بی خواب معلد نازل فرما سے گا یہ حضرت عائشہ منی الشرعنہ افرمانی بی کہ ایک ایسے قصبہ بی عذاب نازل ہو جیا ہے جس میں اطعارہ ہزار مسلمان آبا دیے، اوران کے اعمال انبیا رطبیم السلام جیسے تنعے ،مگرا تنا نقص تصا کہ اللہ لیے کا حکم اس کے مرائ سے دوکنا کہ ابداؤد معنون ترفری میج اس کے ایم بائی سے دوکنا کہ ابداؤد معنون ترفری میج اس کے ایم بائی سے دوکنا کہ ابداؤد معنون ترفری میج اس کے ایم بائی سے دوکنا کے ابداؤد معنون ترفری میج اس کے ایم بائی سے دوکنا کے ابداؤد معنون ترفری میج اس کے ایم بائی سے دوکنا کے ابداؤد معنون ترفری میج اس کے ایم بائی سے دوکنا کے ابداؤد معنون ترفری میج اس کے انہوں کی سے دوکنا کے ابداؤد معنون ترفری میج سے کے انہوں کے دوکا کے دو

ه يعنى قريب قريب ، ورند انبيا رتككي كاعمل نبي بيني كما ١٢٠

كى نافره نىيال دىھىكران كوغقة نەكتا تىماا درامر بالمعروف درنهى كالمنكر كوجيوت بوت تع إبذا بالك كرفت كئ . اكرتم كى مكريك في نامازكام ہوتا ہواد کیو کے اور خاموش بیٹے رہوئے تواس گناہ می تم بی سنریک سمع جا وَسِكُ ،كيو بحر غيبت كرنے والا ا ورسننے والاگناه كے اندرو واول بالالِيُّ كنابه كدول ميل ركهنا اسماح رشيى لباس ياسون كالموضى ميننے والے جس قدرگنا برگاریں ای قدر اور معیت کے درجی بین ان کے وہ یار دوست بعنی ان کے بال بیشینے ایمنے والے مسلمان بھی گذاب گارہی بچان کودیشی لیاس اورطسلانی انگشتری پہنے دیکھتے ہی اورمن نہیں کرتے ۔ اسی طرح ایے مکانوں می بیٹھنا حس کی دیواروں رتعویری ہوں ، یاایسی ملس سرکی ہوناحب ال کوئی برعت ہودہی ہو یاکسی مباحثہ یا منا ظہرہ کے ایسے یعلیے ہیں جا ناست قسم ا ورلغومشغله بوسب گناه ہے ۔ بس خوب مجدلوکه ان گنا بول کے موقعول پر مرون بخیاہی مرودی ہیں ہے ، بکہ جب تک مے تامل نعیمت مرور کے ا ورگنا ہوں سے ان کوروک نرویے اس وقت تک عبدہ برآ برگزنہوسکو گے ۔ یبی سبب سے کر گوششینی مبتر مجم گئی ہے اور حبایا گیا ہو کہ کرت اختلاط سے ضرورمعمیت ہوتی ہے ،کیو یک مسلمان کیا ہی تقی کیوں نم ہوجب تک ملا كرنے والوں كى ملامت كا نوت ول سے نهال اورگنا ہ ہوتا ديجھے تواس كو روك نه در كناه سيخفوظ نهيل ده سكا . غف ما منت حرام ب اور امر بالمعرون دنبی عن المستكر وا حبب ہے ۔ دوحالت لمي اس كا وجوب قائم نہیں رہتا ۔

میربی سخب کے کو بھالیے امرخ میں ہوکھا نیا رہنے گا اس کے بھی بھے اجرمی ایس میں سوت کا جائز ہونا اس شرط بہے کہ بدنی کلید بینی ماربیٹ یا مالی نقمان یا سکیت یا آبروریزی یا ایڈارسانی کابقین یا فالب ماربیٹ یا مالی نقمان یا سکیے بڑا بھا کہتے گئیں گے یا مجد کوا بنادشن سمجنے گئیں گے اور کھی دیتے ہیں دہ بند کھی اور آکندہ کو کی تکلید نے یا کہ کو کی تا تو کھی دیتے ہیں دہ بند کھی اور آکندہ کو کی دینی مسلمت وہیں دی کی توالے کو ہو ہے اور نصیحت کرنے کی وہ مسلمت ہاتھ ہے جا کہ دقعت ہیں دہ بند کھی میں وہ مسلمت ہاتھ ہے جا کہ دو تعت ہیں دہ بند کھی میں دہ مسلمت ہاتھ ہے جا در نصیحت کرنے کی مسلمت ہاتھ ہے جا در نصیحت کرنے کی دو تعت ہیں ہے اور منا ان خیالات سے خلاف شرع کا مربی میں کے دو تعت ہیں ہے اور منا ان خیالات سے خلاف شرع امر بیسیمی کے دو تعت ہیں ہے دور منا جا تا ہے دیں کو خوب مجمولا ۔

فصسل

واعظ کے خصائل اخلاق اندان واعظ کو می کی کابی اندان اخلاق اندان اخلاق اندان اخلاق اندان اخلاق اندان ان

علمار كأكنابون بركوت كرنا مجلى خالت رس كالعدم بوك می ای گناه ہے من کروں گا تو می کونز حقارت سے دیجھام اے گا ، اور ذمیری بایت کی ہے لوگ پروا مکنینگے اور نداس کناہ کوچوڈی گے ، تواہی حالت میں معیت کرنا واجب نہیے گا ۔ اور پر حالت اکٹران معیتوں کے معلق بیش آتی ہے جن کے مرتک فی اوعلماریا اليهادك بوت بي جياني آب كودنيدادا فيتقى مجت بي كيوبحا كركون شخف ان کونعیت کے قوان کوسخت ناکوارگذرتاہے اور وہ گناہ چیومتانہ یہ جس كوانبول في اختياد كيلي و الييموقع يرينيك كوت ماكزسع البترزيان سے بیرمبی نعیت کروینامتب ہے ۔اس کے ساتھاس کا بھی خیال دکھوکہ ابيى مكرنعيوت كرنا واجب بهيس را مكرخود وبالسي اطمأ نامرور واحب ہے ،کیونکر میٹارسٹاا نیاا متیاری حلہےا ورباختیار فوصیت کادیجستاہی معیت ہے ۔ بی جبال دوریٹراب جاری ہو یا فیبت ہوری مو یا ڈا ڑھی مندے بردن فیمتشرع فاحق فاجر سیے ہوں وہاں برگز زمیعو .

مخت ایزائے قوی اندیشیریہ نعل ہے بازد کھنے پرقدت قربوگر نصیح سے چیوٹ نا ابود اس کا غالب اندیشی ہوگہ اگر دست اندازی کی توضرور پراوگ محکوماری مے مثل کسی مجرشراب کا خیشیا ستار وغیرہ یا اورکوئی سامان لبود و عب رکھا ہوا دیکھوا و دیکن ہے کہ آگے بڑھ کر

اس کو توڑ بچوٹد و ہمگرغالب گمان یہ کہ الیسا کرنے سے ان کامالکتم کو ایزا سے بغیرباذ نیسے گاتواس صورت ہی ہی چپ ہود ہناجا کزیے ، البتریم سے کرنا

لەخلان شىرىغ س

بنے کی عرّت کا تواسٹ گارہونا خلوص کے خلاف ہے۔ ایک مرتب مامون رشید کو ایک واعظ نے کئی بات کی متی کے ساتھ نصیحت کی تو مامون رشید نے واعظ ہے کہا کہ ذوازی نے نصیحت کیا کرو۔ دیجیوتم سے مہتر نامع صفرت کی الشریخ برمجھ سے برترب وہ فرعون معرکی جانب المح بناکر میسیعے گئے اوران کو الشریع بالکا کا میوا * وَقَّوْ لَا لَیْ فَوْلًا لَیْنِ نَامَا مُوک اور اے ارون ؛ فرعون سے زمی کے ساتھ باتیں میری و ۔

حفرت امان ہے دوایت ہے کرا کے مرتب ایک نوجوال شخصی میولِ مقبول ملى الشعليه وسلم كى خدمت مين حا خربيوا اور كينے لگاك مجھے ذنا كرنے كى اجازت ديجة ـ الشخس كايكلم تن كرلوك اس كودًا نتنے لكے حِناب ولللم ملى الشطيرولم في مسرما ياكر جيوثرو ، اودات عن كي جانب توجر وكرفرايا كر يبال أو والدجب وتض باس آياتوآب في كماكر من تم اكب بات وجیتا ہوں، بعلا آگرتہاری مال نے زناکرے توکیا تمکوناگوارہیں گذیدے گا ؟ اس نے وض کیا کیوں نہیں گذیرے گا ، مرود گذیرے گا ۔ اس پر آب نے فروایا کر میرتم ی بتا ذکر دوسروں کوائی ما وں کے ساتھ الیا ہونا كيونكر كوارا بوكاء اس كے بعد آپ نے فرا ياكه " امجاتم ادى يى كے ساتھ اگرکوئی ایسافعل کرے توکیاتم کوبسندے اس اس نے جواب دیا کہ ہیں ؟ آب نے فروایاکہ میردوس ای بٹیول کے ساتھ اس کوکیول لیسند کرنے گئے ؛ یہاں تک کرآپ نے بہن او**ر پوپی**ی ا ورخالرسب ہی کا ٹام سیروریا نت فرایا اور یو*ل بی جواب دیتے ہے کہ میردوسر سادگ* ایخ دسته دارول کے ساتھ الیی بے حیال کیوں لیسند ک<u>ر نگ</u>ے۔ آخر له حفرت موی طیالسلام ۱۱ نه احسد وطبرانی می ۱۲

ير ورست كرحس سے زناكيا جائے كى كى مال يا بيتى يا مجومى يا خالة وضرور ہوگی اورجیتہیں لیے دسترواروں یں سے کسی کے ساتھ بھی زنا کرنا كوادانهيس بي تودوسم ي سلمانول كوان كركسي وسنة دارس تمهازان ا كراكيون كوادا ہونے لگاہے ؛ اس كے بعددست مبادك اس كے يين يردكما اود عاكى كرم خواونوا! اس كا قلب ياكسكو يجيِّ اوركشناه بخش دیجے اوراس کی سشر مگاہ کی مفاظمت وسسر مائے ہے اس کے بعد بمن ديجاكسب عنياده نالسنديده كناه اس كزوك زنابى تما. ايك يوجيع مي خريفنيل وحدّ الدّعليرس فنكايت كي كرحضرت سغيان بنعيين فاي تحذقول كرايات في في مستوم من توصوت يركب كر ال دیا کنہیں جی سفیان نے ایناحق لیا ہوگا اور دہمی ناتہام محرفوت مي مغيان كوياس بطاكرنهايت نرى سينعيست كي اورفرها ياكه إعاديلي! بماودتم اگربزدگشبین توبزدگول کے محب اور دوست دکھنے و لیے تو ضرور ٹی معلب یرکہ **اوگ ہو**ہ ای دمرویں شارہوتے ہیں اس لئے تم کوالیے افعال سے بچام است جس کولوگ جست بکڑیں اور بزرگوں کے نام يرعيب ليكاتي

واعظ كوعالم باعمل بونا جائم مركم المسلاح كرنى جائع كروكم المسلاح كرنى جائع كروكم المسلاح كرنى جائع كروكم المسلاح كون جائع كروكم المسلاح وف المسلاح وفت بوتا المسلاح وفي باعمل بوور خلاك بنت اور خلاق الدا يا كرون عامل بو فربود فن باس يم ولا يورب عامل بو فربود فن باس يم ولا يوب عامل بو فربود فن باس يم وتربي المركون عالم خود عامل مربع بوتربي المركون عالم كوربي المركون عالم خود عامل مربع بوتربي المركون عالم خود عامل مربع المركون عالم خود عامل مربع المركون عالم كوربي المركون عالم خود عامل مربع المركون عالم كوربي كوربي المركون عالم كوربي كو

چوڈ دینااورگناہوں کو ہوتے ہوئے دیمے کو کوت اختیاد کرناجائز نہوگا خوب مجدلوکہ پیخیال بھی ایک شیطانی وسوسہ ہے کہ جب تکنے دیویے عامل نہ بن جائیں اس وقت تک دوسروں کو کیا نصیحت کریں گے۔ اگر ایساخیال معتبر سمجا جاھے تو وعظا و رفصیحت کا سلسلہ مفقود اور در وازہ باکیل مسدود ہوجائے گا۔ یا در کھوکہ امر بالمعروف واجب اورضروں باکیل مسدود ہوجائے گا۔ یا در کھوکہ امر بالمعروف واجب اورضروں برید دوسرا دجو مستقل ہے کہ لینے علم پیسل کریں اورجس کام کی بھی پرید دوسروں کو نصیحت کریں اس پرخود بھی کا دین دموں ۔ بس اگر ایک واجب کو ترک کیا اور نو دبھی عامل نہ بنے تو دوسرا واجب ترک کرنا کیوں جائز ہونے لگا کہ دوسروں کو نصیحت بھی نہریں ۔



مَنْ وَمُوالِمُ الْمُلْمِلُمُ الْمُلْمِلُمُ الْمُلْمِلُمُ الْمُلْمِلُمُ الْمُلْمِلُمُ الْمُلْمِلُمُ اللَّهُمُ مَنْ اللَّهُمُولِ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُمُ اللَّهُمُمُ اللَّهُمُمُ اللَّهُمُمُ اللَّهُمُمُ اللّ

اتبارع سنت كابيان

چوبی اصل سعادت یہی ہے کہ تمسام حرکات وسکنات میں جناب رسول اللہ صلی الشریلیہ کو کہ کا اتسباع کیا جائے ، اس سے سمجہ کو کہ حضرت (مسلی اللہ علیہ کو کم کے تمام افعال کی دومیں ہیں :۔

اول ؛ عبادات ، مثلًا نماز ، روزه ، زكوة ، ج وغيرو.

دوم ؛ عاداست، مثلاً كمانا . پينا ، سونا ، احسنا بييمنا وغرو.

کامل اتباع رسول برسے کہ کامنان پرلازم ہے کردونون م عبادات اورعادات ونون میں ہوئی تعالی نے جس آبت عبادات اورعادات ونون میں ہوئی تعالی نے جس آبت

مبوس، روه وات وول به الموندي تعالى في جس آيت من المحفرت ملى الشعليه ولم كا بتاع كائم فراياب وال كوئ منيوس لگائى ، بلكري الرث وفراياب كر" بيغب به وي بين محدين الم في لو، استر جي نرس من كري اس سے بازا جا دُي سفيخ محدين الم في سام عمر من اس خيال سے ترد زنہ يس كھا ياكم جناب رسول الشمى الشعكية لم

کے تراوز کھانے کا اندازان کوعسلوم نہیں ہوا تھا۔ ایک بزرگ نے ایک مرتبہ موزوسہوا اوّل بائیں پا وَل میں پہن لیا تواس کے کعنا رسے میں جب تک ایک گون گیوں ضیرات نزکر لئے اس وقت تک چین سے نہ

ییٹے ۔معلوم ہواکہ کامل اتباع اور یوری سعادت مندی ہی ہے کہ عادتون میں جناب رسول الشرصلي الشرعليروسلم كااقتداركيا مبلت ،كيوبحه اس میں بے شار فائدے ہیں اور ذواسے تسابل میں ایسی نعمت عظی کا کھویٹھٹا بے وقونی ہے۔ ابہماس کاسبب اوریہ بات بیان کرتے ہیں کہ اتباع كامل مي كيا فائد عي رسنو! اس كي تين وجربي و-

اول برتهبين معلوم سے كرولب كواعفار سے خام تعلق سے والاعفا برن کے تمام افعال کا ازول کے اند مینچیا ہے۔ استاحب کک اعضار کی حرکات سکنات مداعت ال پرنهوں گئ اس وقت تک قلب کوم لماحیت اور نور می مال نہوگا کیونکرانبان کا قلب آئینہ کی طرح ہے ، اور آئینہ آفتاب کی رونی سے اس وقت روش ہوسکتاہے جب کہ اسس میں تین باتیں

أقل يكاس كوشيل كياجاك.

دوم په که اس کاچرهم صاف اورتنغا مند بو .

سوم يركه س مي مجهم بالكل نهو ـ

اس مل جب قلب کے اندینوں اوصاف موجود مول مے کو استا ننسانی کے ترک کردینے سے اس کی میقل ہوجائے گی ، اور ذکرالہی ہوات میں مغانی پیدا ہوگی ، اودا فعال اعضار کواعتدال پردکھنے سے اس میر کجی نہ آنے یا ہے گی ، تواس وقت بے شک اس میں تجلیات باری تعبالی کا انعكام عيوكا ـ

> سے حبم ۱۲ اء درسیانی ۱۲ تے مایت 11

> > که میرصاین ۱۲

ہے عکس ۱۱

9.

عادات محمديرك اتباعين اعتدال كريعن بي كبرجزكوان كيوقع يركها جائ مثلا جار منفعتِ دمنيه كي يحين الدار المستامين سائك سمت بين جاء مبله کوالٹرتعالی نے عرت بختی ہے ۔اس لئے تمام نیک کاموں میں خواہ ذكراللى بويا تلاوت قرآن اوروضوم ويادعار ، قبله كى جانب منهكيا حاسے. اور وانعال گمنیانے کے قابل ہوں مثلاً تعنا سے حاجت بینی بول و براز ا ورج أن ميں سركھولنا وغيرہ ،اس وقت اس جانب سے دُرخ بھيرليا جائے، الساكرنا چوبىست قبلى عزت كاقائم دكمناسے ،لېدايى اعتدال سے ديا مثلاً حق تعالى نے داہنى جانب كو ماتيں جانب بيشرون بخشاہے ، اس ائے تمكو سى اس كے شرف كابروقت خيال ركھنا جاستة كه اگر احجے كام كرسے شلاً كلامحبيراتها يا ياروق كمانا بوتووا سنا باتد، اوديسيل كام متلاً ستخاكرنا، ناكسبكنا يا بغرودسكس ثاياك چيزكو لاته لگانا بوتو يا يال لا ته أكر بمطاؤ، كيراببنوتواول دائس طون اورجوتا يبنوتواة ل واسنه يا وَل مِن بِبنوسجر مين جا وُتُواول داسنا يا وَل ركمو اورجب بام رَكلوتواول بايان يا وَن كالور الغرض برشے كريت كاخيال دكمناعدل اورانصاف كهلاتا ہے۔ اوراس ظاہری اعتدال سے قلب بمی معتدل اورستوی بوجارے گا۔ اگریر دمزتہاری محدمی نہیں آیا ہے قوتجربر کے دیجیو ، اوراس کا توتم نے بھی تجربرکیا ہوگاکہ جو لوگ ہے ہولنے کے ٹوگر ہوتے ہیں ان کے ٹواپ بھی اکٹرسے ہوتے ہیں ، اور جو لوگ حبوط اوسلے ہیں ان کی خوابیں بھی زیا دو جوتی ہوتی ہیں ۔ کیوبحراست کوئی سے قلب میں اعتدال اور درستی و استقامت آ جاتی ہے ،اور دروع گوئی سے اس میں مجی بیدا ہوجاتی ہے۔ دکھ وجو یک شاع اکثر حجوتے اور لغوتخی اس کے عادی ہوجاتے ہیں اس لئے ان کے قلب میں مجی بیدا ہوجاتی ہے ۔ لبذا جہاں تک ہوسے قلب میجوئے خیالات کو جگہ نہ دوور نہ دل کا اعتدال ہاتھ سے جاتا ہے گا۔

خیالات لوجد نروورند دل کا اعدال جھے جا ہے ہو۔

حود سرل رکھن یہ ہے کہ دوائیں دقیم کی ہوتی ہیں ۔ بعض وہ کرن کے
اثر و تاثیر میں منامبت ہے ، مثلاً شہد چونگرم ہے اس لئے گرم مزاج والو
کونقعان دیتا ہے اور مرد مزاح والوں کو لغی بہنچا تاہے ۔ اسی دوائی تی بہت کم ہیں کیونکر اکثر دوائیں دوسری قسم میں داخل ہر بعنی وہ دوائیں کرن کی تاثیری مناسبت سے حلوم ہیں ہوتی ہاں کا نام خاصیت ہے ۔ اور ظاہر ہو کہ ہرنے کی خاصیت یا توالبام سے معلوم ہوتی ہے یا وہی سے یا تی سے ۔ مشلا معنونیا دست اور ہے اور گوں سے مغراکو کھینچ لیت ہے ۔ یا مقناطیس کی خاصیت ہے کہ لوہے کو ابنی جانب کھینچا ہے ۔ ید دونوں تاثیری تجربہ ہے ۔ یہ خاصیت ہے کہ لوہے کو ابنی جانب کھینچا ہے ۔ یہ دونوں تاثیری تجربہ ہے معلوم ہوتی ہیں ۔

معلوم ہوتی ہیں ۔

ای طرح اعمال وا فعال کی تاثیری بی دوی طرح کی میں بعنی بعض عال
میں اوران کی تاثیروں میں تومنا سبت کھی ہوئی موجود ہے مشکا نفس کی خواشو
کاپورا کرنا اور دنہوی لذتوں کے بیچے پڑجا نامضر ہے میں کی حکومی جب مرتے وقت
دنیا سے دوانگی ہوگی ، اور ظاہر ہے کہ یہ ایک نہ ایک دن ضرور ہونا ہے، تو
اس وقت ضروران لذتوں کو حجو ٹرتے ہوئے حسرت ہوگی اور جب کچیئ نہ
بڑے گا توصرت ہمری نظروں سے دیجہ تا ہوار خصت ہوگا ۔ پس لذتوں میں
بڑنے اور ان کے نقصان وضروی منا سبت کھی ہوئی ہے ۔
یا مثلاً ذکر الہی مفید ہے ، کیو بحہ ذکر کے سبب سی تعالی کی معتبر

17

مال ہوگی اورم وفت کی برولت مجست سیداہ گی۔ اورمجست خداد نری کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آخرت کی با مُوار لذتوں کا شوق ہوگا ۔ ابدا دنیا سے جاتے وقت کمچہ بھی صرت نہوگ ۔ بلکہ لیانے مجوب سے ملنے کے شوق بین نہی خوشی دوار ہوگا ہیں ذکرالٹرا وواس کے ٹمو واٹر میں ہمی مناسبت ظاہر ہے ۔

البتردوس قم کے اعمال اوران کی تاثیری کی مناسبت لوم بسی ہوتی ، اوریہ وی خاصیت ہے ہودی اور نورنوت کے علا وکھی طرح بمی لوم نهیں ہوسکتی ، اوراکٹراعمالِ ضربعیت ہو بحال قیم میں داخل میں اسے زا جبتم دیکیوکر دمول متبول ملی الشعلیہ وسلمنے دومباح کاموں میںسے با د بود دونوں پر قدرت ہونے کے ایک کوترجے دی ہے مشلّ استخاراتیں التعب مى كريخ تے موم بائي التوكاس كام مي لگايا ويسيد ح التحكوعليمده ركعاب . تورعامت ب كرآب في مناصيت معسلي وسواكري الياكياب اوم وواس مي كوئى خاص نع ب حس كوبرشنى نہیں تمدیمتا ہتجب کی بات ہے کمحدین ذکریا طبیب تیروں اور اوٹیوں ک بوخاميس بتلئ وه وبابون ويرا اودب موي محميم مان لم جائي ا وديتيالبشرحمرين عبدالشرعليافضل القتلؤة والسّلام نودنبويت اوروى مثاني سے اعمال کی جی خامیتیں میان فرائی ان کوندمانا جاسے اور خلاف عمل بّا ياجلنے مسلمانو! يعين جانو كه طبيب دوحانی جوكيرس كرسے كا ضرور اس میں نغے ہوگا اگرچہ اس کی معلمت تمہاری عمّل اورعلم میں زاسے۔ تبسس أرمن يرب كرانسان مانورول كى طرح أزاد اور يكازنبي بيداكياكيا بكراس كواشرف المخلوقات اودشريعت كابابندبنا يأكياب. اس لئے تم کومناسب ہے کہ کام کرومنّت کے موا فی کرو ، ٹاکٹنس مخوم اور شی بالیے ، اور فرشتہ خصلت بن جاؤ ، اور ای مجوکہ بندگی بچارگی کانام ہے ۔ اس سے بندہ کو چاہئے کہ جوحرکت بھی کرے وہ اتبائ کول میلی اللہ علیہ وسلم کی نیت اور سینی بسرے بھم سے کرے تاکہ آثار بندگی ہر وقت فا ہر بوت تربی اور ہر دم ریاضت واطاعت کا اجرملتا ہے ۔ پابندی وہ جیزے کہ گرف مضاکوئی شخص ابنا تسام اختیارکسی جانور کے باتھی موالت میں ہوگا ہوسے ابائی نواہش برطی ہوسے ۔ نواہش برطی ہے ۔

ید فاقی آ اخارہ کا مشرکی گروض ہے مال ہو سکتا ہے،
خوا کی مار موج مقر موج اسے کو بحداس کا جومقعود آلی ہے کہ ایک خاص الز
کی پابندی ہو، یہ مود پر حاسل ہے آوسٹراکٹ مخلفہ کے احکام بدل جائے
پرجی یہ فائرہ خاص محفوظ رہا ۔ نجلات اور دوسرے فائدہ کے کہ حکمت اور
خاصیت ایک متعین جزیب اور وہ اختلاف متراک سے بدل نہیں تھی ۔ بب
اگرتم تینوں دمزوں پر آنجی حاسل کر لوگے توتم ام حرکات وسکنات بی اتباع اسنت کی ضرورت تم کو واضح ہوجا ہے گی ۔

عبادات للناع منت بلاخر حطنا علائم من التاع منت كارفيد على الما قت على من المائد من الم

اعمال کوعبادات سے تعلق ہے اوران کا اجرو آواب بیان کیاگیاہے ،ان میں بلا عذر اتباع جوڑدینے کی توسوارے کھنٹرخی یاجما قت جی کے اورکوئی وجہ

لین کی عادت ہو ہ سنہ پرستبیدہ ۱۱ سے ظاهیسر ۲

بى محدين بين أتى ، مشلاً دمول متبول ملى الشرعليروس لم ف سنرايا ب كم "جاعت سے نماز رہے میں تنہا نماز رہے پرسٹاکس درج نفیلت ہے " اس کے ملنے کے بعداگر کوئی مسلمان باکسی مقول عذیہ کے جاعت کی نمساز ترک کرے قواس کا مبب یا تواس کی حاقت ہے کہ اگر کی گئی دو بیر جوا کرایک پیسے تواس کواحق بتاہے اودخود تائین خیلتیں چوڈ کر ایک پراکتھار كرا توبوقون مهواء اوريانعوذ بالشريخيال بع كدمول عبول ملالله عليه وسلم كايداوت ومض انتظام مسلحت كى بنا مسيع تاكداس رغبت ولوك ایک مگر جی بومایاکریں کیوبحر شائیس کے مددا درجاعت سے نماز بڑھنے ين كوئى مناسبت نبين علوم ہوتى يس اگر خلائخ است ايسا خيال بي توب كغرب اودكغر بعى السائنى كداس كى اطلاع الناكي كوي بسس سے ـ الكوں كاليسامال بوكياس كداكركونى طبيب ياديّنال يانجوى كونى بات برامع تواس کی وجہ خوا مجمعیں آتے یا ما آسے اس کوفوراتسلیم کرلیں گےسکن نی ملی اللہ عليه وسلم كے قول میں مناسبت موسلتے ہیں بھلا اگر كوئى نجوى يوں كے كرسائين دن گذرنے برتم کو ایک معیبت کاسامنا ہوگا کیو بحر تبدا معطالع اور دمل ستائيس درجه كابعرب اوربردوزايك درجه كم بوكاس نع اگرابنا معلاجاستة بوتوگوش بيط دبوا و دبا برنكو راس كوشنكربيك تمكر كے بیدند بوبا دسے اورسب كاروبار صور مبيوے ، اوراكركون محمات می که اسے میال ایک درج کواور ایک دن کومناسبت کیاہے ؟ اور معییت اور زحل میں کیا تعلق ہے ؟ نیز باہر مذیکلنے اور معیبت کے مل جانے میں کیا علاقہے ، یرسب واسیات باتیں اور خومی سنا توں کے مکوسے بله بخاری سلم، ترمذی دنسائی، ابن اجر، احمد، الک ۱۱ که علم شل وال بی تحیم مبیاعلم ہے ۱۲

بی اس کاخیال ہی مت کرو ، توتم اس کاکہنا کہی نہ مانوگے ا وراس کواحق وبرو توف ا ورعم مح م كالمرسم موسك ميرافوس صدافسوس كريول المسالله عليه وسلم كے بتارے ہوئے اعمال میں تمام مناسبتوں كو بمعنا جا ہتے ہوا ور اگر منهم میں آئیں تومنکر و مداعتقاد ہے جاتے ہو۔ تم ہی بتا و کد کیا کی خراور ابحا درسالت بہیں ہے ، حالا بحران عبادات کا مؤثر ہونا تجریہ سے بمی حلوم ہو جیا ہے۔ اور پیمی ضروری ہیں ہے کہنی کی دی ہوئی خروں کی مناہیں ومسلمتیں سب ہی کومعلوم ہوجا یاکریں ۔ معبلاس تم سے پوچیتا ہول کم اگرطبیب کوئی دوا بتاسے اوراس کی خاصیت تم سے بیان نرکرے ، پانچومی كسى آئنده واقعه بركوتى حكم لكاست اوداس كى مناسبت تم كونها مع توكيا اس كى مات منظونه بي كريت بمكرافسوس كرني ويسول اصلى الشيطير ولم كويئ رومانى علاج وخديمائيس اوراس كىمناسبت اودخاصيت نرتبالتيس تواس کے اورکیا ہے کہ خوی اور طبیب ہو بچہ موجودہ زندگی کے متعلق علاج بتا رہے ہیں، اوراس زندگی کے ساتھتم کومجت ہے، لہذا آنے والی معیبت یامونی کے فکرمی اس کی وجدا ودمناسبت يوجين كابوش ككنبس يستا ، بلكدس برس بعد كنوالي معيبت كاآج بى سے فكروا تظام شروع ہوجا تاہے حالانكہ ومحض موہوم اوداييے لوگوں كى بتائى باتيں ہيں جن كا ہزادوں دفع چيوے تم خوداً زاچكے ہواور جو ملحے ملحے مرالیں باتیں تاتے در بدر ماسے ماسے میرتے ہیں۔اور نی پونکه طبیب روحانی ہیں اس لیے قلی امرامش کا علاج ا و روائی صحت کی تدبرستلاتے ہیں اولاس کی مطلق بروا ہیں، مسکونہیں، اندلیشے نہیں۔ بلكرآنے والی آسندت كى زندگى كاجىيانىتىن ہونا ماسئے وہقين ماسل

بی نہیں اس کے منامبتیں پوچھے ہو، الشرتعالیٰ ایس عفلت سے بجائے جس کی دہر سے عبادتوں ہیں بھی اتباع رمول میں الشرعلیہ وسلم نہونے۔ مفاصیت اعمال میں ضعیعت میں الشری بھی کوئی مدین واد دہوئی مربعی عسک کی رفاع منا مرب سے میں کوئی مدین واد دہوئی مربعی عسک کی رفاع منا مرب سے بھی استاد منا مرب سے بھی استاد منا مرب سے بھی دہوں وہراافتدار

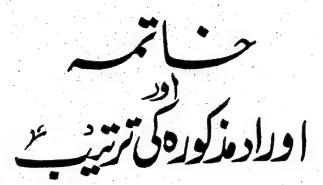
کرلیاکری مشا دسول عبول می الشعلیه و می است کا شنبه و این می الشخبه کے دن محین گوانے سے برص کا نوایت ہے جس کا نتیج رہ ہواکہ بھی کو معین کی کا نتیج رہ ہواکہ بھی کو معین کی کھنے کے دن محین کا نتیج رہ ہواکہ بھی کو معین کی کھنے کے دن محین کا نتیج رہ ہواکہ بھی کی مستلا ہوگئے ۔ جند دوز بعدا یک شب کو دسول الشم کی الشہ علیہ وسلم کی زیادت سے مشرون ہوئے اور مرض کی فتکایت کرنے تھے تو صفرت ملی الشہ کا دن محینے کیوا گوائے معلیہ وسلم نے وسنے مرما کی اور مرض کی فتکایت کرنے کا داوی صفیعت تھا ۔ متعین کا داوی صفیعت تھا ۔ موں کیا کہ یا دسول اللہ اضطاب است نے درایا کہ مدیث تو میری نقل کرتا تھا ۔ عوض کیا کہ یا دسول اللہ اضطاب کو مرمن کا دائش میں تو بر کرتا ہول ۔ ہے مشکر جنا ب دمول اللہ میں ذرائے ۔ مسلم کا دومین کو آئی کے کھلی تو مرض کا نشان میں ذرائے ۔

اک عورت آنخفرت کی الشعلیہ وسلم نے فرما یا کیمے کے عصرے بعد سوجا نے سے عقل کے جاتے دہنے کا نوٹ ہے ۔ او دا یک عثریث میں گا ہم کہ سیمن سخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے توجیب تک اس کو دارست کے حاکم دیری میں ہے ۔ او دا یک السمہ ٹوٹ جائے ۔ منعین ہو تے سلم ہو کے حاکم دیری میں ہے ۔ او دیری موقوعیت میں متحا او دبیان تحا خاصیت علی کا طال او درسان کا عامل کا معرال کی استمالی استمالی اور دران کا میومل کونا ہی احتیاط کی بات تھی ۱۲ (مولانا تحانوی دھے اللہ)

ذکرالے تواس وقت تک صرف ایک مجو تا پہر سکر مرگز نہ ہے ہے۔ اور دوسری عدمت میں ہے کہ " زجہ کی اقل خوراک ترکیجور ہونی چاہئے اوراگری نہ ہو تو خشک چھوا دائی ہی ، کیون کہ اگراس سے مبترکوئی غذا ہوتی توحق تعبالی علیاں دوح اللہ کے پیدا ہونے پر بی بی مریم علیالت مام کو

د ب ساد و بالشمل الشرطيد و اسرمات بي كرجب كوئى تهاك باس مثمائى لائ تواس مي سے كچه كھالياكر و اور توست بولائ تولگالياكرو يو اس ميں مناسبتيں نظولو ، اس ميں مناسبتيں نظولو ، بيرون وحب را مان لو . كيونكر ان امور ميں بيث ماداسسراداور دو وسيس في مناميتيں بير مناسبتيں ميں ميں ميں بيرون ميں ب





فرکوره عبادتوں پر ایس عبادیں جع ہوسی ہیں۔ بیسے نمازدونه اور اور تلاوت کلام الشرکی نیوں عبادی وقت میں بین بر مشلارونه وار شخص نمازیں قرآن نفرلین برسے تو دیجیوا یک ہی وقت میں تینوں عبادی مصل بہوری ہیں۔ اور پیض عبادت دوسری عبادت کے ساتھ جح نہیں بوسکتی مشلاً ینہیں ہوسکتاکہ ذکرالئی بھی ہوا ور تلاوت کلام الشرہی ہو، یا مسال نوں کے حقوق کی خرگسیدی بھی ہو۔ اس لئے مشاب سے کہوات دن کے جبیر گفتوں پران مختلف عبادتوں کوتقسیم کرلو کیونکہ سے کہوات دن کے جبیر گفتوں پران مختلف عبادتوں کوتقسیم کرلو کیونکہ اوقات کا انفیاط ہونے سے مہولت بھی ہوجائے گی اور چوعبادت کا مقصود ہے وہ بی مصل کی ہوجائے گا ہوجائے گا۔ مقصود ہے دہ بی مصل کی ہوجائے گا ہوجائے گا۔ مقصود ہے دہ بی مصل کی اور جبیان کا فائی سے بیزادی اور فرمی ہو ہوئے گا۔ مقصود ہے دہ بی مصل کے اور جبیان کی کا فرائی سے بیزادی اور فرمی ہو ہوئے گا۔ مقصود ہے دہ بی جبیدا ہوجائے گا۔

یا در کھوکہ دنیا آخرت کی تعیی ہے اوراس عالم فانی کے بیداکہ نے سے مقعود ہے کہ انسان می تعالی سے مجت کرے تاکہ آحضرت کی خوبی اس کو مکسل ہو۔ اور چو بحر محبت بغیب ومع وفت کے ہونہ یہ سے اس کے معرفت المی مقدم اور خروری ہے۔ اور معرفت ما ل کرنے کا

طيقيهي بروقت تتتعالى كحدصيان اوريادم يشنول تعاود پوئوتنی بی عیادتیں ہیں سب دصیان ا دریادی کی فوض سے ہیں، اور إ ان كومخلف اقسام كا عبادتول كيختلف لقبا تاكبروقت ايك ط زكى عبادت مي شنول بسنے سے دل كھىب وانہ جاسے ا ودنزاگربروقت ایک ہی عبادت کی جاسے گی توطبیعت اس کی خوگر ہو جلے گی اورعا درت ہوجانے کی وجہ سے قلی اثران سے جاتا ہے گا،اس لئے برعبادت کے لئے میرا وقت تجویز کراپیا صرودی ہے ۔البتہ جولوگ فناا وتشتغرق بوجاتيں ان كوترتيب وتقيم كى خرورت نہيں سے كيونكراس مرتبه می پنجی کا کسپ عبادت رہ جاتی ہے اور پروقت ذکر پیں شنولی ہوتی ب مگریه درجرایسانهیں کر سخی اس کومال کرسے ، اس لے تہری ا وقات منفيط كرنے كى نہا يہ خرودت ہے كم فلاں وقت سے فلاں وقت تک یہ عبادت ا وراس گھنٹہ سے اس گھنٹہ تک برعبادت اوروں كويرا ودلات كوبر والبتداكرعلم دين يشعته يرصات يبو ياكسى عجر كم حاكم بوا در دعایا کی حفاظت می شنول موتودن میراس مین شغول رہنا دومری عباد توں سے بہرہے کو بحظ دین ہی کی برولت حکم الہی کی تعظیم خاسل ہوتی ہے اور جو نفع اس تعلیم یا منوق کی حفاظت و گھبانی سے او کو ل کو

ملال معاش سے بال بجال افتحلقین کا بریٹ بعرنا بھی عبادت برنی وہوں ہے۔ محران مالتوں بی بھی ذکر اللی سے علیمدگی مت اختیار کرد ، بلکہ جس مارہ کسی حدید معثوق کے مواص کام میں محصنول موتا ہے۔ اور دل بوتا ہے بحالت مجودی صرف ہا تعربا کال سے شخول ہوتا ہے اور دل ہروقت معثوقہ ہی میں بطاریت ابوال طرح تم بھی جس کام میں بھا ہے شخول ہو استان کو انجام دو محردل کو تی تعالی ہی کے خیال میں معروف در کھو۔ معروف در کھو۔

حضرت بن الحاس خمقانی رحمۃ الشرعلیہ ہاتھ سے کسب کرتے اور محنت مزدودی سے مال ماس کی کرتے اور دوری سے مال ماس کی کرتے اور دوری سے مال ماس کی کرتے اور دولاب ، سوان ہیں سے بین چنریں مرحمت ہوئی ہی ہے اور زبان محلوق کے واسطے تاکہ پھائی ہاتھ توکسپ معاش کی لئے ہے اور زبان محلوق کے واسطے تاکہ پھائی اور جا کری ماور قلب دنیا کے می شخص کا بھی نہیں ہے بلکہ موقت اس کے صفوری ما مار ہے ہے کہ ہو قت اس کے صفوری ما مار ہے ہے کہ ہو قت اس کے صفوری ما مار ہے ۔ اعمال ظاہری کا بیان صنع ہوا جمل کرنے والوں کے بیائے افٹا اللہ تعمال ناہری کا بیان صنع ہوا جمل کرنے والوں کے بیائے افٹا اللہ تعمال ناہری کا بیان صنع ہوا جمل کرنے والوں کے بیائے افٹا اللہ تعمال ناہری کا بیان صنع ہوا جمل کرنے والوں کے بیائے افٹا اللہ تعمال ناہری کا بیان صنع ہوا جمل کرنے والوں کے بیائے افٹا اللہ تعمال ناہری کا بیان صنع ہوا جمل کرنے والوں کے بیائے افٹا اللہ تعمال ناہری کا فیائی تعمالی تو فیق مرحمت صنع واسے ۔



وويلى قام

مَن مُومِ الْحُلاق كَى تَفْصِيلُ؛ اور طهادمتِ قلب كابسيان؛

الشرتعالی مسراتا ہے کہ جسنے اپنا قلب پاک بنالیا وہ اللہ کو سپنچاہ اور دسول مقبول مسل الشرعلیہ وسلم منسریاتے مسیں کہ مہارت نعمف ایران ہے ہوئی ایسان کے ذکو سبز ہیں بینی قلب کا ان نجاستوں ہے پاک کرنا ہوئی تعبالی کو نا پسندہی اوران نوبی استوں ہے اک کرنا ہوئی تعبالی کو نا پسندہی کو ایک نوبی کو ایک میں ہوئی ہی گوائی ہی کو ایسان کا ایک جزومے اور طاعت سے زینے آرائش اس کا دوسرا الکو ایسے دہنے آرائش اس کا دوسرا الکو ایسے دہنے آرائش جن سے قلب کو پاک رکھن امروری ہے یہ دوان کے اصول بھی دی ہیں ہونے بی میں سے مرایک کو جو اجرا ہیا تا ہے۔

ي المالية

كثريد كالما وروض طعا كابيان

نیاه کمانا اوربیت معرفے کی ہوس بسیول گنا ہوں کی برہے کیونک اس سے جارا کی خواہش بڑھتی ہے اورجب شہوت بڑھتی ہے توال حال كسف كى خوابش بوتى ب كيوى شہوي ال كے بغير لورى نبي بوسكتيں اوراس كى بعد طلب جاه كى خوائش ہوتى سے كيو يح جا و كے بغير مال عال ہونا دشوارسے ،اورجب مال وجاه کی خواش سیدا ہوگی تو تکبر، سا، حسد، كينه ، عداوت عرض ميتيري اختيل جي بروماني كي اوردين كي تباي كابوداسامان اكمعا بوجائكا - اس ك صديث مي سبوك كازياده فغيلت آئى ہے ۔ دمول تبول ملى الشرعليد وسلم مسرط تي مي كم اوى كيلئے معرفے کے واسطے بیٹ سے زیادہ کوئی ٹرابرتن نہیں ہے ، ادی کو ضرور کے لئے توجند لمنے کانی ہیں جن سے ذندگی قائم اور کم مغبوط ہے ، اوراگر اس سے زیادہ ہی کھانا ضروری ہے توبیٹ کے تین متے کرینے پیاسیں كرتبائ صدكمان كيلة بواوتب الأحتهان كيسك اورتب الكصة سانس کیسنے خالی چوٹ دیاجائے۔ نقلیل طعام کفوائر میں فائدے تو مثیاریں گریمان میں سے چند رہے فائدوں کا ذکر کرتے ہیں بن کو اس کے فوائد میں سے چند رہے فائدوں کا ذکر کرتے ہیں بن کو اصول کہنا جائے اور درحقیقت آخریت کی سعادت کا حاسل ہونا انہیں برموقون ہے ۔

ہونا الہیں بر تو وق ہے۔ اق ل بر قلب بیں مغائی اور بھیرت میں دوشی ماسل ہوتی ہے کیونکہ پیسے ہم لینے سے بلالے ہیں ابوتی ہے اور قلب کی آنکھیں انہی ہوجاتی بی اور ذکا وت جاتی رہی تومعرفت الہی ہرگزماسل نہیں ہوسکتی ۔ بی اور ذکا وت جاتی رہی تومعرفت الہی ہرگزماسل نہیں مزاآ تا ہے ، کیونکہ جب یہ تو برو خالی ہوگا تو لینے مالک کے سامنے سوال والتجا راور دعا رکھنے میں لطف آئے گا اور نوٹ وخت یہ وانکسار سیدا ہوگا ہو معرف کے میں لطف آئے گا اور نوٹ وخت یہ وانکسار سیدا ہوگا ہو معرف کے

عال کرنے کی گئیسیاں ہیں۔ مال کرنے کی گئیسیاں ہیں۔

سوم پر رکشن نس دلیل اورخلوب بوجا تا ہے اورظا ہرہے کہ جب شمن خواکوشکست ہوئی اورخفلت کا دروازہ سند ہوگیا توحی تعالی کی جانب توج ہوگی اورسعادت کا دروازہ کھل جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسوائی قبول سلی الشرعلیہ وسلم پروٹیا بیش کی کئی تواکب نے منظور ہیں حب رسوائی اور اول عن کیاکہ بار الہا میں چا ہتا ہوں کہ ایک ون ہیں ہے معربے تاکہ شکرا داکروں اور ایک دن فاقہ ہوتا کہ صبر کروں۔

برے بار مرور روں رور ہے۔ وہ اس کا کھینیوں اور مذاب کی کلیفوں کا دنیا ہی میں پہرارم برآ خرت کی معینیوں اور مذاب کی کلیفوں کا دنیا ہی میں کی مرد اربوکر ڈرے اور طاہر میں کی میوک سے زیادہ انسان اپنے منس کوکوئی عذاب ہیں پہنچا سے تا

لے مصنی اور طبیعت کاکتد ہونا ۱۱ کے الٹرکاڈر ۱۱ کے ترفزی ۱۱

کیونی اس می کی قیم کے تکلف اور سامان فرایم کرنے کی حاجت نہیں ہو اور جب بھوک کی وج سے عذا ب الی کا ہروقت مشاہرہ بھا گا توی تعالی کی معصیت کی جانب توج بھی نہوگی اور نا فرانی کی جرات نہوسے گی ۔

وی معصیت کی جانب توج بھی نہوگی اور نا فرانی کی جرات نہوسے گی ۔

وی محصیت کی جانب میں کو در ہو جاتی ہیں کہی نواہش کے پورا ہونے کی ارزونہ میں رہے اللہ علیہ فرات میں کہ جب بھی تیں ہے جہ سے صادر ہوا یا کم سے کم گنا ہ کا قصد توہ ہی کیا ۔ حضرت عاکشہ صداح ہوئی ہیں کہ " رمول مقبول صلی اللہ علیہ دسلے کیا ۔ حضرت عاکشہ صداح ہوئی وہ بیدے بھرکھا نا ہے ہے ہیں ہو جب سلمانوں کے بیٹ بھر سے بھی برعت ہوا بجا وہوئی وہ بیٹ بھرکھا نا ہے ہے ہیں کہ وہ بیٹ بسرکھا نا ہے ہے۔ بسر کے بیٹ بھرکھا نا ہے ہے۔ بسر کے بیٹ بھر کھا نا ہے ہے۔ بسر کھینے کے بیٹ بھرکھا نا ہے ہے۔ بسر کھینے کے بیٹ بھرکھا نا کے بیٹ بھرکھا نا کو دنیا کی طونت کے کھینے کے بیٹ بھرکھا نا کے کہ بیٹ بھرکھا نا کے دنیا کی طونت کے کہنے ہے۔

اول عبادت کی ملاوت جاتی ہیں۔ دقع محمت وفراست اور دیکاوت و نود موفت کا حاسل ہونا و شوار پڑگیا۔ مقع مخلوق خوا پر شفقت اور ترس کھانے سے محروی ہوئی کیون کی سب کوا پناہی جیسا پیٹ محارہ واسمجسا۔ چہارم معدہ بھاری ہوگیا۔ پنج خوا ہشاست نفسانی زیا دہ ہو محمت سے کے بخاری کتاب الفعفاری ، ابن ابی الدینیا کتاب ابورہ یں ، ا

اورشتني بيرحالت ہوگی کہ سلمان سے دوں کی طرف آ رہے ہوں سے وربیریت الخلا حارط ہوگا ،الٹرے بندے بیت الٹرکا چگرلگاہے ہوں گے اور پرکوٹیوں کا گشت کررہا ہوگا .

م منتم ہر دنیوی تفکرات کم ہوجا کیں گے اور فکرمعاش کا بار ملبکا ہوجائے گا ،کونکرجب مبوک کی عادت ہوگئ تو تھوڑی سی دنیا ہوناعت كريے گا اوربيٹ كى خوامش يوراكرنے كو دومروں سے قرض ندنے گا ، بلكہ ليغ بي نفس م قرض ما كك العنى اس كوخالى سكے كائش اله اله يمانا م ت جب كهاجاتا تعاكه فلان جزرگران بوكئ تويون فرادياكسته تع كر ترك كردوا وداس كى خواش چيورگراس كوارزاں بنالو يواس سے زيارہ ستى چيز

کیا ہوسکتی ہوکراس کوخریدای مذجائے۔

چنخصم سیری ا ورندیاده کعانے کالوگول كوعادت يرى بوكى بحاس لخ يك لخت اس کا چیور نا د شوارسے ، لہازائی خوداک مقررہ میں دوزاندا یک بقم کر دیا كرو تومهيد بيريس ايك روقى كم بعصائے كى اور كچيرال بھى زگذيے كا ،اور حب اس کی عادت ہوجائے تواب مقالدا ور وقت اور اس کی طرف توج كروكرونة رفته اعلى ورج برين جاؤ ـ يادركوكم تداركة تين وسج بي : اعلی درج مدنین کابے بعنی س اتناکھا ناجا سے کھی سے کی کمنے

میں زندگی جاتی سے یاعقل میں فتور آجا ہے ، اس سے زیادہ کھا نااس مرج

میں گویا پیدے معرکر کھا ناہے جس کی ممانعت ہے۔

مفریت سبل تستری کے نزدیک یہی مختابہے ۔ان کی راسے پیٹمی کہ ہوک کے معن کی وجہ سے بیٹھے کرنماز پڑمنا ٹٹکم میری کی توت کے سبب کنٹرے ہوکرنماز پیسے سے افغل ہے۔ متوسط درجہ بیہے کر دوزانہ نصف گایعنی دوتہانی رطل ہراکتفاکیا کو، حضرت عمرفاروق اوراکٹڑمحابر ضوان الٹرعلیم جعین کی عادت بیتی کہ مختر بھر پیس ایک صافع بوکسے زیادہ نہ کھاتے تھے۔

آفی درجریہ کروزان ایک مُرّکی مقال کھاؤ ،اگراس سے نیادہ کھاؤ گئی درجریہ کے دوزان ایک مُرّکی مقال کھاؤ گئی مقال نوراک کے کھاؤ گئی ہوئی مقال نوراک کے

بلے میں اوگونی طبیعتیں اور حالات مختلف ہوتے ہیں اب زاسب کے لئے

ایک مقدار میتن نہیں ہوسکتی ، جنائج و رکھا جا تاہے کہ بعض اوگ سرمواناج کھا سکتے ہیں اور بعض آدمیوں سے یا و معربی نہیں کھا یا جا تا اس لئے قاعد

کلید یادر کھوکہ جب اشتہائے صادق ہوتو کھانے کی جا نب ہاتھ بڑھا و اور یہ اشتہار پوری نہ ہونے یائے کہ ہاتھ دوک اور میادق اشتہار کی

علامت بہے کہ میسی میں روٹی سامنے آجائے اس کوسالن اور ترکاری کے لذی سناک پڑھیں کا میں میں میں اور ترکاری کے

بغیرکھانے کی دغبت ہوکیونک برب خالص گیہوں کی نواہش ہوئی یا سالت بغیرر وٹی کھا ناگراں گذرا تومعسلوم ہوا کہ مبوک کی مجی خواہش نہیں ہو بکہ

طبیعت کولڈت اور ذائعتہ کی جانب السامیلان ہے جبیات کم سربونے کے بعد عبل یا میوه کا بواکر تلب اور ظاہرے کہ اس کا نام بوک نہیں ہو

بكرتفنكم اورتلزُّفي .

وقت اكل كے فتلف د بات كمانے كوتت برام كى دريم،

له ایک رال جوالیس تولیقنی کچدا دیکیده برکابوتاب ۱۱

نه ایک مان تغییسًاسا شعین سیرانگریزی وزن سے بوتا ہے ۱۱

اعلی درجرتویہ کہ کم ہے کم بن دن بھو کے رہ کر ہو تھے دن کھایاکو دیجیو حضرت صدیق ہے در ہے جو چو دن تک بھو کے رہتے تھے ۔اور ضرت ابراہیم بن ادیم اور حضرت سفیان توری سات دن مجو کے رہنے کے عادی تھے ۔اور بعض بزرگوں کے فاقد کی نوبت مالدین کہتے ہی ہے ۔ اور یادر کھو کہ ہوشخص چالیں دن تک بھوکا ہے گااس پر مکوتی عما نہات اور اسرادی سے کوئی راز ضرور سنک تف ہوگا ، اور چو نحر کے گفت اس کا حاسل کرنا بھی دشوار ہے اس لئے آ مستہ آہستہ مجوک کی عادت ڈالو۔

متوسط درجہ یہے کہ دودن مبو کے رہوا در تعیرے دن کھایا کرد ۔الا اولی درجہ یہ ہے کہ دوزانہ صرف ایک دفعہ کھا کہ کیونکہ دونوں وقت کھانے سے تومبوک کی صاجت ہی نہوگی ۔ بس بیٹوس ڈووقت کھانے کا عادی

بےاس کو توبعوک کامزہ بی بین علوم ہوستاک کیا ہوتا ہے۔

حنس ملعام کے مراتب مختلف تکاری کے ساتھ کھا ناہے ، اورادنی ورج بچوکی دو ٹی کا است معانا ہے ، اورادنی ورج بچوکی دو ٹی کو بلا ترکاری کھانا ۔ یا در کھوکہ ترکاری کی عادت اور مُلاُوت بہت بری ہے ۔ صرت فاروق شنے اپنے بیٹے کو نصیحت سنسرمائی تشی کہ صاحر الدی ہی گوشت دو ٹی کھا وُ او رکھی دو دو موروثی ۔ اور کھی دو دو موروثی ۔

کمبی مرک_دو فی کمبی زیتون کے ما تعدوقی کھا وُاوکھی نمک کے ساتھ اور کمبی مرون روٹی پرقناعت کرو۔حضرت فادوق کا یہ ادشا دیمی ان لوگوں کے لئے ہےجن کوٹرکاری کی ہمیشہ عاوت ہے ۔

مالكول كوترك في المركب من الكول كوترك في المركب الكول كوترك في المركب الكول كوترك في الكول كوترك ك

1.4

پیروں اور نواہ شوں کے بوراکرنے سے منے کیاجا تاہے ، بعض بزرگوں نے
ایک چیزی نواہش کو دس دس اور نہیں بیس برس رو کے دکھا ہے اور لوبا
نہیں ہونے دیا ۔ دسول الشملی الشرعلی وسلم نے فرقایا ہے کہ میری احت
میں برتر لوگ وہ ہیں جن کے بدن عمدہ غذاؤں اور لذیوطعام سے پرودشس
پاسے ہوئے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی متیں بس طرح طرح کے کھانوں او ر
فیم قیم کے لباس ہی کی جانب متوجہ ہیں کہ منہ بچاڑ بچاڑ کر باتیں بناتے
ہیں اور کام کھی بھی نہیں کرتے

ﷺ ﴿ رُوسَى الْنَهُ الْمِنْ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمِينَ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ اللَّهِ الْمُعْلِمُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللللَّمُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّا اللَّهُ الل

اس کا قط کرنابہت فرودی ہے ،کیونکہ اوں تواعضا سے تمام کاموں کا اثر قلب پر پڑتا ہے ،مگرز بان چونکہ قلب کی سفیرہے ،اور جونقشہ قلب میں کینچتا ہے اور جس چیز کا تصور دل میں آتا ہے اس کا اظہار زبان ہی کیا کرتی ہی ، اس لئے اس کی تاثیر قلب پر زیادہ نمایاں ہوتی ہے ۔ اس کے تاثیر قلب پر زیادہ نمایاں ہوتی ہے ۔

له حبوتی که بخاری و ترمذی ۱۲ که ومدوار که این سے گناه منهوکیونکداکٹر گناه أبهیں بہوتیا ہی اللہ عبد اللہ اللہ ا کله طبرانی و ترمذی - میمیح ۱۱ هه صحیلانی کی بات ۱۱

بولے ورزچپ ہے کو بحرب زبان زیادہ چلے گئی ہے تو انوگو کی بروجاتی ہے ، اور جب انوگو کی بروجاتی ہے ، اور جب انوگو کی بروجاتی ہے ، اور جب انوگو کی بروجاتی ہے ، اکر سے بخا بھرے ۔ حضرت الو بحرصة این میں ہے در کھے ہے تھے ، تاکہ نفس میں ہے دور بان صرورت زیادہ کلام نکرے ۔ فصل فصل فصل فصل فصل فصل میں ہے ۔

ذبان کے متعلق گنا ہوں سے بچے کھیسلتے اس آبیت پڑسل کرنا کا فی ہی کلٹ کی کُٹِ پُرِقِیْ آبٹی کی نفول اور بے فائدہ کلام نرکر ومرونٹ ضروری بات کے اظہب درپراکتعن ایرو اس پس نجا ت ۔

کلام عیث کی کا بہت او جوان شہد ہوگیا ۔ الرائی سے فراغت کی کا مہیت کے بعد شہدوں کی نعش میں کا کا اس کہیں کے بعد شہدوں کی نعش میں کا اور دیما گیا کہ اس کہیں پر سیجر بندھا ہوا تھا ۔ تعوری دریعداس کی ماں آئی اور فاقہ کی مالت میں الشرکے نام برجان دینے والے شہید بیٹے کے پاس بٹیم کراس کے ممت سے میں الشرکے نام برجان دینے والے شہید بیٹے کے پاس بٹیم کراس کے ممت سے میں الدیمی اور کہا کہ بیٹا تجرک جزت مبادک ہو ۔ یہ من کر رواج والم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا خرب جو محن سے کہ بے فائدہ کلام کرنے کا عادی ہو، علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا خرب جو محن سے کہ بے فائدہ کلام کرنے کا عادی ہو،

کے خروار عد نہیں معلاق ہے ان کی بہت ک مرگوئی یں ۱۱ ہے ابن الدنیا الدنیا الدنیا الدنیا الدنیا الدنیا الدنیا الدی اللہ حسب اس کے مرتبول میں کمی آجائے گوشہا دست کا تواب ہے اور جنت سے روکے کا مضمون مرجم صاحب نے بی میں بہیں ہے ، ا

اس ہے مواکہ فضول گوئی کی عاوت جنت میں جانے سے روکنے والی چیسنہے۔مسلمان کو وہی بات زبان پہائی فلسے جمیں یاکوئی تواب حال ہواوریاکوئی نقعیان رفع ہو،اوریس بات کے زبان سے نکالنے مین کوئی توابہوتاہے نرکچے نقصان رفع ہوتا ہے تو وہ عبث اورففول ہے اور اس سے احتراز کرنے کی ضرورت ہے ۔ متنی درنفول گوئی میں شخول استے ہواگریہ وقت ذکراہی میں مرون ہوتونیکیوں کاکتنابڑا خزارج ہوجائے، معرم الخزاني كوميورنا ودتيرو مياج كرناكون يعقلمندى سے -ا وداگرنعنول گوئی سے ٹرمعکر دروع گوئی تک نوبت پنجی اور زبان سے غيبت اودگاليال اورص معنى الىي باتيں نكلنے تگيں جن ميں نفع تود دكتار الثادين كاضررا ودنقصان سيستب توابسى مثال بوگى كم بمربورخزاز جيوا

كُوَّا كُسْ كِي الاوَيْنِ جِامِحِيهِ - التَّديثِ الْمِينِ مِنْ مِنْ مِنْ اس مالت سے تمام قصے کہانیا،

سفرنامے مختلف ملکول کی اکٹیس

اوربا شنرگانِ دنیا کے لباس وخوداک اورط زمعا شرت وتمدن کے نکھے ا وریجارتوں ، حفّیوں صنعتوں کے حالات سب اسی فنول اورعبسٹ کلام میں داخل ہیں جس میں شغول ہونا معیوب ہے اور آیت فرکو دہ کے

منشام کے پالکل خلاف ہے۔

زبان کے متعلق بیں آفتیں ہی اور چوبحہ ہراکیب کی جوا عبداُنشریج کا یہ موقع نہیں ہے اس لئے مخصر طور پریہاں مرت ان پانچ گناہوں کو بیان کئے دیتے ہیں جن میں لوگ بجٹرت منہمک ہیں اور جن سے زبان گویا

نجاستوں کی ڈگر ہوگئی ہے۔

میملی آفت جوط بولناہے۔ مدیث میں یا ہے کہ آدی میوٹ بوتاہے یہاں تک اس کا عادی بوجا تلہے اور خدا کے یہاں جوٹا لکے لیاجا یا ہو

منسى فراق كا جوط حدث بول الشملى الشعليه والم فرات بن الد

ایمان اورجوٹ ایک مگرج نہیں ہوسکتے " یا در کھوکہ جوٹ بولنے سے

تلب میں کی آجاتی ہے اور خواب میں سے نغانہیں آتے ۔ اس لئے مزاق میں جی ومرول کے منسانے کوجوٹ مذہوں ۔ اور بہیں مجوٹے خیالات اور

خطرات سے قلب کو بچاسے رکھوور نہ قلب میں مجی پیدا ہوجائے گی ۔ اور تجربراس کا شاہدے کہ الیے آدمیوں کو خواب میں سے انظر نہیں آتا ۔ ایک

مرتبکی عوات نے لینے مغیرین بچے کو بلایاا ورکہا کہ آؤ ہم تہیں ایک جیزدی

گے ۔ دسول النه صلی النه علیہ وسلم نے اس عودت سے دریا فت منسوایاکہ اگر ملانے سے جوالیے دیدودی ؟ "عودت نے کہا حجوالیے دیدودی آگ کھی ہے کا ادادہ نہوتا اور صرف بہلانے کے لئے آگ کھی ہے کا ادادہ نہوتا اور صرف بہلانے کے لئے

اب سے فرق یاد اگر چھینے کا الادہ مربودا ور صرف بہلاتے کے لیے السالفظ بحلتا تو یہمی زبان کا جوس شار ہوتا ۔

کِذِمِ الْمُحَدِّ مَیْرِکا بواز بی بازے، بٹرطیکے سے بولنے سی اوراس کی حکمت ؛ اوراس کی حکمت ؛

بوجوت کے گناہ سے زیادہ ہے۔ مثلاً دوسلانوں میں ملح کرادینے یا

له بخاری وسلم ۱۱ که ابن عبدالبر، گرمندن مؤطایر می به

جبادی تین کو دحوکر چینے یا بی بی کورمنا مندا ورنوش کرنے کیسلے حجوظ بول دینے کی حدیث میں اجازت آئی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلمانوں میں عدادت اوردنج بسنے سے و مُرانتیج پیرا ہوگا وہ مجوم نے نقصال سے بڑھا ہواہے اس طرح جنگ کے راز کا پوشیدہ رکھنا ضروری سے کیو بھر اگریشن کواطلاع ہوئی اس کوچلے کا موقع طے گا اور مزاروں پاک جانیں تلعث بوماتين كى اس ليح اصل باست كاظا برندكرنا ا ورجو في باست بنادينا افعنل ہوا۔ اس طرح خا وند کے بعض اسراد بی بی سمخفی رہنے کے قابل ہیں بیں اگر داست کوئی کے سبب کوئی خیال اس پرظاہر ہوگیا اور مسیاں بی بی بی نااتغاتی ہوگئی تو پوئرا انربیدا ہوگا اس میں جوٹ بھیلے کی نیسبت زیادہ گنا ہے ، بس الیں صورت میں حبورے بولنے کی اجازت الی ہے جيے كوئى شخص دوبلاؤں میں مبتلا ہوجائے توآسان ا ورہكى معيبت كوتربيج مع کراختیاد کرلتیاہے۔ اس کی مثال ایس مجبوکہ جیسے سی تحص کے بعوکام جانے کا ندلیشہ ہوتواس کیلئے مرواریمی حلال ہے۔ اس طرح اپنا یا لینے یامسلم مبان کامال ظالم کے اِتھ سے بجانے کو یاکسی کی خنید کھی ہوئی اما نے ک محنوظ ركھنے كييلئے دوسروں كے ساہنے انكادكرد بناا ودھبوط لول دبیٹ جائزے۔ اوراپی معصیت کا شکارکردینا بھیاسی دیہسے جائزہے کفت وجود کا اعلان حسرام ہے ۔ یا اپنی بوی سے برکہ دینا کہ میری دوسری بیوی تمہاری موت مجے تم سے زیادہ بیاری نہیں ہے ۔ یرسب باتیں اسی بنار له اس سے برعبدی مراونہیں کروہ تو حوام ہے ، بلکدوموکری ہے کہ حالت عدم سلے میں ایسی كاروا فكك كم غنيم كميدا ويرجعاا ودبيغ كربوكيا اوراس نے اپنا كام كال ليا ١٢ مولا تا استسرف عي العسلميں ہے ١١ بتعانوى دحسدالشر

برجائز بي كماس حبوث سے ايك نور دفع كيا كيا ہے تحصیل ال ماه کیلئے البتدروب کمانے یاعزت دجاه مال کرنے البتدروب کی کامن سے موت بولنا ہرگز ملال ہیں ہو، حجوس بولنا حرام بح كيونكم أكرمال دجاه نرشيصة وكون كقعبان نہیں ہوتازیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ سے نقع حال نہیں ہوتا اولفع کا مهل نهونانقعان نبيس كميلا تاب راس باري كواكثر لوگنبيس سيعت اوراكثر اس غرض کے لئے جھوٹ بولاکرتے ہیں حالا بحدیر مرام تعطی ہی، اور و وقعیقت ان کے دین کی تباہی کا یہی سامان ہے ،کیونکہ ضرورت و سیے ضرورت ين تيزنهين كرية ، افسوس كى باست كه جا بلول في الى اورمسنونى ضرورتول كومجى ضرورت مجعلياب ،حالانحرشرى اورواتعي ضرورت بكا نام ہے وہ ہم اوپر بیان کر سے میں کرجب مک مالت اضطرارا ورکسی بڑے نقعان کا غالب کمان نہوئے امق قت تک تم واد کا کما نا موال نہیں ہوایے ہی جوٹ اولنا بوشر قاحسرام ہے وہ بی جائز نہیں ہے۔ ضرورت يرجى توريرنا استديين ودست كيموق يربي حق الاسكان مرورت بردی وریبرو جاستے ندر صرف جو الدین اور توریبی کرنا جاستے کننس کوجوط جاستے ندر صرف جو کے اندرکسی ضروری کام میں مشغول ہوتے اورکوئی شخص ان کو باہر بلا تا تو خادمه سركت تنع يول كهدس كم مسجدي وموندوي اور صرت شعبي انظی سے ایک واٹرہ محینے کرفاومہسے فرولتے کہ " اس واٹروکے اندرانگلی وكمكركبدي كريبال نبيس بي استعين سه اينا مقعدي عال بيعالا

تفااود حتيفت بمن جوت بمي نهوتا تغا ،البته مورسة حبوث كي يمي ادر

یہی تویف وتوریکہ لاتا ہے ،اس قسم کی تعریفیں معولی غرض کیسے بھی از ہیں جب کسی کامنی ضائع نہو۔

مزاح وخوش طبعي توربي كااستعال طور پریوں فرما دیا تھاکہ « بڑھیا جنت میں جبی نرچا سے گ*ی پریٹ نکر بڑھ*سیا رونے دگی ،کیونکہ جومطلب ظاہری لغظوں سے مجھی آتا متھا وہ یہی تھا کہ کوئ برمیا بھی جنت نہیں ہے حالانکمرادیمی کررمایے کی حالت وجنت میں رجائے گی بلک ہو طرصیا ہی جنت میں جا سے گی وہ ہوان شکر جاسے گی ۔ یا مثلاً ایکتخس نے رسول قبول ملی الشعلیہ وسلم سے سواری کے لئے اونٹ مانگاتوا ہے نے فرما یا کہ اچھا ٹھیرو ہم ہمیں اونٹ کا بچردیں گے ^{یہ} یہ مسبح سائل نے وف کہ بیار کرکیاکروں گا۔اس وقت آپ نے تعریف کامطلب سمعاد پاکر «میاں بڑا اونٹ مبی توآخرکسی اونٹ نے میپیدا ہواہے م اونٹ سے بیدا ہوااس کانوبچری ہے یہ یا مثلًا ایکٹنس سے آپ نے فرگا کہ " تمہاری آنکویں سفیدی ہے " اور ظاہرہے کرسب کی آنکھیں سفیدی ہوتی ہے مگر جو ی بغا ہر یہ مطلب مجمع آتا ہے کہ تنابی میں عیب اوسفیدی کامض وا ہے اس نے سنے والے کونکر لاحق ہوکراچیا خاصا مزاح ہوگیا ۔اس قیم کی تعظیمی بی بی موں سے فرخ ملبی کے طور پرجائزیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کھا ناکھانے کی مسلاح کرے ا ورتمہیں با وجو دیموک ہونے کے کما نامن ظور نہوتو ہے گزن كېوكە " مجے جوك نېيى سے يونكر جوت ہوگا بلكة مون كراو بكدايول كرو

کے تریزی وابوداؤد ۱۷

لے تریزی ۱۲

" میں اس وقت نرکھاؤل گا آپ نوش دیاہے " وغیرہ وومری آفت غیبت کوناہے ۔ حق تعبالی دسرہ آبہ میں ہے کوئی پندکرتاہے کہ لینے مردہ مبالی کاگوشت کھائے یہ غیبت کرنا محق فی مسلما کاگوشت ہی کھانا ہے ، ہیں اس سے لازی پرمیز کرد ۔ حقیق میں آیا ہے کہ مغیبت ذناہے بی سخت ترہے یہ رسول معبول ملی الڈ علیہ دسلم دندیا ہے ہیں کہ مشب معراق میں میراگذرائی جماعت پر بہاجہ لینے ناخن سے نوچ ہے مشب معراق میں میراگذرائی جماعت پر بہاجہ لینے ناخن سے نوچ ہے میں یہ لوگ غیبت کیا کہتے ہے۔

عنیبت کی حقیقت استایی ذکرکرنی کراگروه منے تواس کوناگوار استالی حقیقت کردر نی کراگروه منے تواس کوناگوار کردر سے علیت کہلاتی ہے ۔ مثلاً کی کوبے وقوت یا کم عقل کہنا یا کسی کے حسب ونسب میں فقص نکالنا یا کسی کی کسی حرکت یا مکان یا مولئی یالباس خوض جس شے سے بی اس کو تعلق ہواس کا کوئی عیب الیا بیان کرناجس کا سنتا است ناگوا گرنے ہے وہ ان است خابر کی جائے یا دم دو کنا یہ سے یا ہم تھی واض ہو اور آنکھ کے اشاد ہے سے یا نقل اتاری جائے یرسب غیبت ہی واض ہو صفرت عائشہ رضی اللہ تعالی خواب کہا تھا کہ یا دسول اللہ ! وہ عودت ہواتی ہی ہو کے اشا سے سے خابر کی اور وہ اللہ ! وہ عودت ہواتی ہی ہو کے اشا سے سے خابر کی اور وہ کا ہم نے اس کی غیبت کی ہے ہے کہ دو ہم تا ہے کہ جو بی خوابیا سے موری کوئیلین کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کی جو بی خوابی کے بیا ہم کے استا ہے کہ جو بی خوابی کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کی جو بی کے بیا کہ کوئیلین کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کی جو بی کہ بیا ہم کوئیلین کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کی خوابی کے استا ہے کہ جو بی خوابی کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کوئیلین کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کی خوابی کے استا ہے کہ بیا ہوئی کی خوابی کا احساس نہیں ہوتا ایسے ہوئی کی خوابی کے اس کی خواب کے لیے بی نہیں ہوتا ہے ہی نہیں ہوا ۔ ۱۷

نے ابن الی الدنیا ، یہ اس لئے کرزنا حق المتربج الدخیبت بی العبد ۱۱ سے الودا کد ، مبع ۱۷ سعم ۱۷ سعم

مولولوك كاانداز غيبت مقتداء اورديندار لوكول مي مورط س كيونك وفيستين كرت بي اور كيرلية آب كونيك مجت بي ران كافيتين معى نولى اندازى بوتى بى مشلاً عمع مى كن كليكة الشركا شحريه أسس نے م کوامیروں کے ودوازوں پرجانے سے بجار کھاسے اسی بے حیائی مے موایناہ میں مکھے یہ اس کلم سے جوکیوان کامقعود ہے وہ ظاہر بوکدام ار کے پاس بیٹنے والے مولویوں مطعن کرنا اوران کویے حیاکہنا منظور ہوا ور ساتدى ائى مىلاحىت تغوى جنابى اورريا كارى كأكناه كما يسعبي اس مار مشلك منظر كالمراضي من المراس مالت ب الراس وم ونیا کا شائبہ نہوتاجس میں ہمولوی مبتلا ہوجاتے ہیں ، اس نقوسے بی بو کیمقصودے وہ ذواے تامل سے جیس استاب کراس کابے صرابونا ظام کمستے ہیں ا ورانی طرف حرص کی نسبت اس نیست سے کرتے ہیں کم مُستنے واللان کومتوامنع سمجے ، اوریہی غیبت ہے ، ساتھ ہی دیا کاری بھی ہے۔ زياده تعجب تواس يؤوتا ہے كہ يرصرات غيبت كرتے ہي اور ليضاً ہے كو غيبت مے مخوظ اوريا دساسمعتے ہيں ۔ يامشلًا بول اعقے سحان الشرع سے تعجب کی بات ہے ہ اورجب اتنا کنے پرکوگوں نے اس بات کے سننے کے شوق میں ان کی جانب کان لگائے تو کھنے گئے می کھیٹ میں فلاٹ تھی کھنے ال آگیا تھا سی تعالی ہاہے اوراس کے حال پر رحم فرافے اور توبر کی توفیق دے واس نقرہ کا بھی جو کھینشارے و عقلمندر مخفی نہیں ہے کیونکدان کایہ كلم ترح وشفقت يا دعارى نيت سنهي بوتا مبياكه ظاهرى الفاظ س وجم پڑتاہے۔ اس لئے کہ اگر دعا کرنی مقعود ہوتی تو دل ہی دل میں کیوٹ کھ لیتے

سحان الشكهب كرلوكول كومتوج كرناا ودمعصيت كااشاره كرناى كياصرورى منعا ؟ یاکسی فع کاعیب ظام کرناسی کوئی شفقت یا خیرخواس کی بات ہے ؟ اسى طرح بعض لوگوں كى عادت ہے كم غيبت سے منع كرتے ہيں اور كہتے ہي كهمائى غيبت مست كياكرومگردل ان كاغيبت كوم و نهيس محتا بكداس نفيحت كمسنے سيحض اپنى دىندادى ا ورتقوى ظاہركرنامقصود ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی مجمع میں غیبت ہوتی ہے تو نامع اور یارساب کر کہنے گلتے ہی كه" ميال غيبت كرناگناه ب اس سيم سنة وال مبى گنه گار بوت بي ، يەلوگ كىنى كوتۇكىرچاتى بىي مىگر دل ان كامىشتا ق دىرتاپ كەكاش بىرىخى ہماری نفیحت بوشل نزکرے ہو کھے کہ رہاہے کے جائے اور ہی مشنامے جائے ۔ بعلاکوتی ان سے بوجھے کہ غیبت سننے کا آتظاریمی ہے اور معیر لویں بمى سمعة بوكهم من كسك كناه سي بكروش بوكة . يا در كموكر حب تك غیبت کرنے اورسنے کودل سے کرا نیم مبو کے تواس وقت تک غیبت کے گناہ سے ہرگزنہ بچونگے ۔ کیونکہ غیست کرنے والا اورسننے والا دونوں برابر ہیں اورس طرح زبان سے عنیبت کرنا حرام سے اس طرح ول وغیبت کرناہی حرام ہے ۔ البتہ چندصورتوں ہیں خاص لوگوں کی غیبہت کرنا جائز ہے جس کی تفصیل ہم سیان کرتے ہیں ۔

مظلوم كوظا لم كى غيبت كرنا جائر بي القرل تعلق تحص طالم ك نتكايت مظلوم كوظا لم كى غيبت كرنا جائر بي الرافسراعلى تكريب يات اور لين الدين المرافل تكريب توكن المنا ويرسط الم رفع كرنے كى نيت سے اس كے مطالم بيان كرنا جنہيں اس كو نہيں ہے۔ البترظ الم كے عيوب كا ايسے لوگوں سے بيان كرنا جنہيں اس كو سے بيان كرنا جنہ بين اس كالم سے دان الم بيان كرنا جنہ بين كرنا جنہ بين كو بين كرنا كال من كو بين كو بي

نبیت میں داخل اور حرام ہے ۔ ایک بزرگ کی مجلس میں حجاج بن ایست کا ذکراً گیا تھا توانہوں نے یوں فرما یا کری تعبالی انصاف کے دن ظلوموں کا پرلہجاج سے لے گاا ورحجاج کا برلہاس کی غیبت کرنے والوں سے لے گا۔ اس لئے کہ بتیرے آ وی حجاج کے مظالم ایسے آ دمیوں کے سامنے بیان کرتے ہیں جن کو جاج کے کئے ہوئے الم دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے تو الیے لوگوں کے سامنے حجاج کی غیبت کس طرح جا تربوستی سے ۔

ا حدم كحيخف سے كوئى برعت ياخلان رناجان عن شرع امرك دفع كرني مدليني بويا محدی کواس کے فتنہ سے بچا نا ہوتواس سے بھی ان بیتی لوگوں کا حال بیان کرنا

اگرج ان کی فیبت کرنا ہے گرمائزے۔

فتولى كى ضرورت كى كى السوم منتى سے نتولى لينے كيلئے التنقار مي امرواقعي كاظهادكرناسي حائز بواكري اس اظارمال میں کسی کی غیبت ہوتی ہو۔

وتيجودسول الشصلى التدعليه وسلم سي حضرت مبنده دضى الشيعنها نيعوض كسياكه فيارسول الله إميراخا وندابوسفيات اتنابخيل سي كدبقد ركفايت بعي مجد كوخرج نهي ديتا أورظا مرب كه يرالوسفيان كي نشكايت اورغيبت يم مريخ كم مفتي مترلعت سے استفساد کیاجارا ہے کہ اس مودت میں میرے لئے شریعیت کیا حم ديتي ولد زلاس فيبت مي كيرم مهيل مركيه ياد ركمنا جاسة كراس صورت لمين بعي يه غيبت اسى وقت جائزے كرجب اس ميں اپنا ياكسى مسلمان كا فائد تعورُ

لى بادى وسلم د الدسفيان حضرت معاوي كم والديس اورسندو انهيس كى زوجري ١١

دوسے کونقصان سوپھانے این دوروخت کامعاطر مرتاب اور کی نفی کسی کا این دیرو فروخت کامعاطر مرتاب اور کی نفی ناواقیت کی دیر سے اس کا نقسان ہے تواس کو نقسان سے بچائے ہے کہ دیر سے اس کا نقسان ہے تواس کو نقسان سے بچائے کی سے اس کا فاماکوئی عیب سائن ہے ۔ اس طرح قاضی کی عدالت میں کسی گوا ہ کا کوئی عیب اس نیست سے فاہر کر ناکہ معاصب سی کو اس مقدم میں میرے فاموش ہے ۔ البتہ مرون ای شخص سے ذکر کرنا جا ترہ ہے ب البتہ مرون ای شخص سے ذکر کرنا جا ترہ ہے ب

پنجم ۔ اگرکون شخص ایسے نام ہی سے شہور ہوجس میں عیب خاہر ہوتا ہے ہمٹ آ اعش (چندھا) اعربی (دنگڑا) تواس نام سے اس کا بہت پتا ناغیبت میں واخل نہیں ہے ، پھر بھی اگر دیسسوایتہ بتلا دو تو بہتر سے تاکہ غیبت کی صورت بھی ہے۔ انہو۔

مشت الركت المركمة من وفي عيب الساكملا بوا يا يا با تاب كالوك السكاء عيب فلا بعض المركمة بي قول السائلان المنظم المركمة بي قول المنظم ا

نغس كوغيبت سے دو كے كى تدبرير بيے كەغيبىت كى سىزاا ودنعمان ميں

غورکرد ۔ حدیث میں آیا ہوکہ آگ جوگھاس میں اُٹرکرتی ہوغیبت اس سوجلد
احدال و اثر مسلمان کی نیجوں میں کرتی ہو یعنی غیبت کرنے سے نیک
اعمال جل جاتے ہیں ۔ اب و راسوچو کہ جب کوئی نیکو کا توخق جس نے دنیا
میں شختیں اظھا کرنیکیاں جع کی تھیں جب قیا مت کے دن لینے نام تہ
اعمال کو دے دیچے گاا و راس کو معلوم ہوگا کہ غیبت کی وجہ سے اس کی نیکا
استخف کے نام اعمال میں لکھ دی گئی ہیں جس کی وہ غیبت کیا کرتا تھا ، تو
کس قدر حسرت و افسوس کرے گا۔

مسلمان کوسویے کیلئے لینے مینس کے عیوب بہتیرے ہیں ، اس لئے مناسب ہے کہ جب فرصت ملے اپنی حالت پرنظروالو ا درجوعیب یا ق اس کے رفع کرنے میں مصروت ہوجا ؤکہ دوسروں کے عیوب دیکھنے کا موقع ہی نہ کے ، اور پول مجموکہ تمہالا ذرار اعیب جتناتم کو نقصان پینجا سے كادوسريكا براعيب بميتم كواس قدرنقصان نهيس ببنجائ كاراوراكر تمهين ابناعيب نغارن آئے تورخودالساعيب سے ص کی برابر کوئی عيب نہیں کیونکہ کو فی انسان عیب سے خالی ہیں سے ۔ اس لیے آکی بے عیب سمِعنانور المخت عيب ، اس لئة اول اس كاعلاج كرواوراس كے بعد جوعیب نغرائے ما ّیں ان کی تد سرکہتے دیو ۔ اوداگراتھا قاس رہیمی شخص کی غیبت ہوجا سے تواللہ سے توبرمداکر واورائ خص کے یاس ماکرغیب فیلنظا جرامعا ن کراڈ اوراگراس سے خ ل کو تواس کیسلنے دعاے منغرت مانگوا ور خرات كركے اس كى روح كوالعدال تواب كرو يغوض يونكرتم نے غيست کرے لیے مسلمان بھائی برط کم کیا ہے اس لیے جس طرح مکن ہوا تف کم كى ملد نلانى كرو .

تنسيري أفست فضول حبكر اكزاب ورمول عبول مل الترعلير والم مسنر لمنے بیں کہ جوسلمان یا وجودیق پرمہونے کے جبگڑے سے درست بردار موجائة واس كيل اعلى جنت مي مل تيار بوكا " يه بالكل مح ي كريسري بوکرماموش ہو بیٹینا بہت دخوارہے، اودای نے بی بربوکر میگر مے علیماہ ہوجانا ایسان کا کمال شادکیا گیاہے۔

حبر اورزاع كي حقيقت ابان لوكس بات براعراض كأاد اس كلفظ يامعني مي علطي اور

نقص نکالنا حبر اکسلاتاب واوراکٹرید دود جسے ہوتا ہے بعنی یا توکر کی بنا يركرائي برائ اورلتاني ايترزبان كاافها ومعسود بوتاب اوريا دومرب شخف کوچیب کرنے اورعا جزیزا دینے کانٹوق ہوتا ہے ۔ اس لئے مسلمان کو یا سے کہ جوبات واقعی اوری ہوتواس کوتسلیم کرلے اوریتنی خلاف واقع یا غلط ہوتواس پرسکوت اختیار کرلے ،البتہ اگراس غلعی کے ظاہر کرنے میں کوئی دیی فائدہ ہوتواس وقت سکوت کرنا جائز نہیں ہے مگر معیر بھی اس کا ضرور خیال سکے کہ جو کھے سیان کرے وہ نرمی اور سبولت سے سیان کرے تکبر الاختى كيے ساتھ نہكے ۔

پوهی افت فاق اوردل کی کرنا اور زیاده بنسانای اس سے تلب مردہ ہوجا تا ہے اور میبت ووقار ما تارمتاہے ۔ الیساٹھ اولوں کی نغرول سے گرماتا ہے ،اورلسااوقات دوسروں کواس کے ساتھ کینہ وعداوت ہمی پیدا ہوجاتی ہے۔ نور معرفت میں تاریکی اُ جاتی ہے اور تحت الٹرئی رہینیک

دیاجا تاہے۔

البتة تعوار مراح مأربي خدم الربي كيوم ما القريبي المستدم الربح ما مربي المستدم المربي كوبوتوسنت ب ركيونكه السام إح دسول عبول صلى الشطيه وسلم يمنعون ہے ، سگروہ مزاح در حقیقت واقعی بات بوق عمی محمی کا حبوث نہوتا تھا۔ مثلاً ایک برمیا سے آپ نے فرمالیاکہ" جنت میں بوڑمی عورت کوئی مرجلئے گی 4 اس کا مطلب به تعاکیجنت میں بوہمی عورت حامے گی وہ جوان ہوکر مائے گی ۔ یامشلا حضرت صبیب کے اور کے تھے اور انہوں نے لال یال کھا تعاالفاق سے لال مرگیا تورسول قبول سلی الشرعلیہ وسلم نے فرقایا "مجوج الجمیر تمهادالال کیا ہوا ؟ " اسی طرح ایک د فعر حضرت صہیب حیو الم اکسا سے تعے اوران کی ایک کوری تھی توآپ نے فرایا مکیوں صاحب آنکو تو کھتی ہو اور ميوالكابي بوي انهول في مزامًا جواب دياكه يارسول الشردوسري طرف سے کھار ایوں ، نعنی ص طرف کی آنکھ کھتی ہے اس ڈاڑھ سے ہیں كهاتا - ا كيب دفعد آنخفرت ملى التّعليه وسلم حضرت عاكث معدلقه وفي التّعنب کے ماتھ محق دلجوئی اور خوش طبعی کے طور پر دوڑھے سبی ہیں ۔ غرمن ایسے فراح میں کی حرج نہیں الستہ اس کی عادیت والنی اچی نہیں ہے۔

یں پر کورن ہیں اللبہ اس ما ورس و جا ہیں ہیں ہا ہے ۔ پانٹچوس افست مرح کراہے ۔ تمنے دیجھا ہوگا اکٹرواعظوں کا اور دنیا دارسلمانوں کی عادت ہے کہ مالدارا ورصاحب جاہ دھٹم لوگوں کی تعریفیں کرتے ، ان کی شان میں مرحیہ قصیدے تھتے اوران کو نذرانے کے طور پر بیش کرتے ہیں ۔ حالا بحداس میں میارخرابیاں مّالتے کے حق میں ہیں اور

له مبنی کی بات « کے جیسے کہ مے پرگزدا « کے بخاری ومسلم و ترفزی ۱۲ کے ابن ماج، مبددا وی تقدیمی ۱۱ ہے ابودا وُد « کے مبہت تعربعی کرنے والا ۱۱

ووبائيال مروح كيتي ي

مراح کے قیم مرائی کانقصان ؛ القصان کانقصان کانقصان کانقصان کانقصان کانقصان کانقصان کانقصان کانقصان کانتھاں کا تو میں د

اول د ایی باتی بیان کی جاتی ہیں جو واقع کے خلات ہوتی ہیں الت جن کا مروح میں نشان بھی نہیں ہوتا ۔ ظام سرے کہ یمری جبوسے اور

كبيروكناهست ـ

دوم ۔ محبت کا لمبابح ڈا اظہار کرنے ہیں حالا بحدول میں خاکسے محبت نہیں ہوتی ، اور معاق ہے ۔ محبت نہیں ہوتی ، اور معرب کریا اور نغاق ہے ہوگنا، دحرام ہے ۔

مسوم ۔ انکل کے ترملائے ماتے ہیں اور جوبات تینی طور پر علوم نہیں محض تحدیث وگمان کی بنار پر ان کو واقعی ظاہر کیا جا تا ہے ، مشلاً یہ کہ تروسی متقدم میں ان کہ میں متقدم میں ان کر میامت اصلامات

آپ بڑے تقی ہیں ، نہایت منعف ہیں ۔ حالانک دمول عبول میلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بھی کی مدس کرنی ہوتو یوں کہاکرے کہ میرا گھٹان یہ ہے کہ

آپ ایسے ہم یو کیونے ظنی با تول کو واقعی بنا ناکسی طرح ہمی جائز نہیں ہے۔ حید آرم ۔ اگر ظالم اور فاسق کی مدح کی جاتی ہے اور وہ اپنے آپونے

مے خوش ہو تلبے تو فاسق کو خوش کرنے والا مارے بھی فامتی اورا فران ہوا مرابع نے میں کا اس کا زامتہ کی تعدد نہ میں اور اوران میں اوران میں اوران میں اوران میں اوران میں اوران میں اور

مدیعی میں ایاب کہ فامق کی تعربین سے اللہ تعالی کا وش کا نب احما ہے ، معرب میں میں اسلامی اللہ اللہ اللہ اللہ ا

تخصیمی فاسق ہے ، کیونکہ وہ جا ہتا ہے کہ خستی و فجور قائم اور دنیا میں مرت تک حس کی تعریف کی ماسے سے انکل س

ته بخادی دسلم ، محرجب کیے کہ واقع پس السام مقامی ہو، ور معبوث ہوگا ۱۱

م ابن ابى الدنسيا ويبتى وابوسعيسلى ١١

تک باتی ہے ۔ظالم اورفاسق شخص کی تومزیست کرنی میاہتے تاکھسپرکر ظلم ومعصیت چیوٹر ہے، نہ کہ تعربعینہ

مہنے ہیں وہ یہ ہیں :۔

أقيل بركم مردح مزور موجاتات اور ليفنس كوقابل تعريف سمیعنے لگتاہے ، حالانکہ یہاس کی ہلاکت وتباہی کی جڑے ۔ حدثیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے مجع میں لینے دوست کی تعربین کی تورسول عتبول مسلی اللہ علیہ وسلم نے فروا یاکہ متم نے اپنے دوست کگرون کاسے دی " مطلب یہ ہو کہ اس کے نفس میں خودیہ ندی اور بڑائی پیدا کرکے اس کو بلاک کرویا۔

دوم - انى تعربين كرميولتا اوداعمال خيرين مست يرما تاس یں ہے۔ کا بیائے کے مسلمان سمانی کوگند میری سے ذیح کردینااس سے ہیتے ہو کہ اس کے مذہراس کی تعربیت کی جائے یہ کیونکہ قتل سے تو دنیا ہی کی ذوگی تلعن ہوگی اِدران بُرے نتیجل سے بن کا ہم نے ذکر کیا ہے ، آخسترکی ماعظهت زندگی برباد بروجاسے گی ۔ البتہ ان مضرّوں کا اندلیتر مزمو توتعرایت میں کی حرج مبی بہیں ہے ، ملک تعبن اوقات مستحب اور باعث اجرہے، جنائج رسول مقبول سلى الشرعليروسلم في معنى مرح فراك سے مشلًا آپ (صلی الله علیه وسلم) مستلو اتے ہیں کہ " تمام دنیا کے ایمان کوالو کرنے کے ایان کے ساتھ وزن کیا جاہے توابو بحری کا بیان وزنی برے گائینسے ن فرات تي كرم اعر إ اكر كمي ني بناكر زميجا جا تا توضر و تمكوني بنا ياجاتا يا له بخاری وسلم ۱۱ که عواتی کنتیس مفرسس ۱۱ که ابن عدی ۱۱ که انبیار کے علاق ا

کیونکه بربرنی کا بیان سامے ولیوں سے می بڑھا ہوا ہے ۱۱ ہے تریزی جن ۱۲

گو یا حفرت عمرمنی الٹرتعبائی عندمی نبوت ورسالت کی قابلیت کا انھیں سی اظہا دسنسرہ یا ۔ بس چونکرصحا بریں خود لیسندی اورکو تائی عمل کا اندلیشہ نرتھا اس لئے ان میں نشاط پیدا کرنے محیطتے یہ درس مستحب ہمی کہ ان کی طاعات میں ترقی کا وسسیار تھی ۔

فصل

ملے سے تعبر سے کامل کے اور سوپ کے خوات کے میں ان کو جائے کار کی اس کو جائے کار کی اس کو جائے کار کی اور سوپ کے خوات و وساوس کا دھیان کرے اور سوپ کے خواج کا محبوبی ہوجود ہی ہی تو بر ہونا ہے ؟ واقعی یہ خوبیاں ہوتی خی بیان کرد ہا ہے اگر محبوبی ہوجود ہی ہی تو اہمی ان کاکیا اعتبار ؟ نیزانی باطنی بیار یوں اور عیوب پرنظر کرسے اور خیال کے کر یہ پوشند عیب ایسے ہیں کہ اگر اس مواح کو صلی موجود نیس تقریب کہ اس کو دل کو کرو و سمجھے ۔ اس کی جانب رسول عبول طی اللہ علیہ وسلم انشارہ فر ماتے ہیں کہ ، مکرو و سمجھے ۔ اس کی جانب رسول عبول طی اللہ علیہ وسلم انشارہ فر ماتے ہیں کہ ، مرو و سمجھے ۔ اس کی جانب رسول عبول طی اللہ علیہ وسلم انشارہ فر ماتے ہیں کہ ، مرو و سمجھے ۔ اس کی جانب رسول عبول طی اللہ عبر سے جوگناہ انعین صلوم نہیں ہی تو یوں دعار مانگھے بھرتے تھے کہ بادالہا میرے جوگناہ انعین صلوم نہیں ہی ورمجھے اور محھے ان



کے گمانوں سے مبتر نبا دیجے ہیں مبیبا ہوں آ ہے۔ کی خوب مانتے ہیں ۔

ہنہیں مانتے ۔

عصر کاب ال

غصر کاعلاج اس کاعلاج دوطسرح کرنا جا ہے : اقبل توریاضت ادرمجا ہوسے اس کو توڑنا میا ہے ۔ مگر توٹسے

سے عزت کورسواکرنا ۱۲

سے مقعود نیہ یں ہے کہ غضر کا اوہ ہی نہ ہے اس سے کہ اگر ما وہ ہواتا دی گاتو کھا اسے جنگ اورجہا دکیو بحر ہوگا ، اور فسات و فجار اور مبتدین کی خات شرع باتوں پر ناگواری کس طرح ہوگا ، ناجا کزا فعال دیجہ کرعفہ آنا تو ضروری اور شرع کا عین مقعود ہے ، لہذا غصر کے تو ٹرنے اور دیا ضت کرنے ہے ہمرا دہے کہ اس کو مہذب اور تھا و شرع کا تابعہ دار بنالیا جائے اور الیا کردیا جائے ہے کہ جب اس کا مالک اس کو مبکا تا ہے تو وہ مباکت اور جب وہ سی پھر کہ کرتا ہے تو حملہ کرتا ہے دہ نہ چہ جا ہو فار مباک اس کو مبکا تا مبیر عادر ہوئے ہوئے ہوئی چاہئے ، اگر شریعیت سی حرک اور غصر کو مبرکا کا سے اور جب وہ سی پھر کہ کرتا ہے تو حملہ کرتا ہے دہ خوا دو غصر کو مبرکا کا سے دورہ جب ہے ، اور خصر کو مبرکا کا سے اور ایسا کا م کر سے ور در جب ہے ، اور مبرکا کے دیے ، اور سے دورہ جب ہے ، اورہ ہے ، اورہ

عُصَرُوم ترب المرب المعنى المعنى المربي يهي كفس عُصَرُوم ورداشت كى عادت بنان في الكردوك علم ورداشت كى عادت بنان في مناف في المدن الم

بیش آے تونفس پرجرکیاکروا ورفقہ کو معرکنے ندود بس بھی وہ منیت ہے جس سے فقر مغیع وصنرا نبرداد بن جائے گا .

حوم ۔ غصرے بوش کے وقت منبط سے کام لواوداس کو پی جادّ ۔ اوداس کا ایک علاج علی ہے اورا کیٹے سلی ۔

علمی علل ج تویہ کے کفسکے وقت سوچ کہ غصکیوں آتاہے نظاہر ہے کہ اس کاسب جم خوا وندی میں دخیل ہونا اور دست اندازی کرنا ہوکیونکہ غصر کمسنے والے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام میری ممنی کے موافق کیوں نہوا، اورا دادہ خوا وندی کے موافق کیوں ہوا ؟ اب تم ہی بتا ذکہ یہ حماقت

ہے یانہیں ، کیا تی تعالی کے الادہ کو اپنے الادہ اور خشام کے تابع بنانا چاہتے ہو؟ یا درکھوکر خواکے کا بعیر فرونہیں ہل سکتا بھرتم اس میں وخل مینے والے کون ؟ ویاس کوناگوار سمھنے والے کون ؟

دو سی اس کا خیال کروکه میرااس شخص برکیای سے واوس ا کامچدرکیا حق ہے ؟ اورمیرخوا کا تہا ہے سا تھ کیا معا مہے اورتم اس شغی کے ساتھ کیا معامل کرنا چاہتے ہو ؟ ظاہرہے کہ تم حس شخص پر فصر کر ميے ہواس كے ماكك نہيں ہو ، خالق نہيں ہو ، رزق تم اس كونہيں ديتے، حیات تمہاری دی ہوئی نہیں ہے۔ اور خلاوند تعالی کے تم برم قسم کے حقوق ہیں کہ تم ہرطرح سے اس کے محکوم وصلوک ہوا وراحسان مندیو، ما من مجرتم لين الكصفيقي كي بيسيول خطائين اور نا فروانيال لات دن كمت ہوا ور باوج داس احسان واستحقاق کے وہ سب کورداشت کراہے۔ اکرایک قعود دیم می سزایدے توکہیں تہادا شکا نا نہ ہے ۔ اورتہادا مالانک کی پرمیں بی تہیں ہے میر یہ حالت ہے کہ وداسی خلا منابع حرکت پرغصہ سے ابر موسے جاتے ہوا وراس کو دنیاسے ناپید کرفینے کیلئے تیار مود کیا تهراری اطاعت ودمنامندی خواکی عباویت وظم سے بمی زیادہ مٹروری ہو۔ مسلى علاج يرب كرجب فنسر ك توا عُودٌ باللي ميت الشَّيْطِ الرَّجِيم رُصُوكيون عَصْرَ شيطانى الرَّبِ اورشيطان كيثر سے جب بناہ مانگی جا سے کی تو وہ اثرزائل ہوجا سے گا ۔ نیزانی حالت برل دو بعنی اگرکھوے ہوتو میٹھ جا کہ اور منٹھے ہوتولیٹ جا کہ اوراگرائے

له بخاری دستمکی مدیث میں ہے ۱۲ کم ابداؤد واحسمد ۱۲

بی غصر شندگانه بو تو وضوکولوا و را بنار ضاره نین پر دکھ دو تاکہ پیستر قسٹے اور عزت والاعضو حب زمین پر دکھا جائے تونفس مرے کیمیونکہ مذمین میں آیا ہے" الٹر کے نزدیک سب سے مبتر کھونٹ جو مسلمان بیتا سے وہ غصر کا کھونٹ ہے ہے۔

یا درگھوکتھٹل کی بروایت سلمان شبب ببیراد ، روزہ دار ، عابد**و**زاہر کا مرتب، یا سیستا ہے ۔



له الوداؤد واحسمداا

الدواور ١١

که معمون قرمیب قریب تروی می

له ابن الي الدنسيا ١١

يَّ بَوْمُ لَلْهُمْهُمْهُ حَسَدُ كَا بِبِ اللَّهِ الْمُعْمِمُ لَلْهُمْهُمُ

حسَد کی حقیقت حدے بیعنی بی کہ بحی شخص کوفارغ البالی یاعیش ارامیں دی کوکیے اوراس کی نعبت کے جاتے بسے کولیسندکرے یہ سدكرناحرام ب ينانيرى تعالى فراتاك كردمير بند ينعت د كي كرحد كرن والأكو ياميري التقيم سے نادا من سے بجوي نے لينے بندوں میں منسریا نگہے یہ رسول متبول صلی اللہ علیہ وسلم منسر ما تے ہیں كه حدنيكيوں كواس طرح ملاديا بي حسطي أكس كمى كوالوں كوملا ديتى ب يد البشة ايشخص برحسدكرنا جائز ب جوالله كى دى بوئى نعست كوظلم و معميت مين خرج كرد وبمثلاً مالدار بواور شراب خوارى وزناكارى مِن الرارابو ـ بسنا السيخى سے مال چن جانے كى الدوكرناگناہ ہيں ہے کیونکہ بیباں درحقیقت مال کی نعست جین جانے کی تمنانہ ہیں ہو بلكه الرفش ومعصيت كے بدرمومانے كى آوزوسے ، اوراس كى تناخت یہے کہ اگرمٹ کا وہ خص اس معمیت کوجھوڑ دے تواب اس نعست کے

ے یہ آ بیت نہیں بکر صرت ذکریا علیاتسلام کا قول مجکری تعالیٰ یونسراتے ہیں ۔ بلہ ابن ماحیہ ۱۲

جاتے ہینے کی آرزو بھی نہیے۔

یا در کوکوعوما حسد کا باعث یا توخت و غرد بوتا ہے اور یا علاقت
وخاشت بفش کہ بلا دج خواکی نعست میں بخل کر تاہے اور جا ہتا ہے کہ جس
طرح میں کی کو کو نہ ہیں دیا ۔ اس طرح میں تعالیٰ می دوسرے کو کو ہذر دے۔
البتہ دوسرے کو نعست میں دیکھ کر حوص کر نا اور
غیطہ جا ترہے ہے اس کے پاس مجی یہ نعمت ہے اور مجیمی
البتی ہی حال ہوجائے غبط کہ بلاتا ہے ، اور غبط سنسر قا جا کر نہ کے دیکھ عنبط میں کی دوسے کیونکہ
عنبط میں کئی نعمت کا آزاد مقعود نہ ہیں ہوتا بلکہ اس میں نعمت کے اپنے
آپ کو حال ہوجائے کی تمنا ہوتی ہے ، اور اس میں کچے مضائقہ نہ ہیں ہو۔
آپ کو حال ہوجائے کی تمنا ہوتی ہے ، اور اس میں کچے مضائقہ نہ ہیں ہو۔

حدث لی مرض ہے۔ اس کا علاج ایک علی ہے اور ایک لی۔

حسد کا علمی علاج کا صداس کو نعمان پنجارا ہے اس علوم

کاحس پرصدکرد اہے کی میں نہیں بھوٹتا ، بلکہ اس کا توا ور نفع ہے کھا کہ کی نیکیاں مغت میں اس کے ہاتھ آدہی ہیں ، برخلات حاسد کے کہاں کے دین کامبی نقصان ہے اور دنیا کامبی ۔

دین کا فقصان تویہ ہے کہ اس کے کئیدے اعمال جما ہوئے جا ہوئے جا ہوئے جا ہے ہے ہوئے ہوئے جاتے ہیں اور ی تعالی کے عقے کانشاذ بنا ہوا ہے کہ دیمالٹ تعدالی کے وہی حسنوانہ کی بے شاد نعمتوں میں جل کرتا

اورد دسرے برانعام بونا جا ہتا ہی نہیں۔

اورد نسياكا نقصان برب كرماس يمشرني وغمي مبلااوراى فكرمي كملتادم تأبير كركس وطرح فالافخف كوذلت وافلاس نعيب بوبس حب برصدب اس کیلئے بی ٹوٹی کامقام ہے کہ مجے دنج بہنیا ناچاہتے ہے اور فود مروقت کے دنے میں مبتلا ہو گئے ۔لہندا اس کے صبیح اس کی تومراد بورى بوكئى ،اورحدكرف والابرے خساره ميں را يمهيس سوجوكم تهاك صدكرن بيصودكوكيانقعيان بوا فالهرب كراس كى نعست می می می می می می می ان میدا و نفع مواکتهاری نیمیال اس کے نامة إعمال مي درج بوكمي ركيساالثا تعدبوا حاسدجا متاتورتماكممسوو دنيامي تنك دست موجاسه ادنتيريه كلاكداس كانعتي بحال ربي ال دین کی نعمت نفع میں ملی ۔ اور ماسدنے عذاب آخرت بھی سرد کھا اور انی قناعت واَدام کی زندگی کورخعست کمیسے ہرُوقست کی خلش اور دنیوی کونت خریری ۔ پرتوایسی مورت ہوئی کہ دشمن کے دصیلامارنا جاہتا شَّعا ا ور وه لینے ہی آ لگا .کہ جس کانی آنچیمپورٹ گئی ا درطرہ بیرکر دیمن پی شیطا كومى سنسنه كالموقع مل كيا خصوصًا أكركى عالم يامتقى برحسدكيا حاشے كداس كاعلم وتقوى ذاكل بونے كى تمنا بوتو يرصدسب سے زيادہ برا وربرتر بر إعملى علاج حسدكا يرب كرحسدكا مقعودتوير على علاج محدد كعيب بول كرواوري وسم کے گھونٹ دات دن ہیو ، اسٹراتم نس پرجبرکروا ورقعب کا اس کے منشار كى خالعنت كريكه اس كى ضديعِ الرُو ،نعنى محسود كى تعريبي بيان كرواود اس کے سامنے تواض اوراس نعمت پرخوشی ومسرے کا اطہبادکروج

کے مرحمت ہوئی ہے ، جب چند روا بہ تکلف الساکر وگے تو محبود کے ساتھ تم کو مجت ہوئی ہے گاتو صد ساتھ تم کو محبت بیدا ہوجا ہے گی ، اور جب عدا وت جاتی ہے گاتو صد بھی ذہبے گا ، اوراس رہے وغم سے تم کو نجات مل جاسے گی جس میں صد کی وجہ سے مدک وجہ سے تم میت ال ہوہے تھے ۔

نسا نسا

شایدتم کویر شبرای بوکه دوست می اورش می و سرق میونا تو انسان کاطبی امرید ، اورانی اختیاری بات بهیں کرمس طرح لیے دوست کوراحت میں دیجے کاملان ہوتا ۔ اورجب اختیاری بات نہیں ہے توانسان اسس کا مکلف بی نہیں ہوسکتا ۔ لہذا میں کہتا ہوں کہ بیشک آئی بات صبح ہی اور اگرای موتک بات ہے توگناہ بی نہیں یسکن اس کے ساتے جتی بات اختیاری ہے اس کے ساتے جتی بات املان میں میں اس کے ساتے جتی بات اختیاری ہے اس کے ساتے جتی بات املان میں ہونے دو ۔ بلک نفس پرجبر کر کے اس کی صدر بی سال کر وجبیا کہ مطلق مذہونے دو ۔ بلک نفس پرجبر کر کے اس کی صدر بی سال کر وجبیا کہ مطلق مذہونے ہیں۔

دیّم پرکننس پر جوسرکا مادہ موج دہے جوالٹہ کی معتوں کو بندوں پر دیکھین پسندنہیں کرتا اس کو دل سے محروہ مجبوا وربے خیال کرو کہ یہ نواہش دین کوبر یا دکرنے والی ہے ۔

ان دوباتوں کے بعدا گرابٹی امرباتی بہتینی دل بے اختیارہ ہے کردوست نوش حال رہی اور دشمن پا مال ہوں تواب اس کا خیال مذکرہ کیو پی حب اس کے اذا لہ برتم کو قدرت نہیں ہے تواس برگزاہی ہیں

ہوگا ، مگرول کی ناگواری ضروری بات ہے۔ اوراس کی علامت یہ ہوکہ اگرمسود کی نعب کے زائل کرنے برتم کو قدرت ماس بوجائے تو اپنی طبیعت سے تمہاری خواہش ہی ہوکہ کاش اس کی نعمت بھی جارے گراپنے اتع ياؤن سے الباانتظام مرو يامشلاً محسود كى نعست كے قائم رسنے يا بڑھانے میں مدودے سکتے ہوتو یا وجوداس کے ناگوارگذرنے کے اس کومدد و ،اگرایی حالت ہوجائے تو بجہ لوکرجہاں تک اختیارا ورقا ہوہیہاں تک ہمنے خواکے بھر میں کر لیاا وارسب بھروش ہوگئے ۔ ایسی صورت پر طبعی بات کا دورکرنا لینے قبعنہ میں ہیں ہے۔ اورموجود توسم ، مگر چینکہ اختیاری كامول في اس كوچيدا وردبالياب اس ك كويا كالمعدوم بوكتى سي اور يبى يادركموكون كي نظرعالم دنيا سے احمد جاتے ہي كدنيا معی نایا مدارسے اوراس کی ترام نعتیں معی فنا ہونے وال بیں ارس اگرایت وشن فراخی یا دسعت واکام ہی میں ہے تو کتنے ون کیسلئے۔ اگراعمال کےسبب مرنے کے بعد دوزِخ میں جانے والا سے تواس کم نصیب کواس جند دوزہ ارام سے کیا نفع ؟ اگرینتی سے توجنت کی معتوں کواس نایا کدانعت سے کیا مناسبت ؟ بس حد كرنا اوردشن كودنيا كي كن فرشي ميس يع سروان ابرمال محض بے مودا ورعیث ہوا ۔ سارمخلوق خداکی پیداکی ہوئی سے اورسادے آدی لینے پیارے خواکے غلام ہیں ، سمجوب کی طرف سے جوانع ام ہول ان کے اثر اس کے غلاموں رہی ظاہر ہی ہونے جا ہئیں لہنداحس کسی رہی تہا د مدرت والعصوب كى عطاؤل كے آنا دخام رموں ، تمہا سے لئے نوسش ہونے کامقام سے ۔ نکر رہے وحسد کرنے کا ۔

تخل مبى ايك برامبلك من بعن تعالى فرماتا بدك " بولوگ الشك دى ہوئى نيمت ميں خل كرتے ہيں وہ اس كوليے حق ميں بہتر خميس ملكريان كے لئے نبايت مرابع كيونكرس مي بخل كري محاس كاماوق بناكران تتم علمين والاماسي الاوزي كريم عليه العلوة والسلام فرات نن كرم لين أب كوبواؤ بنل سے كراس في بيلى امتول كو بلك كويا سے " مسمان كوشايان شان بسي كم فل كرس ا ورجم من ماس ما وروكم بنل درحتیقت مال کی محست ہے ۔ اور مال کی محبت تلب کو دنیا کی طرعت متوج كردتيك بصصب الشركى مجست كاعلاقه منعيف وكمزور موما تابراور بخیل مرتے وقت حسرت معری نظروں سے اپنا می کیا ہوامحبوب مال ويهتاا ودجرًا قبراً أخرت كاسفركرتاب، اس ك اس كو فيات ملالا کی طاقات مجبوب نہیں ہوتی ۔ اورمدمیث میں آیاہے کہ پوتھی مرتے وقت السُّرْتعال كى ملاقات بسند من كرسے د جبنى سے و حب عف كے یاس مال زہو و مخیل تونہیں ہے مگرے ہوسکاہے کہ اس سے قلب یں مال کی محبت ہوا وراس آرز دمیں ہوکہ کاش مالداد ہوجا سے ای کی له ابوط وَد ونسالُ منن كبرى مِي ابن حيان ١١ ٧ ٢ د كا وُتعلق ١١ بعض اہل تروت فی ہوتے ہیں مگر چنک فاوت سے ان کومن اپی شہرت اور مدرج مقعود ہوتی ہے اس لئے ان ہراگر پینجل کی تعربیت صادق نہیں اس محرف مقعود ہوتی ہے اس سے ان ہراگر پینجل کے علاج کے ساتھ مرکب مال کا بھی علاج ہو با نا چاہئے ۔ یا در کھوکہ مال کی مجت خوا کے ذکر سے فافل بنادتی ہے ۔ یہ مال مسلمان کیلئے بڑا فقنہ ہے ۔ رسول تبول مسلمان کیلئے بڑا فقنہ ہے ۔ رسول تبول مسلمان کیلئے بڑا فقنہ ہے ۔ رسول تبول مسلمان کیلے جوڑا ، بس اگر ذری میں مال خرج کرکے آخرت کا کچہ ذخیرہ ہے کرلیا تھا تو مرتے دقت نوش ہوگا کہ میں مال خرج کرکے آخرت کا کچہ ذخیرہ ہے کرلیا تھا ہوگا اور اس میر زاشات گزیدے گا۔ روپ کا بندہ تباہ ہو ، تکوں سامیو، ہوگا اور اس میر زاشات گزیدے گا۔ روپ کا بندہ تباہ ہو ، تکوں سامیو، ہوگا اور اس میر زاشات گزیدے گا۔ روپ کا بندہ تباہ ہو ، تکوں سامیو، اس کوکان شاہرے ہو تک لئے والا نہ ملے ہے موریث کا مفہون ہے ، اب تم ہی موج کرجس کورسول خوا میلی الٹر علیہ وسلم اسی میروعاء دیں اس کا کہاں شکان کا فصیل فصیل فیصیل فیصیل

مال طلقاً مذہوم نہیں ہے ،اورمذہوم کیے ہوس تا ہے جبر دنیا انخرت کی کھی ہے ہوس تا ہے جبر دنیا انخرت کی کھی ہے ہوارہ وکر سفر آخرت طے کردہی ہوادر مواری کواس مسافر خاند دنیا میں گھاس دانہ کی ضرورت ہے اور وہ مال کے بغیر نہیں مل سکتا کیونکہ جب تک پیٹ نہ مجرے اس وقت تک عبا دت نہیں ہوستی لہ نواقت وحیات قائم رکھنے کی مقداد کے موافق مال کرنا ضروری ہوا۔

اور ذیاده نددیجیو ، ورنه باک بوجائیں گے " یا در کھوکہ ضرورت سے زیادہ مال جن کرنا تین وجہ سے مغربے : اقرل نہ مال کی وجہ سے معمیت پر قدرت کا ل ہوجاتی ہے اور قدت کے ہوتے ہوئے صبرکرنا اورگناہ سے بخیا بہت وشوارہے اور جب ضرورت سے زیادہ مال ہی نہوگا تو ظاہر ہے کہ گناہ ہولان ہوسے گا۔

دوم اراگرمتمول شخص عابد و زادم می بواد می از توالی پیرفرپ کیا تب بمی اثنا نقصان اس کو ضرور مینجا که اس کے عبم نے چو نکہ لذی نعمتوں سی پرورش پائی اس لئے لذتوں کا خوگر ہوگیا ، اور مال کو چو بی پائداری نہیں ہو، اس لئے اپنی عادتوں کو نباہنے کو محلوق کا محتاج بنا دہے گا۔ اور کیا عجب ہو کہ فالموں اور فاسقوں کے سلمنے ہاتھ میبیلانا یا ان کی چا پوسی کرنی بڑے تاکم بن لذتوں کا عادی ہوگیاہے وہ مریقے دم تک مصل ہوتی رہیں ، اور جب یہ ہواتو اب نفاق ، جوس ، ریا ، عواوت ، بغض اور حسوس ہی فاامر ہوں گے۔

له مسلم واحسدوترفری واین ما به ۱۲

اسی لئے جناب رسول السُّم می السُّد علیہ وسلم صنداستے ہیں کہ مونیاک محبت تمام گناہوں کی حبطرہ ہے ہ اور ضرورت سے زیادہ پیپیٹیٹیری نہوتومبات چیپ زوں کا مزہ بھی مُنہ کونہ گھے گا۔

تدیتی وج بیب کری تعالی کے ذکر سے خفات ہو جا سے گاہ کیونکر کافتہ کاروں محروں اور ملازموں کی نگرائی اور شریحوں سے حساب کتا ب کرنے اور ترتی کے اسباب فرائم کرنے کی تدبیروں میں اسی شخولی ہوگ کہ اصل سعادت بعنی ذکر الہٰی کا وقت ہی نہ مل سے گا۔ اول روبید کی تحصیل اور وصولیا بی مجراس کی حفاظت و نگر بائی اور مجراس کا نکالنا اور کسی کام میں لگانا رسب وصدرے قلب کوسیاہ کرنے والے ہیں جس سے نور بعیرت جاتا رسبتا ہے اور جب ضرورت سے زیادہ مال ہی نہ ہوگا تو یہ تعن کرات و مخمصات سی بیش نہ آئیں گے۔

ا مبعد لوم کرنا بها ہے کہ مترورت کس چیز کانام ہے اور لقد دکفایت کس قلامال

صرورت کی حقیقت کوکتے ہیں بی کیونکر ہوں تورال کا نام ہے اور لقد دکفایت کس تعدماً ل کفایت کی حقیقت کوکتے ہیں بی کیونکر ہوں تو ہڑخی کتناہی مالداد کیوں نہ ہوجا ہے ، میہاں تک کہ اگر ہفت اللیم کی سلطنت بھی مل جاتی ہے ، تب بھی بی دور واقعی ضرورت انسان کو صروب کے بین اگر ذینت و بین کو فی ال میم و سال معربی میں بی بین اگر ذینت و بین کو فی سال معربی بین میں بین اگر ذینت و بین کو فی سال معربی بین اگر ذینت و بین کا خیال نہ ہو تو سال معربی بین میں بین کو سال معربی بین میں میں میں بین کو کی ہے کہ بین اگر ذینت و بین کو کہ بین کی ہے کہ بین کا کھی کے بین کو کہ کو کہ بین کو کہ کو کہ بین کو کہ بین کو کہ کہ کو کہ کہ کو کہ

کے جائے گری کھیلئے دودیٹارکانی برجن پی محتے کراہے جاگری دمردی دفع كركيل بآسانى تياديوسكة بي . اوركعانے من شم سيرى اور شوداين اگرجوڙ دیا جاسے توایک مردوزانہ کے صاب سے سال بجریں یائے موثرا ناج اور مملىممى مولى وال تركاري كميك ادرانى كيموسم من تخيينًا ين ديناركاني بي. اب صاب لگاؤکہ کتے نغرکاننق تہاہے ذمہے ؟ بس مخت مزدوی ک اسى مقدار كے موافق ابناا ورلينے بال تج ب كانفقه روزانه مك ل كرواور خرج كرولو باقى سادا وقت الشركى يا ديس خرية كرو را وداگراس سے زيادہ كمائے كے ج كردك توونيادارا ور مالدار مع جاؤك ، اوراكركوني زين جائداد حبس كي سالانآمدنى مذكوده مقدادسكموا فق بوجائت اس نيست سے خريد لوكه روزادكسب ا ورمخنت مزدوری سے سی کوش ہوکرا طبینان کے ساتھ الشرائشہ کر سی کے تو فی زمانناس يرمجى كمصعفا كقرنبيل معلوم بيوتا ركيونكرجا تداوكا خريرنا اوردمين ومنى من روبيده لكاناس وقت ناجائز ب جب كرونيا طلى كييك بوكروزت ماه مي ترتى يازمين داسين كى دل مي خواس بور، اور مذكوره مورت مي جويك دین پی کا مال کرنامقسود ہے ، ایس لئے یہ اس مانعت سے خارج ہے ہو رسول متبول ملى الشرمليدوسلم في مسترمان سه - اس كما تحدى اس كالحاذا کرنامی ضروری سے کہ طباکع اور سیس مختلعت ہوتی ہیں ہمکن ہے کیعین لوگ مذكوده تدركغايت يرقناعت خكرسكيس لمسنزا الن كيلئے اس سے دوسيندكي مجي اجاز مے کیونے دین من سی نہیں ہے ۔ البتراس نیادتی میں نیت ہی ہونا چاہئے له ایک دینا رتقریبا چرکا برتا بخت ویناری بوے ۱۲ مند (ای کی تعیت دینار مبت زیاده بر یخیب) له احدورزى ا ودماكم خصى دوايت كيابيم لا تتخذ واالفيعة نقبواللنيام تم ما مَلُه نه حال كروكه دنيا سے محبت كرنے لكو .

کہ چی کے خفیف میں مشقت پیش آتی ہے اور عبادت میں اطلینان نہیں ہوتا اس کے بی کے بیام کو باطلینان تلب یا دیتی میں شخول رہنے کیسلئے ذائر خریج کی منرورت ہے مذکہ تلاف اور ترکی کے دو دنیا داد ہے اور اس کو مال کی مجت ہے وہ دنیا داد ہے ، اور اس کو مال کی مجت ہے جواس کا دین بربا دکرنے والی ہے ۔

یا در کموکه مال جع کرنے والول کی غرص مختلف ہوتی ہے ۔ یا بیک مروازائیں مے اور لذیں یائیں مے ، اقد یا یہ کموقع اور وقت براکٹ و مدقات وخیرات كري كے ، اور يات و دوداندي اولاس معلمت كيد جو كرر كے بى كاكركونى وقت ا فلاس آگیا یامحنت مزووری نه بوسی یا فاقدکش کی نوبست آئی توپیمانده پونجى كام آئے گى . مالابحە تىنونىتىن درسىت نېپىرى كىونكەتلاذا دىنىم توخدا ہے فافل سانے والی ہے ، اور خیرات کی نیت سے مال جج کرنے کی ا برنسبت تومبتر بيسي كم مال بي ياس نهو ، اب را اكنده كييلة مال جع كرنا حسكانام دوداندشي بصووه توكونى جيزى نهيس ،كيونك اگرتقديري فادكتي اددم ميبت بكى ہے توں اس ال كى برولت ال نبير سكتى ، اور نير جس طح آفت ناگبرانی کی طریث سے اطینا ل نہیں ا*سی طرح اس ب*ات سے بھی ناامیری نہیں نے کہ حق تعالی اسی مجکہ سے رزق بینجا سے جہان گمان می نرماتا ہو ۔ اورمبلااس برگمان کاموقع ہی کیا ہے کہ شایکسی وقت میں ق تعالیٰ رزق بندكه اورفا قركرائ ، غلام كوتولين آ قا كے ساتھ نيك گسان رکمنا ماہتے نہ کہ کمان بد ۔ اس کے علاوہ یمی سوچنے کی بات ہے کہ اس کی *ہوس گرناکہ تمس*ام عمرمالداریا تندرست ہی دہیں اوکوی وقت بمج*ی ہی گ*م کی

معیبت یا رہے ہم کو بینچے ، اچی بات نہیں ہے ۔ فراضتی وآدام کی زندگی کوبہت خیال کرلینا عظمندول کاکام نہیں ہے۔ اس لئے کہ معینتوں اور پرایتانیوں ک برولت بنرول کوبڑے بڑے درجے طنے ہیں ،امی سے ملب کی سیل ہوتی ہے ،اسی سے گناہ معاف ہوتے اور وہ فائرے مامیل ہوتے ہیں جن کا ماسل ہونا آسان نہیں تھا یہی دجہے کرسب سے زیادہ پرلیٹانیاں انسبیا^ہ علیم الت لام کوبر داشت کرنی پڑی ،ا وران سے کم پریشیا نیاں ان سے کم رتب والوا کھ غمض قرب خدامیں انبیارعلیم السّلام کے التحییٰ شبست ہوئی اسی نسبت کے سکو ريشائيال اورمستبيمى المعاني ترب -

یا در کموکتی تعالی بری حکمت والاسے ،اس کاکوئی کام حکمت سے فالی نهير، وه نيخ بندول كمعلمتول سيخوب واقعن سي السيم كوبس مال مں رکھے گا تہادے لئے ای میں معلاقی ہوگی دہرذا اپنی طرف سے داست کو لينے لئے انتخاب كرنا اوراس بوس مى آنے والى معيدت كيلئے ذخيرہ جمع كرنا كوياابناانتظام ليغ إتهمي ليناا ورايخ أتخاب كوانتخاب خلاوندي يرزجيح دیاہے، جومراسر خلط ہے ۔ علاوہ ازیں یمبی قابل غور سے کقبل ازمرک وا ویا کرنے سے فاکرہ کیاا ورا کشندہ کی دنیوی زندگی تعنی بڑھایے یاضعینی کے زماز کی فکرسے نتیج کیا ؟ رتم اس فکر کھیلئے پیدا ہوسے ا ور مزتمہا سے فکر كرنے سے تمہادارزق جومقدر ہو يكاسے كم يازياده ہوسكتاب تم توانستر کے مسامنسریو ،اوراس کا سامان فرایم کرنے کیسلئے دنیا میں بھیج کھے ہولیں اس ك فكركرودنياكى رواهى مذكروكتن لمتى بوا وكيون ككذررى بى-

کغایت کی مقداد کا بوحساب ہےنے بیان کیاہے وہ چوبکٹمینی کواس لئے

لوگوں کا بلیتوں ، حالتوں اور دوسم کی ارزانی وگرانی کے اختلات سے اس میں کی بیٹی ہوسمتی ہے ہارام معمود ہے ہے کہ ال کودوا کی شال مجموکہ بقد رضرورت تو مفیدو نافع ہوا کرتی ہے اوراس میں کچھ زیادتی کردی جائے تو وہ بیاری کو برخصادتی ہے اوراگراس میں مہرت ہی زیادتی کردی جائے تو جان ہی سے الدرتی ہے درتی ہے ۔ بیس جہاں تک ہوسے اخراجات ومصار ف میں محمی کرو ، کیونکر اگر مسے مسلم میں ہے تو بس چندہی کرونکر زندگی ہی چندروزہ ہے ۔ میں یہ تو جس طرح ہوگی گذری جائے گی ۔ اور پیجی یا در کھوکہ کھانے کا مزہ بھی مبوک ہی میں مرہ بھی زیادہ آئے گا ۔ احد بیجی یا در کھوکہ کھانے کا مزہ بھی جنت کی نعمتوں میں مزہ بھی زیادہ آئے گا ۔

نصــل

بخلي داخل بن تومير شريعت فان كوما تزكيون كهدديا ؟ بات يه كم مٹر بیست کامنشارائ قم کی ہے مروتی کی باتوں کو جائز کہدینے ہیں یہ کے کہ عام لوگوں کی بابی نزاع دورکرے اور بجیلوں براتنا قلیل بوجد ڈال کرجب کے دیچل ہوسکیں انتظام دنیوی کوقائم سکے سطحاس کے ساتھی مروست کا بڑا کہ ا ود پوخرود تیں اتفاقیہ پیٹ آجائیں ان کو پوراکرنا مجی منروری ہے مدلیت یں آیاہے کی مال کے دریعہ سے آدمی ای آبر و بجائے وہ بمی صدقہے، مثلاكمى الدادكوا نوليته بوكريرا عميري بجوكرسطا اوداكريس اس كوكجع دے دوں آواس کامنہ بن موم سے کا اور یا دوداس علم کے اس کو کھیہ معت تود فخف بخيل مجعا جاست كا ، كيونكه اس في اي ابر دمحنوظ ركيف تدير نه کی اوربدگوکی کاموتع دیا ۔ برظامرہے کہ مال کی ذاست تومقعودالح مجوبنہیں ہے ۔ بینانچ کوئی اس کوچباتا یا نگلتانہیں ہے ، ہاں البتہ بونكراس سے فرودي اور عادر مفتي واسل بوتى بي اس لئے المرفوب بعله ذاجس بكراب ك فرح كرفي من فائده بوويان خرج مذكوا على کی بات ہے۔ بس بوض با وجو د ضرورت کے مال خرج نہ کرے توسم لوکہ اس ک ذات کے سات محبت ہے ،اس نق کے ساتھ ہوکہ ال سے تعودی اس كخطل بحث نهيس كيمي ال كمعبت يبال تكب برصباتي يوكدانسان کو اینا فا مُوا ورنقعیان بمی نفونہیں آتا ۔ اسی مالت بہت خوزاک ہے۔ جس کوجہل مرکب کہنا چاہتے ۔ پس ایسی موریت پس عقل وشرع کے پابند بنفك طرف زياده توج كروا ورص مكربرخرية كرسفكاير دونول يحكمي وط

له ماکم رمی سے ۱۲

بے دریخ مال خرچ کرو۔

یہ توبخل کا تذکرہ تھا ۔ اب رہی سخاوت ، تو اس کی توکوئی صدی معتسر نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ اس کی توان کی مدی معتسر نہیں ہے۔ نہیں واخل ہے۔ بہر سخاوت میں واخل ہے۔

نصل

ا بخل کا علاج علی بھی ہے اور کی کی علاج المجل كاعلاج علمى تويه ب كالحل ك نقصانات معلوم كروكة فرت ک تباہی اور دنیاک برنامی دونوں اسسے پیداہوتی ہیں ۔ خوسم دلوکرال بمیل کے ساتھ حانے والانہیں ہے ، صرف قبر کے کشھے کے کا دھندا ہے ہیں دنیا میں انسان کوجو مال دیاگیا ہے توصرف اس غرض سے دیاگیا ہے کہ وہ اس کوائی فرد تول میں خرج کیا کرے ۔ سواکرتم جانور بن کراس کوائی نغسانی خاب و کاکے بولاکرنے میں خرج کرو کے توسلی ضروری نعت سیسنی آ خرت کی لذتوں سے محروم رہوگے اور اگر دنیا میں اولاد کے لئے چوڈ مولے توكويا ولادكوتو آرام دے جاؤ كے مكر خود خالى التصفيل جاؤ كے ،ابتم بى بتاؤكهاس سے زیادہ حاقت كيا ہوسكتى ہے ؟ ذراغوركر وكراكر تمهادے بپیاندہ ہے مالح اور ٹیکو کا راٹھیں گے توخداان کی ضرور آوں کا کھنیال نہ ہوگا ؛ میرتہادے جح کرنے سے کیانغع ؟ اوراگرخوانخواستروہ برکار موس، توظا برب كريتما داجع كيابوا مال ي تعالى ك معسب بي خرج بوگا اوداس کاتم پروبال بڑے گاکہ معمیت کے سبب تم قراریا دُھے ، جو ل جول دومرے اوگ تمہارے مال سے مزے اڑا ہیں مجے ووں وول تمریفرا بڑھے گا ۔ اس تم کی بالیں سوسے اور کے اس کے نت ایج برغور کرنے سے امید



مَّةِ مَنْ مُولِوَا الْمُنْ الْمُنْعِلِي الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْم

ووزي اشرر وكالمحرب كان

محول عدم فنهرس معرط فالمربي التى تعالى فراتاب كه والأفرت محول عدم فنهرس ميل فالمربي المحيد منه والأفرت المربي المحترف المربي المحتربية المربية ال

نوب محدلوکه رعونت اوردت باه مری بلا ہے ، ان سے قلب میں افاق بیدا موجوات ہے ۔ سختی تعت میں وہ لوگ بلا ہے ، ان سے قلب میں میں جن کوکو کی جانتا میں میں جن کوکو کی جانتا میں میں بریشیان حال ، غباراکو دہ کہ زلوگ ان کو باس بھا ناپ ندر رتے میں ، شامراران کواپی کوشی بھوں میں گھسنے کی اجازت دیتے ہیں ، اگر وہ نکاح کونا چاہیں توکوئی ان کولائی دینا ہے نہ نہیں کرتا ، پھٹے پُرانے کپڑے ہینے اور ذلت دمسکنت کی حالت میں بڑے ہوئے ہیں ، انھیں میں ایے بندے اور ذلت دمسکنت کی حالت میں بڑے ہوئے ہیں ، انھیں میں ایے بندے ہوئے ہیں کواکو افرائ کو بورافرانا ہی

یادر کھوکہ جہال انسان کی شہرت ہوئی اوراس کو مسندع تن کہ جگہ میں منا اور لوگوں کے آگے آگے جہنا پسندا یا توبس تباہی آگئی ۔خولے بندے لیے آپ کو بہت چہیا ہے ہیں ۔ البتہ بلاطلب بلاخواہش اگری تعالی ہان کو ظاہر فرما ہے تواب ان کو چپیا نامنا سب ہیں رہتا ۔ دیمیوا نبیا علیہ السلام ، طفا مے داختوں اوراکٹر اولیا رکی ونیا ہیں شہرت ہوئی ہے گران ہیں سے می طفا مے داختوں اوراکٹر اولیا رکی ونیا ہیں نی بلکم من می تعالی کی اطاعت تھی کہ اس نے جس حال ہی ہی دکھا اس پرداختی ہوگئے ۔ اس لئے نہی ہیں یہ ابوا اور خواہش کہ اس نے نہی ہیں کہ بلکم من می تعالی کی اطاعت تھی اور خواہش کہ اس نے نہی ہیں کہ اس سے دونت ہیں اور ایس کے دائی تعرب کے دائی ہے کہ اس سے دونت ہیں ابوجاتی ہے ۔ می تعدالی معفوظ رکھے ۔

فصل

بسااد قات جاه حاسل نهين بوتا ، اور مال مين چورې کااودلورځ کا خطومې ريتا ہے اس لئے حت ماہ کا در جرحت مال سے بڑھا ہوا ہے ۔ اور جو نکر یہ عام تاعدہ سے کہ دیکئی کی تعظیم کا عتقاد لوگوں کے دلول میں بیدا ہوجا تاہے تو لامحاله لوگ اس كى تعريفى كرتے اور دومرول كواس ضمون ميں اينا بم خيال بنانا چاہتے ہیں اورجب ان کواس کی دمن گئی ہے توساا وقات کامیاب سی بوجاتے ہیں بیں اسی طرح پیسلسلہ جاری رستاہے ۔ اور آخر کاروست جار میں بلات کلف وبلامشقت کامیابی ہوجاتی ہے۔ برخلاف اس کے ال کے ج كرفيس سيول تدري اورحيك كرفي الديميمي فاطنواه مال جع ہونا مشکل ہوتا ہے ۔ اس وجہسے انسان کو ال کی نبیبست کا کی محبت و خواہش زیادہ ہوتی ہے اوریہی وجہے کفقرار می حسامیں مبتلا یا رحاتی ب | حتِ جاه کے بکثرت ہونے کا ایک مبب يمي سعكم برادمي كواني برائي اورعزت کی بالطبع خوائش ہوتی ہے ، اور شخص چا ہتاہے کہ میں ایسامیثل ويختائب روزگارہول کرس کیرس کمیں ہوں ۔ حالانکہ بیحقیقٹ البیہ ہوا ور فراوندتعالی، کوشایال بے کیونکہ کیائی اس کی شان ہے ۔ اورتمام مخلوق اس واجب الوجود کے نور قدرت کا پر توسے سی جوانسان حریجا، کے مض میں گرفت ارہے وہ گویا اللہ عزاسم کے ہم بلیہ وجانے کا خواہشمنداور اس کے ماتھ اس نسبت کے قائم رکھنے سے ناداض سے جودموب کو آفتاب

ا معنی معبود ہونے کی توحقیقت رہی ہے کہ ذات اورا وصاف ہیں کیتا ہوگویا بیصندائی کا دیوئ کرنا میا سست ا ہے ۱۲

كے ساتع ہوتى ہے كوياس كاننس فريون كى طرح أخارة كم ألا على بارداب که (میری تمسی از ار وردگار بول) بس اتنافرق بے فرون نے پہرزبان سے لوگوں کے سلمنے کہد یا شاا در دوسرے لوگ اس کوایئے دلول مي حييا مد موري مي مرود كرشان كيّاني كسي كوم لنبي بوعياد اس آرزومی کامیاب بونامحال ہے اس لئے انسان کانفس ماہتاہے کہ منتقل وجودي كامياب نهوتوكم اذكم اتنا خرود يوكرسادى كالوق برقيبن منسروا مصل بوماے کہ جس شے بر بور العرف کروں مگر بونکہ سمان ،ساروں يباط بسندرا وروومرى برى مخلوقات يقبنه ونادشوا لنظرا يااس سنة ذرا ينيح اتركراس كامتنى نظرا ياكرمرف زمين بى كالخلوق بر والكانة تصرف المسل بوما سي معنى حيوا نات مشخر بوم أيس ا ودم ي ونياتات تابع منسران بن جائیں اوران عویات آسانی اورٹری خلوقات اوئی کی جن پر الکام تفر م ال ہونا نامکن ہے ، بوری واقعیت اور تحقیق تام ما ل ہوجائے تاکہ ہتھ کا تبعنہ نہوتو علم می کا تبعنہ قائم ہے ، اور دنیا کی آبادی میں سے ذوی العقول مخلوق معنى انسان كين تلوب كراعتباس سيمير يصطبع وفرمال بروارب مائيل كرميرى عظت وبرانى كے معتقدم وكرم محكوما حب كمال مجن لكي ، إنتعانه ہوے میر تعظمیم کریں اورمیری شہرت کا آوازہ ان مکول تک پینے حاسے جهال ين فونهسي بيني سكمًا و لا تحوُّلُ وَلَا تُحَوَّةً إِلَّا بِاللَّهِ .

له تابع ۱۲

ا ربباری کان سے تکے دالی چیزی ۱۲

که بندی والی چیزس ۱۳

مع نمن والى ١١ معة ا

ع پوری

کے عقل دالے 1

انسان ایک دن مرنے والاہے ، اورجاہ وشہرت مرنے کے بعیختم ہوجائے كى يبس أكريه نايائيدار شررت حاسل مى بودئ اورخلوق ميس عزت اورجاه مل می گئ توہواکی ج یہ توکوئ خونی اور کمال کی بات نہیں ، کمال توالیں چیز کا ما ل كرنا ب كحس مي موت كوئى خلل ياكمى خرب الروه معونت الى ہے ، کہ صاحب موفت شخص دنیا سے انتقال بھی کرجا سے تبہی معرفت کے میٹیاں مراتب میں اس کی ترقی رہتی ہے ۔ ابدا اس رعوشت اور طلب شہرت کا عِلاج كرواوداس كم محبت دل سينكالو ريول مجوك أكم شلاتهام ونياتم كوسجده يمى كرنے تھے توكتنے دن كے لئے ۔ آ نوايك دن وہ ہوگا كہ نتم با تى رم ڪے اور ذہود کے والے باتی میں مجے ۔ تعجب ہے کذمانہ توتہا کے ساتھ میںاں كالمخبل كراس كرشير باقعب تودركنا دتمها يسعمل برجى تم كويوا قبعنهس دیتا ، اورتم زمان کی بمدردی می ایسے دوبے کردائمی نعمت اور جاویسلفانت چوٹ نے پر داخی ہوگئے کہ دنیائی اس مکد وحقیرشہرت ا ورچپندا لیےاحق و صعيعت لوگول كى تعظيم وتحريم برنازال ہوگئے ۔جن كو يحسي كى موسق حيات کا اختیارہے الیکی کے ضرواور نف بردسترس ہے اوراس کی برولت اس بإندا رعزت اورعالم کمکوتی کشبرت کو کمو بیٹے جویت تعبالی اور اسس کی برگزيرو و ياكم خلوق مينى فرشتون بي تم كوم سل موق ب ـ

بقد رضرودت جاه کی | پیضرورے کہ انسان مال کی طرح بعث دو ضرورت جاه کامبی محتاج سے تاکہ اس کی وجرمخلوق كظم وتعدى مصحفوظ

اورظالم حاكون كى دست بردے يے خوت بوكر ماطينان قلب عبادت

مین شخول رہ سے ،لہذا آئ طلب جاہ میں مضائقتہ ہیں ہے ۔ مگر اس کے ساتھ کاس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ یہ بقد رضر ورت جاہ اپنی عباد توں میں ریاا ور دکھا واکر کے نہ حال کرے ، کیونکر یا حرام ہے ۔ نیزمتتی اورصوفی کی صورت بناکریمی خلوق کو دھوکہ نہ دو کیونکہ اگر وروث یا مالمانہ صورت کی بدولت خلوق میں عزت ماس کرو گے توضل کے نزدیک مکار مجھ جا دُ گے کہ جو صول اللب کو حاسل نہوا ورمی صورت بناکر اس کا اظہار کیا جائے وہ وصوکہ اور مرکب الا تاہے ، اور ظاہر ہے کہ دھوکہ اس کا اظہار کیا جائے وہ وصوکہ اور مرکب الا تاہے ، اور ظاہر ہے کہ دھوکہ انسان کو ایک حالت ہو قناعت نہیں کرنے دی یہ بیس اگر ہے پوجب تو دین انسان کو ایک حالت ہو قناعت نہیں کرنے دی یہ بیس اگر ہے پوجب تو دین انسان کو ایک حالت ہو قناعت نہیں کرنے دی یہ بیس کا موس میں ہوس انسان کو ایک حصوط ہے جن کا حال این محقوظ ہے جن کا حال این محتوظ ہے جن کا حال ہے دیں کین کے حال ہے جن کا حال ہے دیں کی حال ہے دین کے حال ہے دین کے حال ہے دین کے حال ہے دین کی کا حال ہے دین کے دین کے

اکثر حت جاری کی وجو بات خواش مواکرتی ہے کیونکہ انسان کو اپنی تعرف میں دونا کی اپنی تعرف میں دونا کی اپنی تعرف میں الدیت آئے ہے اور لڈت آنے کی بین وج بیں بر اول : چونکہ کمال می تعالی کی صفت ہے اور برخض کو مغرب ہو کہ میرے اندر بھی یہ صفت بیدا ہو ، لہذا نفس ابنی تعرفین سے خوش ہو تا ہی کیونکہ مجمتا ہے کہ تعرفین کرنے والامیرے کمال سے وا قف ہے ، اور یہی وجرب کہ ہے وقوف اور جا باشخص کی تعرفین سے آئی نوشنی ہیں ہواکی مدح سے ہوتی ہے ۔ ووج بات خورک خوابش برخض کو سے ہوتی ہے ۔ ووج بات خورک خوابش برخض کو ہے ۔ اورانی مدح میکر جونکہ معلق میں مدرح سے ہوتی ہے ۔

ہوجاتا ہے کہ مّا اح کے قلب برمیرا قبضہ اور اثر ہوگیا ہے ، اسدانف کواس میں مزوا تاہے میں وجہے کہ اگر کوئی صاحب ورت فی تعراف کرے تو زیادہ سترت ہوتی ہے اورا گرکوئی محتاج یا ہیک منگا نقیرمدح کرے وہال خوی بسی ہوتی میو بھاس کے قلب برقبف کرناکوئی کمال یا خونی سی سمبی جاتی ۔

سوم: یرخیال بوتا ہے کمیرے آوازہ شرت کے بند مونے کا ذدىيدىپدا ہوگيا ،كيوبحاوگوں كوميرى تعريف كرنے كى طرف توجہونى اور اب يه استمام ستميل كردنيا مجري مبت جلاشرت كوادكى دلهذا مرح سے نفس بیولتاہے . اوریہی دجہے کہم میں تعربیت مونے سے بی مسرت ہوتی ہے تنہائی میں مرح ہونے سے اتنی مسترت نہیں ہوتی ۔

مُسِيطِكُ كَاعِلَاجِ لِنُوبِ مَجِدُلُوكُ الله حَتِ مَرَحَ نَ لُولُول كُورِيادَ وَمُسَيِّعُ مِنْ كَا عَلَاجَ لَ مُسَيِّعِكُ كَاعِلَاجِ لَيْ اللهِ اللهِ عَلَاجِ لَيْ اللهِ اللهِ عَلَى مِد ولت ديا اورطرح طرح كَلَ

معمیت میں مبتلا ہو گئے ۔ بس اس کا علاج کرنا میاستے ۔

غودکروکہ تعریف کرنے والاکس بات کی تعریف کرتا ہے ؟ اگرتمہا ہے مآل اورعزّت کی تعربین کردا ہے توسمبو کہ یہ توکوئی کمال کی جیزہیں ہے مسرت توحقیقی کمال عنی معرفت البی کے صول پر بہونی میاسئے ،اور دھسی کمال توردنے کامقام ہے نکمسرت کا ۔ اوداگرتمہادے زیراوراتقار کی تعراعي بي تواس كى دومورس بي بعنى يا توبيك درمقيقت تم زا بدادمتقى ہوا ورتمہاری تعرفیت اس بالے میں می ہودای ہے ، اور یامض مہیں خوس کے کیلئے تمہاری جوٹی تعربین کی جاری ہے ۔ بس اگری تعربین ہے تو اس کا علاج ا*س طرح کرو*کدل میں موبچ اورغود کروکدان باتوں اینے اندر

آجانا ورحق تعالیٰ کا قبول فرالینا نوشی کی بات ہے نکر دومروں کابیات کونا کیونکہ لوگوں کے المبارکو قبولیت اور قرب المی میں کچے دخل ہیں ہواور اگرنبر والقارکی تعربین جوٹی ہوری تب تو نوش ہونا کھیلی جاقت ہے ، کیونکہ اس کی مثال تواہیں ہوئی کرکوئی شخص تمہاری تعربین کرنے گئے کہ آپ کی آئوں اور معدو سے عطری نوشوا توی ہے ، حالا بحرتم واقعت ہوکہ اس میں تو نہاست اور فضلہ بحرا ہوا ہے ۔ اور بحراس بیجا مرح اور بداوہ ہے وقوفی کیا ہوگی ۔ اور جان و تعربی اس پڑسل کرنے ہوئی ہوئے ہیں اس پڑسل کرنے و اور جبان کر چیے ہیں اس پڑسل کرنے ہے امید ہے کہ دست مدح کی حب شرجاتی ہے گئے۔



دنياكى محتب كابسيان

ونیا صرف مال وجاہ ہی کی محبت کا نام نہیں بلکہ وہ سے مہیلے جس مالت يريمى تم بوده سب دنياب واور نياك مبت تمام كنابول كي خرس ا دنیا کے تمام حبگراوں ، بجمیروں اور خلوقا ا ورموج ده چزوں کے ساتھ تعلق رکھنے کانا) دنیا کی محبت ہے ۔ البتہ علم ومعرفت اللی اورنیک کام جن کاثمرہ مرنے کے بعید منے والا ہے ان کا وقوع اگر جد دنیا میں ہوتا ہے مگر در حقیقت و مدنیا سے تکنی ہیں اوران کی مجست دنیا کی محبت ہیں ہے ، ملکہ آخریت کی محبت ہی حق تعالیٰ فِرواتا ہے کہ م مے دنیا کی تمام چیزوں کوزین کی نینت کاسا مان بنا یا ہوتا کہ لوكول كوآ زماتين كدكون ان يرفريغية بوكرآ خريت خانح كريليب اودكون بقول ضرورت مغركا توشم مكرائي آخرت سنوارتاب

ا یاددکھوکہ آدی کوجاہ ومال کے علاوہ زمین كيمى مبت بواكرتى بويمثلاً كان بنائے مجب کا نام سے اِ ایکینی کرے ۔ نیا تالیے کی محبت

ہوتی ہے مشلاً بڑی اولی ہوکہ اس کودواؤں میں استعمال کرے یاٹر کاری

له زمن سے اگنے والی چیسنری ۱۱

ودگرسیا داریا بیل میول بوکراس کو کھائے اور مزواڑ اسے ۔ اور معنیا کی بھی میت بوتی ہے مثلاً برتن اور اوز لیبنائے یا زیور بنواکر بینے یا نقد جمع کے بھی مجت بوتی ہے ۔ مثلاً ننگا کی می مجت بوتی ہے ۔ اور آدمیوں کی بھی مجت بوتی ہو مثلاً سواری کرے اور آدمیوں کی بھی مجت بوتی ہو مثلاً یہ کا عور تول کو خلام اور نوکر اور فورست گار بہت ہے ۔ اور آدمیوں کو خلام اور نوکر اور فورست گار بہت ہے ۔

انھیں چیزوں کی محبت کا نام ہوائے فنس ہے۔ جس کوئی تعبالی نے فرایا ہے کہ 'جس نے لینے نفس کو خوامش سے دوک لیا اسس کا شمکا نہ حقہ میں سر ہر

تن بروری مسافرآخرت

یا ددکھوکہ دنیائی زندگی میں کھیل ورخاش سے اوداسی ہیں اکثر باطنی امراض مہلکہ مشلاً غرور بنخوت ،کیبنہ برصد ، دیا ،

تفاخرا در برصوتری موس پیدا ہوتی ہے۔ اور دب انسان کو حیات نیوی کی دری وار انسان کو حیات نیوی کی دری وار انسان کو حیات نیوی کی دری وار انس کا متوق پیدا ہوتا ہے توصعت وحرفت اور زراعت و تجادت کے ناپا ندا دُست کا ایسا بیش جا تا ہے کہ آگے بیجیے اور تیب را تو معاوی اس کو کچی فیری نہیں رہتی اور ظاہر و باطن دونوں دنیا ہی کے ہو دمعاوی اس کو کچی فیری نہیں رہتی اور ظاہر و باطن دونوں دنیا ہی کہ اس کے اس کی اسلام و تدبیریں معروف ۔ مالا یحد دنیا توشر آخرت ہے ، اور اس سے معمود و تدبیریں معروف ۔ مالا یحد دنیا توشر آخرت ہے ، اور اس سے معمود یہی ہے کہ سافرانِ آخرت باسانی اپنا سفر ختم کرسکیں ۔ مگر بے وقوف اور

احتی لوگوں نے اسی کومقعود اصلی سمجہ لیا اور طرح کے مشغلوں اور قسم کی خوام شوں میں ایسے بڑے کہ آنے والے دقت کو بالکل جول گئے ،ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جینے کوئی شخص کی کی نیت سے دوا نہوا و و شکل میں بہت کے کوئی اتنازہ کرنے کی فکریس لگ جا ساوالہ سموادی کے گھاس وار اور مرک بھے کے موٹا تازہ کرنے کی فکریس لگ جا ساوالہ ہمراہیوں سے بھی وہ جا سے ۔ افسوس ہے کس کی حالت پر کرتن تنہا جنگل میں مراہیوں سے بھی وہ جا سے ۔ افسوس ہے کاس کی حالت پر کرتن تنہا جنگل میں مراہیوں سے بھی جی موگیا، اور نیچ رہے اور کوئی جیرہ جا والا اور اس کھی نیچ رہے اور کوئی جیرہ جا والا اور اس کھی انے مذکرا نوالہ بنا گئے ۔

ما در کھوکہ دنیا آخرت کی کھیتی اورمنزل کا پڑاؤے اورتم لینے جیم خاکی ہے۔ ریاد رکھوکہ دنیا آخرت کی کھیتی اورمنزل کا پڑاؤے اورتم لینے جیم خاکی ہے

موار بوکرمفر آخرت کردہے ہو، اس لئے تم کو جا ہے کہ اپنی سواری کا گھاس دانہ بقدر کفایت اٹھا و اور مغری ضرور توں میں کام آنے والاسا مان مہیا

کرکے وہ بیج بوؤجس کو آخرت میں کاٹو۔ اور پھپردائی زندگی آرام سے گذار سکو۔ اگراس ماتحت سواری کی بروٹن و فرہی میں شنول ہوجا وکے توقافلہ

كوچ كرجائے گا اورتم مترل مقصود تك مذبي بنج سكو گے۔

مسافران اخرت کی مشار تقسیم دنیا می خاوق کی مثال ایسی ہو مسافران اخرت کی مثال ایسی ہو مسافران اخرت کی مثال ایسی ہو اور تشکی کی جزیرے کے کنا رے پر اس مقرب اور تشکی کا طاح سواریوں کو امازت دیدے کہ ما دیج برئے میں اثر کرائی ضروریں پودی کرا ف ، مسکر ہوٹ یاری سے کام لینا جگہ خطراک ہے اور اسمی سفردور دواز سرمر ہو۔

عض موادیاں اتری اورادِ مراد فرنتشر ہوکوی اقسام پر نقم ہوگئیں۔
بعض قوضروری ماجت سے فادغ ہوتے ہی لوٹ پڑسے او نیضول
وقت گذار ناان کواچھا مصلوم ہوا ،بس دیجھاکشتی خالی پڑی ہے ابسالا بن پسند کے موافق ساری شتی ہیں اعلیٰ درجہ کی ہوا دارا ورسنسران جگرمنتخب
کرکے وہال بیٹھ گئے۔

اورتبی جزیرہ کی خوشی ارہوا کھانے اور خوش الحال پرندوں کی سسریلی آفادوں کے سننے میں لگ گئے ، سبخ کی فرش اور دنگ برنگ کے بھول بوٹوں اور دنگ برنگ کے بھول بوٹوں اور دائگ برنگ کے بھول مرکز جراری میں شخول ہوگئے۔ مرکز چراری میں اور کا کھا دیوں میں شخول ہوگئے۔ مرکز چراری کی جانب والیں ہوئے ، یہاں پنج پردیکھا کہ جرگزنگ دو گئی ہے اور گربہا دو گرفضا جہوں بران سے بہلے آجائے والے لوگ بہر آگا بھے ہیں اہدا اس تنگ ہی جگریں تعلیمت کے ساتھ معرف کئے۔

حِلاَّوْتِ فَی اورجِن مصیبت و تکلیف کے ساتھ وقت کے کااس کو ان کاہی دل نویہ سمعے گا۔

اوديعن لوگ جزيره كے دل افروز تحن مراكبے عاشق موسے كمشتى اويمنددسپ كيمول مجئ ربيول ونگن اديمل كمان بي معرومن ہوگئے ۔ اور کھیے خبر ندری کہ کہاں مانا ہے ماور پہال مہ کر دوندول اور وذی جانوروں کی غذابناہے ۔ اخریب سب کے بعدبادل نخامستہامل پرسنے توشتی میں نام کومی مگرنغ رنه آئی متعوری دیریکٹری ننگراشھا کروہاں جل دی اور برلوگ کنارہ پرکھرے صرت بھری نظوں سے اپنے براہیوں کو دیکھتے رہ گئے۔ آخر کارنتیجہ بیمواکہ جزیرہ کے درندوں نے ان کو معیار ڈالا اورموذی مانورول نے ان کے نازک اورخوبعودت برکی کوسے کردیا ۔ یی مال بعین دنیا داروں کا ہے ۔ ایتم نو دغور کرے محد لوککن لوگوں پر كونسى متال جيال ہوتى ہے

جیخص لینےنفس کی ماہیت سے واقعت ہوگیا اورمعرفت الہی کا ل کرلی اوریس نے دنیا ہے دَنْ کی حقیقت سمجھ لی وہ نوب سمجیسخیاہے کہ تی تعالی محیت کے بغیر خرت کی جافی مستیں مرکز نہیں ماسکیں الد حق تعالی کی محبت کے ساتھ دنیا کی محبت کا جع ہونا ایسابی نامکن ہے جس طرح ایک برتن میں آگ اور مانی کا جع ہونا نامکن ہے ۔ اور جب کک انسان دنياسے منہ زميرے گاكران فانی تعلقات كومنقطح كرسے اورلقور

ضرورت دنیا پرقناعت کرکے براطینان برمخط فکو وکرالہی بن شخول بھائے
اس وقت تک حق تعالی کی مجبت پیدا نہوگی ۔ اگرتمہا ری ایسی حالت ہوئے
اور نوربعبرت کے مشاہدے سے یہ اسراد شکشف ہوجا کی تب توصی کے
سمجعا نے اور بتلا نے کی حاجب بی بہیں ، ور دنٹر بعیت کے تابع بن کو
د کیجو کہ اللہ تعالی نے دنیا کی کس قدر مذمت فرمائی ہے ۔ تقریباً بہائی قرآن
اسی ولفریب میزہ وزار زہر بلا بل کی برائیوں سے جرا ہو لہے ۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ
سمنعوں نے دموشی کی اور دنیا کو اس خرمت پر ترجیح دی دہ پہنی ہیں تو رسوان قول
مسلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ در تعجب ہے ان بندوں پر جوعالم بقاد کوسیا
سمجی اور دی راس نا یا مُدار بھنہ ہوں یہ
سمجی اور دی راس نا یا مُدار بھنہ ہوں یہ

خوب مجدلو کہ جو لوگ دنیا کو مقسود ممبکراس کے کمانے بی شخوا معجد اللہ میں خواتے ہیں و سامت ہوئے ہوئے ہے ہیں دوان کی طلب میں ہوتی اوران کی کو کمبی دور رفع نہیں ہوئی ، ان کا رنے وغم مجمی دور نہیں ہوسکتا ۔ نہیں ہوسکتا ۔

ونیا کی حقیقت کوری برنظراتی ہی استینی میں آیا ہے کہ اسول عبول میں الدر رہے کا المتعبید الدر اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں میں اللہ میں میں اللہ میں ا

له زيرواتل رلاعلاج ١١

حرص وہوس سے بریز تعیں ، اور آن کس بڑے حال میں کوٹے پر پڑی ہیں ، کہ چند دونیں خاک ہوجائیں گی اور ان کا بہتہ ونشان بھی نہ ہے گا۔ اور دیجو یہ خلاظت اور فعنظ ہوتم کو نظر آرہ ہے وہ تمہادی غلا ہے جس کے بیٹ کے اندر مجرفے کیسے ملال وحسول کا بھی امنیاز نہیں ہوتا ۔ ایک دن تھا کہ دنگ برگ کے کھانے بڑی تمہادے بیٹ میں تھا ، اور آن یہاں کوڑے پرس گندی الت میں پڑا ہواہے کہ اس کی بوسے وگ مجا گئے اور گھنیا تے ہیں ۔ دیجویی پڑا نے بھی تعرف کے مواقد اور گھنیا تے ہیں ۔ دیجویی پڑا نے بھی تعرف کے مواقد اور دیجویے ہیں اور کوئی پڑسان حال نہیں ہوتا ۔ اور دیجویے ہیں اور کوئی پڑسان حال نہیں ہوتا ۔ اور دیجویے ہیں اور قتل کھی دن تمہادی موادی کے جانورا ورمویش تھے کہ جن پر جانیں دیتے اور قتل وقتال کیا کہ نے تھے ۔

اے الوم رمیہ ! یہ دنسیا کی حقیقت ہے ۔ جس کا قابل عبرت انجام دنیا میں ظاہر ہوگیا۔ ہس حس کورونا ہور دے "

صفرت عیی علالسلام برایک دن دنیا کی حقیقت بی خفول نے دیکھاکہ ایک بوصورت برطیا بنا وسنگار کئے ہوئ زیورد پوشاک پہنچ بی طفی بنا و دیکھاکہ ایک بوصورت برطیا بنا و سنگار کئے ہوئ زیورد پوشاک پہنچ بی برطیا اسلام نے بواب دیا کہ بنیاد آدمیوں سے ۔ آ ب نے واب دیا کہ بنیاد آدمیوں سے ۔ آ ب نے واب دیا کہ طلاق دیے بیٹے ؟ برطیا نے جواب دیا کہ طلاق دیے بیٹے ؟ برطیا نے جواب دیا کہ طلاق دیے کہ مہن توکس کو ہوتی ہوتی ہے ۔ میں نے سب کو مارڈالا ۔ یہ منکر صفرت میں علالے سلام نے دسریا یا کہ تیرے موجودہ منو ہروں پرافسوس ہے کہ ان گونشة شوموں کی صالت پیمرنی ہیں تی کہ تیرے موجودہ منو ہروں پرافسوس ہے کہ ان گونشة شوموں کی صالت پیمرنی ہیں تی کہ تیرے موجودہ منو ہروں پرافسوس ہے کہ ان گونشة شوموں کی صالت پیمرنی ہیں تی کہ تیرے موجودہ منو ہروں پرافسوس ہے کہ ان گونشة شوموں کی صالت پیمرنی ہیں تی کہ تیرے موجودہ منو ہروں پرافسوس ہے کہ ان کونشة شوموں کی صالت پیمرنی ہیں تا کہ کہ تیرے موجودہ منو ہروں پرافسوس ہوتی ہوتی ہوتی ہے۔

مسلمانو ابور شیاد بوالانبعلو، دنیابر ی بے دفاہے ، اس سے بچہ۔
اس کا جادہ ہارہ ت و ہاروت کے سحر سے زیارہ اور مبلدا ترکر تاہے۔ اگر برانا نمک بحکی دوئی کے ساتھ کھاکرا ورائا میں بنکر زندگی گذارہ ہے تا نہ ملنا مبی گذر مبائے گی مگر الخرت کی فنکر کرد کہ وہاں کی رتی برابر نعمت کا نہ ملنا مبی بڑی تکلیف کا سیب ہے۔

فصل

فتي ويدك ابعض لوك دحوكا كماماتي بي اوسيجيني منبوى كہارا بدن كتنابى دنيا مين مروف بسطر ہمارا تلب دنیاسے فارخ اورخالی رستاہے ۔ یا درکھوکہ پرٹیطانی وسوسہ ہے۔ مبلاکوئی شخف دریا میں بیلے اور یا وُل نہیں کے یہ کیسے ہوسکتاہے۔ اگر تم كودنيا كى طلب موكى اور ضرورت سے زياده دنيا كمانے كى تدبيرول ميں کے رہوگے توخروری بات ہے کہ برلیٹال رہوگے اوردین کوہا تھے کھیٹھو کے۔ یمبی یا در کموکہ دنیاک طلب مین ختم نہوگی اوراس کی حرص ہمیشہ بڑھتی سے گا کیونکرونیاک مثال مندرکے کماری یانی کسی سے کونتا پیوگای قدريياس زيا ده لگے كى بىملا بويىزايك دن تم سے بوط جانے والى واسى معروف بونااگراین ریخ کاسامان کرنانہیں تواورکیا ہے؟ دنیا کی مثال سانپ کسی ہے کیجونے میں نہا بت نرم ہے گرمندمیں قاتل ومہلک ذہر الع ہوئے ہے ۔اس بے وفاکی مفارقت یقینی ہے راب زااس کے التمد تمانے پرخی ہونا اور ہاتھ نہ آنے پررنج وطال کرنا دونوں فنول ہیں۔

له دوفرنت مي جن برجا دونازل بواتما ١٢

دنیا کے زرو ال کواملینان کا ذریع پیمینا بڑی حاقت ہے ،جہاں ہمیت رسنانہیں وہاں اطینان کیسا ؟

ونیا مخلوق کا خاہر صیافت ہو مہان نواز نے ابنامکان آراستکاالہ شینہ وآ لات سے باکرمہانوں کو بلایا اوران کواس میں سیماکرع اور ونوشیو اور سے بھراہوا طباق ان کے سامنے مکھ دیا ۔ ظاہر بی کے ماملاب اس سے یہ بی کہ طباق میں دکھے ہوئے بیولوں کو سوٹھوا وریاس الان کا مطلب اس سے یہ بی کہ طباق میں دکھے ہوئے بیولوں کو سوٹھوا وریاس الان کے آگے سرکا دو کہ اب وہ اسی طرح نفع اٹھا کیں اور نجوشی خاط برابر والوں کے آگے سرکا دو کہ اب وہ اسی طرح نفع اٹھا کیں اور نجوشی خاط برابر والوں کے آگے سرکا دو کہ اب سے واقعت نہوا ورطباق کو اپنا نذرا نہ بی کہ کہ ایک بیان کو اپنا نذرا نہ بی کہ کہ ایک میان دیں دیا تھے میں کہ دو سروں کے سامنے اس کے بعد نتیج ہوگا کہ ماک میان ذہر دی طباق جین کر دو سروں کے سامنے موگا تی ہی سوچو کہ اس وقت اس کوکسی نوام سے ہوگا ۔

ﷺ أَمُّونِهُ الْأَهْمِي تخوت وتحبر كابب ان

ی تعالی فرا آہے کہ " بی کرائے والے کا بہت براٹھ کا نہے ، کبریائی خاص مسیری جادرہے " بس جی خص مجی اس میں شرکی ہونا چاہے گا میں اس کو قسل کردول گا ،

رسول مقبقت اورا ثار می می تاب می الد ملید و مستوه تی می کو بری مقبقت اورا ثار می می تاب می داند کر ابری بی می استون کا ایم جوادگ با وجود صاحب بوتت و مال بونے کے توافع کرتے ہیں ان کو باک تو افتال کے داند کی میں تاب کو باک بوکہ ان کے بات میں بوکہ ان کے بڑے درجے ہیں ۔ ان کی دنیا ہیں بھی عزت بڑھتی ہے اور آخرت میں بھی ہیں ۔

یخبرکے معنی یہ پی کہ انسان اپنے آپ کوصفات کمالیہ میں دومروں سے ذیادہ سمجھے۔ اور ظام رہے کہ جب انسان کا اپنے متعلق الیا خیال ہوتا ہے تونفس بھول جا تاہے ، اور پھراس کے آٹا رظام ہونے گئے ہیں۔ مشلاً داست میں پھول جا تاہے ، اور پھراس کے قدم دکھنا ، جلس میں صددمقام یا عزت کی حبگہ بیٹے وقت دومروں کونغل حقارت سے دیمنا ، یا گرکوئی سلام کرنے میں بیٹی قدمی بیٹے قدم د

مذکرے تواس پرفقہ ہونا ، کوئی تعظیم نکرے تو ناداض ہونا ، کوئی اگرنسیت

کرے تو ناک بھوں چڑھانا ، بی بات علوم ہوئے بیجے بی اس کونہ اننا ، اور
عوام الناس کوالین نگاہ ہے دیجھنا جس طرح گرصوں کو دیجھتے ہیں فعوذ بالٹرمنہا ،
پوئی تکر بڑی بڑی خباتنوں کا مجموعہ ہے اس لئے جہنم کالودا ذخیرہ ہے ۔
(قرل ، کر بائی کہ وہ بی تعالی بی کھیلے مفصوص اور اس کی شال کونیا ہے ۔ بیس انسان ضعیف البنیان جس کوروسرے کا اختیار تو درکنار لینے ہی نفس کا اختیار تو درکنار لینے ہی نفس کا اختیار تہوں کہ اس صفت کا رہوں اس خاس درسے کا مقارکت چاہتا اور اس صفت کمالیہ میں اس کے ساتھ منازعت کرتا ہے اس سے کا سے درسے کا اس صفت کمالیہ میں اس کے ساتھ منازعت کرتا ہے اس لئے پر لے درسے کا اصفا ورخییت انقس سجھا جائے گا ۔

دوم در محرک سبب تی بات کے انکار کی آیت آتی ہے جس ودنی سعادت کا دروازہ بند موجا تاہے ، اور عجر اللہ کی محلوق کو بغطر حقادت دیجھنے لگتاہے ،اوریہ بات حق تعالی کو بہت ناگوارہے۔

کان دگاکرسنو! ایک بزدگ کی نصیحت ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی ا دضا مندی کواپی طاعت پر چیپا

کسی طاعت اوکسی معصبت کومعمولی اور حقسیسر متمجو

رکھاہے ہدذاکی عبادت کوئٹی ہی جوٹی کیوں نہ ہوتھے ہے ہو ، کیا خبر ہوگائی کی دخامندی اس میں جبی ہوئی ہو۔ اوراسی طرح بی تعبالی نے اپنی ناراضی و غیر کومعصیت میں جیبیا دیا ہے۔ بہرسی معصیت کوکسی ہی ذراس کیوں نہو

مه بودا کے اس کے دفت دفت ہوجے۔

دست میں بریکٹرنفس کوکوئی پندیوہ صفت کا لنہیں کرنے دستا۔

تکر کرنے والا شخص توامع سے محوم رہتا ہے ۔ حسداور خصہ کو دور کرنے برقاد رہیں ہوتا ، ریا کاری کا ترک اور نرمی کا برتا واس کو دشوار موتا ہے ۔ کسی مسلمان بھائی کی خیر خواہی اس سے ہونہیں سکتی ۔ غرض اپنی عظمت اور برائی مست اور بہر صفت مومون ہونے کے خیال باطل میں ناصح کی نصیحت شے تنفی اور نفس اتمارہ کی اصلاح سے بالکل محروم رہتا ہے ۔

مسلمان میں جاری کی اصلاح کی توقع نفونہیں آتی ۔ بہندا اس کے علاج میں جاری کرنی جائے۔

اس کے علاج میں جاری کرنی جائے۔

اس کے علاج میں جاری کرنی جائے۔

اول تو بہی سوچنا چا ہے کہ ہاری حقیقت اوراصلیت کیا ہے ؟ ظاہرہ کہ ابتدار تو نجس اور تا باک منی کا تعوہ ہے اورانتہا مردار لو تھ اور کیرا ہے محوال ول فال اور حیات دنیا محوال ول فال اور حیات دنیا ہے سواس کی حالت یہ ہے کہ منول نجاست پریٹ بس مجری ہوئی ہے یہ تق تعلی کا ارت وہ ہے گا آئی علی الل نشہ ان حین تین تا الک خیر الم کہ انسان میں معدوم نے تعا اور اس قابل ہی نہ تھا کہ ذکر و بیان میں اسے اس کے بعد

متى بناا و يعرنط فر بوا معرض فنه گوشت بنا ، نه كان تھے نه آنكھ اور ندحيات متى منطاقت راس كے بعدی تعالی نے سب كچه دیدیا گراس برہم بسيول امراض کا بروقت نشانه بنا بواب ربجوک ویاس کامخاج جواب ،اور ذرا سى تكليف ميں بے كاربوكر مبير جا تاہے كحس شنے كاعلم جابہتاہے گرنہ يں ہوسکتا ۔ نفع ماسل کریا جا ہتاہے ، مگرنقصان ہوجا تاہے ۔ کوئی لحظہ موت سے امن نہیں ۔ خوا جانے کس وقت بیار بوجا سے ،کس وقت عقل حچن جاہے ،کس وقت کوئی عضوبیال ہوجاسے اودکس وقت روح پرواز کرجا ہے ۔ میرانجام کادموت کا شکارا وراس کے بعد تنگ و تاریک گھاٹیوں كاسامنا بوناب و حدات كتاب حشرونشريش آنے بي وجنت و وون مي وائى زندگى كا فيصله اودشا بنشابى فرمان كاصا در بونا يهجيل تهبيل بت اؤكه ايبے گفتادمعيبيت اور ذليل وناكارہ غلام كوذبر دست فلابت ولي حبّار وقبت ارشابنشاه كى بمسرى كاخيال كيونكرزيا بوسخاب بعشفى كريات ہوکہ اگریخاست اس کے انھ کو لگے تو تین تین مرتبہ دھوسے ، اور پھیراسی نجامت کو ہروقت پریٹ میں لئے میرے ، اس کو تکسبرکرناکسی طرح ہمی زیب ہیں ویتا ۔

عُومًا جارباتوں میں انسان کو بحتر ہوتا ہے ۔ عَمَ ، تقویٰ ، حسّب نسب اور مال وجال ۔ اور چونکہ ہرا یک کا علاج علیجہ ہے لہب زام ہم خصول کومغمل جواجدا سیان کرتے ہیں ۔ اہ ل ، عسلہ ۔

عالم کے تیرکے اسباب علم کے برارکسی چیزی فنیلت نہیں ہے،

لہذا اس کو گال کرکے دوخیال بیدا ہوجاتے ہیں : اقبل : یہ کہاری برابرالٹرکے یہاں دوسروں کا دتر نہیں ہے۔ دوم : یہ کہ لوگوں پر ہاری تعظیم واجب اور ضروری ہے ، پس اگر کوگ تواضع کے ساتھ چین نہ آویں ، توان کو تعجب ہواکر تاہے۔

متکری کا عاصل می مرکسے

دنوی ہے۔ ایسے عالم کوجا ہل کہنا ہائے

کیونی عالم کو اہل کہنا ہائے

علی منظار تو یہ تھا ، کہ انسان اپنے شریفس کی حقیقت اور پر وردگار

علی جلالہ کی عظمت کو صلوم کر تا اور محبتا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے ، اور اس کا مال

کی کو صلوم نہیں ۔ پس ہو تعقی پانے آپ کو قابل عظمت سمے ہوئے ہو تو گوگیا

وہ ابی اصلیت سے نا واقعت اور خاتمہ کے اندلیشہ سے بے خودت ہے ، اور

یر بڑی معصیت ہے ۔ کیونی جا ہائے فق اگر کی گناہ کے ارتکاب میں ابنی ناوات کی وجہ سے معذور محبا جائے ہیں کہ قانون مالی کی وجہ سے معذور محبا جائے ہیں کہ قانون مالی کی وجہ سے معذور محبا ہا ہے ہیں کہ قانون مالی کی وجہ سے معذور محبا ہا ہو ہی ہوئے ہیں کہ قانون مالی ہوگر ہاں لوگول کے جرم سے بڑھا ہوا ہوتا ہے ۔ بس تعجب ہے کہ شخص کا بڑم عام لوگول کے جرم سے بڑھا ہوا ہوتا ہے ۔ بس تعجب سے کہ عالم ہوکر جا ہل بن گیا اور با وجو داس کے اپنی جہالت سے بے خبر ہے اس کا نام جہل مرکب ہے ۔

یا در کھوکہ جس علم سے تحترب یدا ہو وہ علم جہل سے بھی بدتر ہے کیونکہ جیتی علم انسان کو متنا بھی نہ دیا دہ ماصل ہوگا اسی قدراس کا نوف اور خشیۃ بڑھے گا حق تعالی نے تولیت ہیا ہے جہ میں اللہ علیہ والم کور چم فرمایا ہے کہ اپنے مت جع مسلمانوں کے ساتھ تواضع سے میٹی آئ ۔ رسول جول می اللہ علیہ والم فرماتے مسلمانوں کے ساتھ تواضع سے میٹی آئ ۔ رسول جول می اللہ علیہ والم فرماتے ہیں کہ " ایسے لوگ بھی بسیدا ہوں گے ہو قرآن بڑھیں گے مگروہ ان کی ذبان

یربی ہےگا ، زملق سے نیچے اترےگا اور نہ قلب تک اس کا اترہنچے گا ۔ لوگول سے کہیں گے کہم قاری ہیں ،ہم عالم ہیں ،ہماری برابرد ومرانہیں سن لو! یہ لوگ دوذرخ کا این چن ہول گے یہ

سلف صالحین کے حالات دیجو۔ ایک مرتب بحضرت حدیقہ نمازیں امام بنے اورسلام بھیرکر کہنے گئے کہ صاحبو! لینے لئے کوئی دوسرالمام تلاش کرلویا علیحدہ علیحدہ نمیں امامت کے لائق نہیں ہوں ، کیونکہ اس وقت میرے دل میں پیخطوہ آیا کہ چونکہ میرے برابسادی جاعت میں کوئی شخص نہ تعالب والمجھ کو امام تجویز کیاگیا۔

له الشرم كواس معفوظ ركع ١٢ له صفرت موسى عليستلام كوزمان كا ايك عالم ١٢

کیمٹل فرایا ہے ہوزبان ہاہر کال دے ،اورعلم سے پہودکوگرمافرایا ہی، جس پرکتا ہیں لدی ہوئی ہیں ۔اور یہ اسی لئے کہ وہشہوات نفسانی میں گرفتار نصر بھی تھے ، دومروں کونصیحت کرتے تھے ، دومروں کونصیحت کرتے تھے ، اور نود غافل تھے ۔

پس ان وا تعات اورا مادمین می خورکردگے تو بحرجا تا بہے گا۔ اور اگراس پریمی نرجاسے تو بحمبوکہ بے فائدہ علوم بعنی منعلق و فلسفہ اور مناظرہ و فیرہ کے پڑھنے پڑھا نے میں شخول بہنے کا ٹمرہ ہے اور یا اپنی خباشت باطنی کا اثر ہے کہ اس کی دجہ سے دوا نفع نہیں دئی بلکہ الٹا صر ر بڑھا تی ہے ، کی ان کے اثر کو کم کرنے کی کوشش کرو۔

دوسرات كركاسب تقوى اورزبرب ينانيد كاماتاب کہ عابر بھی اکٹر تی کرکر نے لگتاہے ،اوربعن کی توبیال تک حالت ہوجاتی ہے كه لوگول كوايذا ربينجانے كوائي كرامت محينے لكتے ہيں مشلاً الكي شخص سے ان كوايذا بيني توجلاكر كيت بن كه ديمية ربوالله تعالى اس كوكسي مزاديتا ب، اس نے ہم برظلم توکیا ہے ، مگرعنقریب سراہی ایس ملے کہ یا دہی توریعے گا، اس کے بعد اگر تقدیرے وقعض باریزگیا یامگیا تولیے دعویٰ کا بوت بھی بیش كرتة اوركية أي كرديما السُرك فقرندول كوايذار دين كاكبيه انتيرام ، أس احق سے كوئى يو يے كەكافرول فى انبيار عليم السلام كومزاد ايذائيس بنجائيس، مرككى فيمى انتقام كافكرنهين كيا اورتنيج بيهواكه ايذار دين والم كغارمشرون بایران ہوگئے اوردنیا وآخرت کی بہودی سے دامنوں کو بعرلیا ۔ اگرانیا علیمالسلا لية يمنول سے انتقام ليتے آوان كامرم الماست تو معلا ضراكي فوق كيو كرموايت یاتی مکیاکوئی مابدولی می بر حستما سے ، استغراللہ عابد کو تخص کے سامنے تواضع

فر كاعل مثلاكي عالمكنه كاركود يھے تواس كے سامنے علم کی وجہسے جھک جائے اور اس کے گناہ کاخیال نرکرے ،کیونکہ علم کی بڑی فضیات ہے۔اورجابل فامنوکو دیکے تو یوں سمعے کہ کیا خبرہے ، شایراس کی باطنی حالت مجھے سے بررجہ ابہتر ہو، اوراس میں کون اسی محودصفت ہو جواس کے ظاہری گنا ہول کو چیالے ، اور میرے اندر کوئی الی خانت ہو ، جس کے باعث میری ظاہری عبادیں بھی حبط ہوما ہیں ۔

سويق تعالى تو قلوب دي الماس مورت كونه س دي ا داركسى کے تلب کا حال سواسے علام الغیوب کے دومرے کومعلوم نہیں میر تکبر کسیا ؟ علاق اس کے یرکنود تکرمی توایک باطنی خباشتہے۔ بس انی حالت کابرتر ہونا توخود ظاہر ہوگیا کہ لینے اندر تکبرموبود ہے ۔ اورو چفی جوفاسق نظراً رہاہے ، تکبرسے خالی ہے ۔

بنی اسرائیل میں ایک فاسق تحف ایک مرتبہ ایک عابد کے باس اسب نیت سے آبیٹھاکہ تی تعالیٰ اس کی برکت سے مجھ پر دیم فرماھے گا ، اس کو یاس بینا دیکی کوما بدلیت ول میں کنے لگاکر مجھ اس سے نسبت کیا مکال ہ ا ورکہاں ئیں ۔ اس کے بعداس سے کہا کہا دّدور ہوؤ ، ای وقت اس نواز کے پنیرر وی نازل ہوئی کہ ان رونوں سے کیدو ، کہ ازمر نوعمل کریں ،کرپیلا كياكرايا براتها يابعلا دونول كاحبط كردياكياكه فاسق كيكناه محوبوكة اور عابد کی نیکیاں معاشیں ،اب آئندہ جیباکری کے دلیا بھری گے ۔

اسی طرح ایک گشاخ شخص ایک عابد کی گردن بریجده کی مالت میں آسواد ہوا ، اللہ ہے کہ مخترت میں ایک عابد کی گردن بریجده کی مالت میں آسواد ہوا ، اللہ ہے کہ میں کرے گا۔ اسی وقت الہام ہواکہ بلکہ اے میکر تیری مغفرت تیرے ہاتھ ہی ہے ، کہ قسم کھا کہنے گی کے ساتھ ہما دے ایک بندہ کواس سے ناامید بنا تاہے یہ ا

حضرت عطائیلی با وجود نہایت در پرتی اور عابد و ذاہر ہونے کے حب تیز ہواجلی یا با دل گر حباتو ہوں فرمایا کرتے تھے ، کہ مجم بنصیب کی وجہ سے لوگوں پرمعیبیت نازل ہوتی ہے ، پی اگر عطار مرحا مے توان معیبیوں سے لوگوں کو خلاصی مل جائے ہے ۔

دیجو اس اخلاص اورکٹرت عبادت پران کوکس قدر تواضع اورخدا کا خوت تھا۔ اوراس زمانہ میں تور حالت ہے کہ دوجارظا ہری اعمال بڑال ا ہوتے ، اوری تعالی پراحسان جتاتے اوراس کی حکومت وسلطنت جبروتی کی باگ لینے اس میں لینی چاہتے ہیں کئی کومادیں کی کوچلائیں ۔ حالا محدان عباد تول میں رہیا وسمعہ کا احتمال جداہے اورانج ام وخاتمہ کا خطوہ الگ ۔ تنیس کی مسبب نسب ہے ۔ کہ لیے آپ کوشر امین اورعال خاندان محد کا کرکے ہیں ۔

مون المربع المحال الماعلان يرب كه لين نسب المحال ا

تخص ای سے پیدا ہوا ہے ۔ ہیں دوسروں کے خصاکل اورغیروں تعینی باب داداک خوبیوں پرنازگرناکیسی فلعلی کی بات ہے ۔ اگراً باروامدادکوگویا کی مرصت ہوتویقینًا وہ می کہیں کہ " صاحبزادہ ودمروں کے محاسن برفخت كرّنے والاتوكون ؟ توتوان كے بيٹاپ كاكيرا ہے جنہوں نے قابل فحنسر کام کئے تھے " بیں بیشاب کے کمڑے اور نایاک نطفہ کو توانی اصلیت د کھنی بیا ہتے نکہ آبا واجداد کے قابل تعربیت اور مبادران کام، کرمیرے باب ایسے بہا در تھ ،اور دادا الیتی تھ ۔میراگر دنیا داروں کے نسب يرتكرا ودفركيا ماس ترحاقت كاكوتهكا نرى بسي كيا خرب كروه نسب والے كبال كئے عمكن ہے كتينم كاكوئلبن كئے مول اور ارزوكرتے بوں کہ کاش کتے اور سؤربیدا ہوتے تاکہ اس معیبت سے خاست لتی دیران کی حالت توابسی اندلیترناک اوران کے صاحبرا دسے دنیا میں ان کی اولا د بونے پرنازکریں ۔ اوراگر دیندار ول کے نسب پرفخروناز ہوکہم ایسے پن اورولی کی اولادمی ہیں تواس محرمی ووسری حاقت ہے کیونکران کوہ کھی عزت اددینرے مال ہوا تھا وہ ان کی دینے داری اور تواضع کی بدولت ہوا تھا ۔ سوجب وہ اپنی دینداری پرخودہی مشکر نہ تھے توان کی اولادکیں عزت وشرافت بریحرکرتی اوران کی ناخلف اولاد قراریاتی ہے ۔ دیندار آباء واجدادكا تويه حال تعاكه وبعض وقت انجام وخاتمه كخوف س لرزاشتے اوریتمنائیں کیا کرتے تھے کہ کاش گھاس ہونے کہ کوئی جانور حرابتیا، كاش يرندبوني ككوئى شكادى جانوريا انسان كمعاليثا بمجيلاجن كوعلم وعسل دونول عال تنع وه توتكري كوسول معاكة تبع اورتم با وجود كيردونون صفتول سے یے بہرہ مجمع ان کی اولایو کرنسب پیخرکرتے ا در تیمر بنے جاتے ہو۔

ر چوتھا مسبب مال اورجال ہے کہ آ دمی اپنے مال یاصن پرخن رکرتا ہے سوال بیزوں برہمی تحرکرنا حاقت ہے ۔

ال اورجال برنحبر ا دراس کاعیلاج



ﷺ ﴿ فَيُهُالُ الْمَهُمِهِ خودلین می کابریان

عود يندى كى فرم سيح مان اوراجها بمحاكرو يويك فرون كى شان سے كەلىنے اعمال اور لينے آپ كوا حيا تمجيى . مديث بي آتا ہے كر فودليندى تباه كردتي ب يكونكه أدى حب لين آب كونكو كالسمين لگتاہے تومطان ہوجاتاہے ا ورسعا دت ا خروی سے محسروم ہوجا تاہے۔ يحفرت لبشربن منصودنے ایک مرتب بنما زیڑھی اور دیریک پڑھی ۔ اتفاق سم ایک شخص ان کود کیدر اسما رویکه نودیسندی کے احتمال کاموقع شما ،اس یے نازے فارغ ہوکر فروائے گئے کرٹمیاں میری اِس مالت سے دھوکہ نہ كماتيو، شيطان في بالمبرادبس الشك عبادت كى مكرانجام اس كا جوبوا وه سب ک معلوم ہے "غرض مسلمان کی شان نہیں ہے کہ اپنی عبادت کوعبادت ا ودانی طاعت کوطاعت سمجے کیونکہ اوّل توقبولیت کا علم نہیں ہے جس سی معسلوم بُوكرعبا ديت واقع ميں عبادت ہوئی يا يوں ہى سيالگئى ۔ دوم يراعثياً خاتمه كالبيدا ورخاتم كاحال كوئى نبيس جانتاكس حال بريوناب نازاور فودىيندى ورسركا فرق خودى ندى مى بخرى ايك شاخ موين نازاور فودىيندى ورسركا فرق خرق مرت اتنا ہے كائتر مي دوست

لوگوں سے لیے نفس کو بڑاسمجا جا تاہے ،اور نودب ندی دومرے لوگوں کی فرودت نبيس بلكه اين نفس كواين خيال بس كامل مجدلينا اوري تعالى ک دی ہوئی نعتول کو اینا حق خیال کرنا بعنی ان کو الٹرکا فضل وکرم بمحسنا ادران کے زوال سے بے خوت ہوجانا خود پیدی اور عجب کہلاتا ہے۔ نازى عَلامَتُ الْكِيبِال تك نوبت بيني مائ كرى تعالى كنزديك ليغآب كوذى مرتب الدباوقعت سمعے لگے تویہ ناز کہ لاتا ہے ۔ اوراس کا اثریب دیا ہے کہ اپنی دعا کے تبول ش ہونے سے تعیب اورایٹ موذی دشمن کوسسزا وعذاب نسطنے پر حمیرست ہوتی ہے کہ جمبیوا ، کی دعار قبول مربواور ماسے دسمن یا مال مربول ۔ يا در كموكراني عبادت يرناذال بونااود اليفاك ومقبول مندا لیسے اور کی قابل مجمنا بوی حاقت ہے۔ البتہ اگرالٹر کی نعمت یر فوش ہوا دراس کے جبن جانے کا بھی فوقت دل بن رکھو اورا تنای مجبو کہ پر نعمت حق تعالى نے فلال علم كى مبب مجكوم حمت فرادى باوروه الك مختارے جس وقت بیاہے لے ، تو خودلیندی نہیں ہے کو کہ تولید شخص نعمت كامنع حقيقي كى جانب شوب كرنا بعول ما تاب اورجب لم نعتول كوايناحق سمجينے لگتاہے

غیرافتیاری توبی بر کرناچاست دس اگرغرافتیاری خوبین مثلاً ناز بونے کا علاح توت و نور یاحن وجال برعب ہو، تب تو توں موجوکہ ان چیوں کے حال ہونے میں میرادخل ہی کیا ہے کہ نازکروں ، حق تعالی کامخن فعل واحسان ہے کہ اس نے بلااستحقاق یہ نوبیاں مجدکو

عطا فرادي علاوه ازي ظاهرب كريسب خوبيان معرمن زوال مي بي كرودا سی بیاری اور منعت لاحق ہوا توسب جاتی رہیں گی ۔ بیں دوسرے کے نایا کہ عطيه يرعجب كيسا ؟ اوراكُرُعُم وعَمَل ما زَبَدِ وتَعْوَىٰ اورعبادَيت ورياً صنت یعنی اختیاری افعال برنازیوتواس م*یں غودکرد کہ* یہ کمالات اورمحاس کیونکر ما مردع ؟ اگری تعالی وین رسا ، اورطاقت ویمت ، دماع وبنیانی، با تنه یا وَل ، قصد واداده مرحمت ، فوا کا توکوئ کما ل کیو بحریم سل بوتا ۔ اس كالحم تعاكدكوئي ما نع بين نهيس آيا ورندي مجود تعاكد نود كيمي مذكر سكتاتها، يفرودسلم ب كدانسان كواختيار واداده دياكيا سي حس سه وه اجعي يا برے کام کرتاہے۔ مگراختیار والادہ کی عطابی تواس مندا کی ہے۔ اور میر تمام اسسباب كامهيا كرديناا ودكاميابي ديناغ ض ابتدار سي ليكرانتها ر مكسب كجد خوابى كي اختياد س ب يس اليى حالت مي نازكر فاكيو توسيح بوستاب ۔ اگر خزان کی کمنی بادشاہ کے ہاتھ میں ہوا ور وہ خزا نکھول کرتم کم میردکردے اورتم اس میں سے جوام ات این نوابش کے مطابق اپنی گودیں بمرادا ورميرنا ذكرنے لگو كمیں نے اتناد ویب مال كيا توظا ہر بات ہے كہ احق سمے ما ڈکے کیونکہ اگریے ہوا ہرات کے سیٹے والے تم تھے مگرخزا نہ تو شا کی تھا ،اوکٹی توبادشاہ ہی کے ہاتھ میں تھی ،ای نے تم پراحسان کیا اس سے تحجی عطا فرانی ا وداسی کی اجازت سے تم خزا نرکی دھمٹری میں داخل ہوسے معراتی ہے اختیاری برتم کو اپنے نعل پر نا زاور تو دلسندی کیو کرورست مہتکتی ہو عبادات وغيرو اختياري ذوبول التعبيب تواس بالتريأ تابوكم عاتل وسمعدارا وربري ير ناذال ہونے كا عِسلاج؛ كھ بوشيادوگ الموقع

برجا بل بن جاتے ہیں ا ودائی عقل وعلم برنازکرنے لگتے ہیں ، کہ اگر محص جابل و بے وقوت کوتو نگریا تے ہیں تو تعجب کرتے ہیں کہ ایساکیوں ہوا ؟ مم توعالم و عاقل بوكرال من محروم دي إوربيما بل ونا دان بوكر الدارومتوّل بن جائز؟ معلاكوئي لوجيه علم وعقل تم كونعيب والورجابل اس معروم را ، ايسا كيون بوا ؟ كيالك نعمت كودوسرى نعمت كاسبت عبسكراس براستخقاق جاتے ہو؟ اگر علم اور مال دونوں چزیں تم ہی کو دیدی ماتیں اور حال فقیر دونون معروم كردياجا تاتويه بات درحقيقت زيا ده تعب كتعى كمخلوق من ایک کوتوسب کیم مل گیا اور دوسرے کو کیمینی نه ملا رسمبلاکوئی بادت ه تم كوهونا مرحمت فروا في اود دومريت تخص كوغلام ديوس توكيايوں کنے کی تم کوئمت ہے کہ واہ ماحب اس کوغلام کیوں دیا گیا اس کے اب مورا توسع بنهي ، ادرس ج بحكمورًا ركمتا بول استاعلام مع محدي كوملنا بياسيخ تقا ـ الياخيال كرنا برى بيوتوفى ا ورجبالت كى مات س عقلمندی کی بات یہ ہے کہ عطائے خوا و ندی پرشکرا واکر وا وسجولوکری تعا كابراكرم ب كداس نے ابترارً بلاكستحقاق مجديركرم فرما يا ورعقل و المبيى تعمت بختی جس کے مقابلہ پر مال کی کوئی حقیقت بی نہیں اور میرسرگذاری وعیاد كى تونىق مرحمت مسندوائى ما ورد ومرول كواس سفحوه ركها عالانكر محودى مبیمی جرم سابق کی سزایا تعود کابدانہیں ہے ۔ سی حب الیا خیال كرو كے تونون الى بيدا ہوگا اور مبوكے كرمس نے بلااستحقاق انسام مسْرہا یا ہے ۔ وہ اگر بلاتھوداس نعمت کوچین می لے توکوئی بون وشیسرا نهیں کرسے کتا اور کیا خسرے کہ پنعمت مکر اوراسٹندراج ہوا ور

وبال جان اورعذا بكاسبب بن جائے كيونكرى تعالى منسواتا ہوكہ "ہم نے ان پر مرنعمت كے دروازے كھول دمے پيمال تك كرحب وہ نوسش ہوگئے اور سجو نے اسمائے توسکا يک ان كوبكواليا " خوشس ہوگئے اور سجو نے نرسمائے توسکا يک ان كوبكواليا " حبب پي خيالات ذہن شين ہوں گے تو خشيت اور خوت تم سے كسى وقت سمبى دور نرموگا ۔ اور كسى نعمت پر نازاں اور نوشس نرموؤگے، بس عجب ہے باسانی نجائے مل جائے گی ۔



المراكم المالي المراكم المراك

حق نعالی فرما تاہے کہ افسوس ہے ان نما ڈیول پرجوابی نمسانے سے بیٹ ہرسلمان پرلازم ہے کہ اعمال میں اظلام پیراکرے اور دیا رونمو دسے اپنے اعمال اور طاعتوں کو بچاہے کہ کیونکہ دیا سنسرک اصغربے ۔

ريارونمودكا صلى المرتية من آيابي كرا قيامت كون المرتبي المرتب

توریاکاروں کو حکم ہے گاکہ انہیں کے پاس جاؤبین کے دکھانے کو نمازی پڑھتے اور عبادیں کیا کرتے تھے ،اپنی عباد توں کا تواب انہیں سے لو، دیجو کیا دیتے ہیں ہے

دوسری طویل ملین میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اسم الحاکمین کی شاہنشاہی عدالت میں خانٹی اور عالم اور شی کی بیٹی ہوگی اور تینوں اینے جہاد فی سبیل اللہ ، تعلیم وقعلم اور مشغبہ علم دین اورانی خیرات صدقات

کااظہاں کریں گے۔ یکم ہوگاکہ "پرسب اعمال تم نے بی بی محض دکھا ہے اور نام کیلئے اسی غرض سے کئے تھے تاکہ لوگ کہیں کہ فلان شخص غازی ہو فلاں شخص بڑا عالم ہے فلان شخص بڑا عالم ہے فلان شخص بڑا عالم ہے فلان میں تم کو شہرت حاسل ہوئی اور لوگوں نے تم کو غازی اور عالم اور یکی کہ کر کیا ا میں تم کو شہرت حاسل ہوئی اور لوگوں نے تم کو غازی اور عالم اور یکی کہ کر کیا ا میرس مقصود کھیلئے اعمال کئے تھے ، حبب وہ حاصل ہو چکا توا سب کیا استحقاق رہا ۔ اور میہاں کیا جا ہے ہو ، لہذا جا وجہنم ہیں ہو

دسول مقبول صلی الشعلیه وسلم فرمانت نبین که «خبر عمل میں ذرہ برابر معی دیار ہوگااس کوحق تعالی ہرگز قبول نه فرما سے گائ

تبناب رسول الشصلى الشُرعليه وسلم كے اس ارشاد كو بگوش بوش سنوا

اورعبريت تحريطو به

معضرت علیی علیالسلام فرماتے ہیں کہ اگرکوئی شخص روزہ دکھے تواس کو جاہئے کہ اپنے سراور واڑھی اور ہو نتوں کو بچنا کرلیا کرسے تاکہ لوگ اس کو دوزہ دار نتیمجیں ، اور خیرات کیا کرسے تواس طرح کرسے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو ، اور نما زبڑے تو بردہ کر لیا کرسے تاکہ کوئی دیکھے نہیں یہ اسی لئے حضرت فاروق اعظر شنے ایک شخص کو جو اپنے سرح بکا سے مبیلیا متما ، تندید کے طور راوں فرما ما متما کی مسال کر دن ایکھا ہو خشوع قلد سے متما ، تندید کے طور راوں فرما ما متما کی مسال کر دن ایکھا ہو خشوع قلد سے

ہما ، تنبید کے طور پر ایوں فرما یا تھاکہ میاں گردن اٹھا ڈھٹوع قلبسے ہواکر تاہے، نہ کرگردن ہے ؟

ریاری ماہیت اور سرک ہونا داوں میں اپنی عبادت اور سے کہ لوگوں کے دیاری ماہیت یہ ہے کہ لوگوں کے دیاری ماہیت یہ ہے کہ لوگوں کے

کے ذریعیہ سے وقعت اور منزلت کا نوا ہاں ہو ، اور بیعبادت کے مقعود کے بالکل خلاف ہے کیو بھر عبادت سے مقصودی تعالی کی رضا مندی ہے ۔ اور اب ہو نکمامن مقصودی دوسرا شریک ہوگیا کہ رضا سے متول منزلت مقعود ہے ۔ منزلت مقعود ہے داور اس کا نام شرک اصغربے ۔

ریاری صورتیں یادرکمو کررا تجیمرے سے بواکتاہے۔

اقرل مرن کے ذریعہ سے ، مشلاً شکستگی دمنعن اورغنودگی الح پکوں کا جبیکا ناظام کریا جا ہے تاکہ رود دارا ورشب بیدار خیال کریں میا مثلاً عملین صورت بنائے تاکہ لوگ مجمیں کہ ان کو آخرت کی بڑی فکر ہے ۔ یا مثلاً براگندہ حال بہت تاکہ لوگ مجمیں کہ دین ہیں اس قدرشنول ہیں کہ بال سنوار نے کر میں خوصت نہیں اور خوا بوانے کاموقع ملتا ہے ۔ یا مثلاً آواز بہت ادر آ ہت کا کے تاکہ لوگ مجمیں کہ ریاضت و مجا برہ کرتے کرتے آتنا صنعف ہوگیا ہے کہ آواز تک نہیں نکلی ۔

حوم مر بدیکت کے ذریعہ سے مثلاً رفتاری نری اور منعنظام کرنا یاس جبکانا مونچیوں کا منظر والینا سیدہ کے نشان کا باتی رکھنا۔ آبھ کا بھینی اور الیں صورت بنا ناجس سے لوگ مجیں کہ حالت وجدیں ہیں، یا مکاشفرین شغول ہیں اور فکر کے اندائستغرق اور محومیں ۔

مسوم یشکی وشابهت ولهاس می رمشلاً مشوف اورموشے محصطے کپڑے بہننا ۔ بیٹرلی تک پائینچ پڑھا نا کپڑوں کا بوسیدہ اورمیلا کچیلار بہنا تاکہ لوگ سمجیں کمونی معاصب ہیں ، مالا بحد تعوف سے اسے کورے ہیں کہ اس کی حقیقت و ماہیت بھی ہیں جانتے ۔ یا چوخہ یا دھیلی اسٹینوں کا مجتبہ ببننا تاكدلوگ عالم محبی به یا عمامه بررومال با ندمے رکھنا اور حرابی سینے رسنا تاكدلوگ محبی كداس در حرشتی ہی كدر است كردوغباد تک سے پر ہم خر كرتے ميں كدخوا جانے س كى مكيت ہوگ . ميران ہي محى دوقتم كے لوگ ہوتے ہيں :

دیندارول می نمورو | بعض توره لوگ می جومونیوں اور وقعت کی طلسے دیندادوں کے دلول میں قدرومنزلت كحطالب بوتے ہيں ۔ اور بيشراى نيت سے ميلے تحييلے پرانے كيڑے مينتے اور اس مالت میں رہتے ہیں کہ اگر کوئی نیاکہ اجس کا پہننا شرعًا مباح ہوا ورسکت نے بھی السالیاس پہنا اوداستعال کیا ہوان کو دیا جاسے کہ اس کوہن لیجے ، توان کوالیا ناگوارگذر تا ہے جیکے ی نے ذیج کردیا اور وجراس کی میں توکراس ے اِن کامطلب فوت ہوا جا تاہے کیونکرلوگ میاف تھراکٹراسنے دیجیں گے توان کی وہ قدر نرکری گے جومیلے کمٹروں میں ک<u>ے ت</u>ے ، بلکہ یوں کہیں گے کہ اب موفی صاحب کے زہر میں مجی آگئی اور تصوف کا دِنگ بدل حیلا۔ معض لوگ امیرون اورناجو میں وقعت بیداکرنے کے تواہشند ہوتے اور سوچتے ہی کہ اگر کرانے مطے کرے مینے تب توامرار کی نظرول میں و نہوگ ، بلکہ ان کوہارے یاس منتینے سے بی نفرت ہوگ ۔ اوراگرلیاس فاخرہ يبنا تولوگ زا ہرا ورصوفی شمعیں گے لہندا ایک نئی صورت اختیار کرتے ہیں کہ بني تيت باريك كيرون كوكيروا ياأسماني رنگ كارنگوليتي اگران كي قیت دیکھئے توشاہا نہلیاس کے برابہ سے اور رنگ در وسل خل کیئے قودرولشانہ

صوفیانہ ہے ، اس طرح پرانپامطلب کالکستے اور دیا کا دہنے ہیں بنائج اگلان کو بھے گڑے ہیں بنائج وہ کے جائیں اور کہا جائے کہ ان کو بہتے توسخت ناگوارگذر تاہے ۔ کیونکہ ایسے کپڑوں کا پہناا میروں کی نظروں سے گرجانے کا سبب ہے ۔ اوراگر شمینہ یا بانات یا کوئی دومرا بیش قیمت کپڑا ہو ترعامباح اور جائز ہوانہ یں بہنا ہے تو وہ بی موت سے ذائد ہے کیونکہ اس کو بہن کر لوگوں نام جو جاویں گے اور گویا ورونینوں کی جاعت سے خارج ہوجا ویں گے اور گویا ورونینوں کی جاعت سے خارج ہوجا ویں گے ۔ اس سے علوم ہوگیا کہ ان کا لباس دیا کاری کالباس سے دائٹر بناہ میں دیکھے ۔

جهدارم رگفت گواورزبان سے دیاکیا جاہے میساکتم نے بعن دنيا دار واعظوں كوديجها بوگاكر زيابي موامود كرمفني وستحع عبارس مانياكر سلعت صالحين كي نقل ا تارسته ا ومحض دكعا فيرى غرض سيح يبي ا واز كاليح يست لا بناتے ہیں اور پی خیکن کردل میں تواٹر خاک ہمی ہیں مگر بناوت او تھنے لول بتارا بع كريس عالم اورموفى بي كرباكل سلف كانموز بير راسط مثلاً معقاصيت اودمشائخ وعلاي زما نرسط لاقات كادعوى اودا فسيادكمنا ك فلاں پردگ کی بھنے زیادیت کی اور فلاک شیخ سے طے ۔ یامٹ لکھی مدست كمتعلق ي صعيم يست كاملاي سي كالكادينا الدلوك محقق اوركايت مجيس - يا بدكارى دمعصيت كے تذكر الريان سے آواور الارافوں كح كلي نكالنا ياخلاف شرع باتول سے نغرت ظاہر كرنا اور كرصنا حالا نكر ان کے دل میں دینج یا نفرت کا اثر نام کومبی بہیں ہوتاً بلکرسے کیے خس اس عض سے ہوتاہے کو کسان کویا رسااورالٹروالامتی شریعیت مجیں افعال اوراعمال میں ریار اندور کرنارکوع و سجدہ میں دیر تک سبنه مرحيكانا كمبى طرف توجرندكرنا ، بلكول كوصيكائي ركعنا وغيرو . تاكه لوك ان كو عابدوذا براود باععنت ويادساتمجيس رمالابكه الشيخوب ميانتلب كدان کے دل ان نوبول سے خوب کوسے اور خالی ہیں ۔ اوراس کی شناخت يہے کہ بب اکیلے نماز پڑھتے ہيں ، تو کھوڑا ساحپوڑ دیتے ہيں ۔ اوراگر کسی کو معلوم كريس كروه ان كى مازكود كيم را بي تونوراً سكينت و وقار كراتم نما زكوهم المعيراكر بطيصنے لكتے ہيں ۔ تاكه ديجينے والاسمجھ كدان كى نما زختوع اور تفوع سے مری ہوئی ہے ۔ تم ہی بنا دُکہ یہ ریانہیں تواور کیا ہے ؟ ششهد ـ ليغ شاگردول او دم ميول كى كثرت ا وَدُلْحُ كَى كُثرت كَ تذكره كرنا تاكد لوكسم مين كران كى رائد برائد مشائع سے ملاقات بوئى سے ا وربعن لوگ اس کے خواہاں ہوتے اور نرسر کرتے ہیں کھی طرح سلاطین و امرار اودعلمار وصلحاران كى زيادىت كرنے كو آئے تكيس تاكدان كى شسىرىت ہوجائے کہ فلالتخص ایسے بزرگ ہی کدان کی خدمیت میں ایسے ایسے بڑے لوگ حا منر ہوئے ہیں ، اور بادشاہ وعالم سب ہی اَستَّانہ بوسی کواپی عزیت معجة بي - يا در كموكه برسب ين بي ديا كارى سے ، اور ديا حوام اور كبروگذاه ہے۔ الٹرتعالی محفوظ سکھے ریا کے حسرام ہونے کی درو وجہ ہیں بر

ریار کے حرام ہونے کی و حبراول اور کے حرام ہونے کی و حبراول اور دھوکہ اور دھوکہ دور دور کے حرام ہونے کی و حبراول کے حرام ہونے کی و حبراول کے دور دور دیا ہے۔

اور دھوکہ دینا حرام ہے ۔ یہا نتک کہ اگر کوئی شخف کی کو ایسی طرح روبیہ ہے کہ دیکھنے والے یوس محبی کہ اس کو مہر ہم ہم کہ روا کہ اس کے پیجی محب تا کہ و قرض دیتا ہے ، تو ہونکہ اس میں میں دھوکہ لازم آر ہا ہے اس لئے پیجی محب تا ہے ۔ بچہ ما روا اور قابل نعظیم ہیں اور اس طرح پر کوگوں کے دلول پر اس مارے دلول پر اس مارے دلول پر اس مارے دور کہ ہونے میں کون سف ہر کہ تا ہے ۔ میر ایسے سکار شخص کو فاستی کیون کر نہ کہ امام اس کے دھوکہ ہوئے میں کون سف ہر کر سکتا ہے ۔ میر ایسے سکار شخص کو فاستی کیون کر نہ کہ امام اس کے دھوکہ ہوئے میں کون سف ہر کر سکتا ہے ۔ میر ایسے سکار شخص کو فاستی کیون کر نہ کہ امام اس کے دھوکہ ہوئے میں کون سف ہر کر سکتا ہے ۔ میر ایسے سکار

ریاکاری تقالی شان میں گستانی کوناہے۔ اس کی مثال اس کو اس کے مثال اس کو اس کے حضوی من خام بیکر کھڑا ہواور اس کھڑا ہونے سے اس کی غرض لینے آپ کوشاہی خدمت گارا وردلس ل و محتاج غلام طام کرنے کی ذہو، بلکہ با دشاہ کے غلاموں میں سے می کو بکنا یا محتاج غلام طام کرنے کی ذہو، بلکہ با دشاہ کے غلاموں میں سے می کو بکنا یا محسی کنیز کو گھور نامقعود ہو، تو ظام رہے کہ وہ بادشاہ کے دربار کا گستاخ سمجھا یا ری گا، اور بے ادبی کا مجرم قراریا سے گا۔ اسی طرح جب عبادت میں می تعالی کی خوشنودی مقعود نہوئی بلکہ بندوں کی دمنا مطلوب ہوئی کہ دہ اس کونیکو کا تھے ہیں اوراس کے معتقد مہوں توگویا بندوں کو خواکی بنسبت لینے نفع اور نقصان پر ذیا وہ قاد رسیحا اور دول میں بندوں کی بہان تک عظمت بھا لی کم عادت بھی انھیں کے ندرگزار دی ۔

ریا کی کیفیت می منتی رکیناه کی یادتی کیواس غرض اور نیت

میں متنا فیاوزیا وہ ہوگاا*سی قدرگنا ہمی زیاوہ ہوگا ۔کیو*بکہ

بعض ریا کارول مقصور توصرف بی ہوتا ہے ، کدلوگ ہاری عرّت کیا

كرى اورى مقتداسميى ـ

بعض كامطلب يربوتاب كولك مكوديندار كحبكر ما ليعياس اختيل ركيس ، بركوايي ا وقاف كامتولى بنائيس ، يانتيمول كا مال مارى سيردگ دي ، بس ان كولينے قبضي لاكراڑ لنے كھانے كاموقع ہے ۔ ظاہر ہے كداسس كاگذاہ

یہلے کی برنسبت زیادہ ہے

بعض کامنشایہ ہوتا ہے کہ ہمکونیک بخت محمکر عوتیں اوراط کے ہما رہے یاس آئے لگیں اوراس می کی اوٹ میں شکار کھیلنے تعنی زنا ولواطت کرنے کا نخوبی موقع ملے یاان صعیف دل عور توں بحیاں سے مال ہمارے ہا تھا کے اور اس كونسق وفجورا ورابو ولعب مي خرج كركيس عظام بات سے كماس كاكناه میلی دونول مورتول سے زیادہ سے کیونکہ استحف نے اللہ تعالی عادت كومعميت كأآله اوريتبار وقب ريروردگاركى مخالفت كاوسيد ببالياسيد والعياذ بالثر

اسى طرح بن عبادتون مي ريابوتاسے وہ بي مختلفت درجبي بهي كدان مين بعض كأكناه بعن سے بڑھا ہواہے ،ر

اول : اصل اميان مي ريار، جيسے منافق كماس كے دل مي ايان و نام کو بھی نہیں مگراس نے اپنی صورت مسلمانوں کی می بنا رکھی ہے تاکہ لوگ۔ كافرسمجه كراس كيمان اور مال كوملال تمجعين ، بامثلًا ملحد ومرتد يكايان جاتا رامگرد کسی مسلوت یا لحاظ سے اپنے آپ کومسلمان ہی ظاہر کرد ہاہے اس ریادگاگنا ہ بہت سخت ہے ۔ جنائی کلام مجید میں فرکورہ کو منافق جنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں سکے ہے

حدس لگردید اصل عبادتوں میں دیاکرنے کا ہے بیٹلاً لوگوں کے سامنے نماز بڑمناا ورزگؤہ دینا اوراگر تنہا ہوں کہ کوئٹ نخص پاس نہوتو نزنا ہے ہزگؤہ ۔ اس سے علوم ہوا کہ عبادت محض لوگوں کو دکھائے کہ تھی جمگر اللہ تعالی تو دلوں کے حالات سے وا قعن ہے وہ نوب مبانتا ہے کہ عبادت کس نیت سے ہورہی ہے ۔ لہذا اس کا دربراگرچہ پہلے درجہ سے کم ہومگر تاہم سخت اورشرک اصغربے ۔

له عائوره وارمحرم ١١

مگریمی حسرام با درین کربادی میلاکانی ب

رمام كقصار تفاوت كى وجم إيم يادر كموكد بارك تصرب تفاد کی وجہ سے جی گناہ کے اندر مجی کی میٹی موجاتي مثلاابك صورت توبير

مے سنزایں کمی بیشی

ہے کہ عباوت سے تعقب ولمحض و کھا وا ہوکہ عباوت کا قصدہی نہومشلا بلا وضو لوگوں کے دکھانے کونماز ٹرصنا یا لوگوں کے دکھا وسے کوروز ہ دکھنا کہ خلوت میں گئے اورا فطاد کرلیا بیں اس کاگناہ تونہایت می تخت ہے ۔ اورا یک ا صودت یہے کہ عبا دست می مقعود ہوا و داس کے ساتھ ہی اس میں ریا کی مبی المسينرش ہو سواس كے بن درج ہيں:

يهالدرج الويب كمتعود عض عبادت ب جس كم مورت يب كراكتنها موتاتب مى نمازىلمتا ، جىيادگون كى موجودگى بى ير مدر با سو مگریونکدد کسرے نے نماز ٹرھتے ہوئے اس کود کیاہے اس لئے طبیعت اس کی نوش ہوگئی اور نماز کا پڑھ نااس گوگرائ علوم نہوا ۔ بس اگراتن ہی بات ہو تب توامیدے کہتی تعالیٰ اس عبادت کوتبول فرمالے اور اس برتواہمی مرحمت فرمادے ۔ باتی یہ دوسری بات ہے کہ اس دیا کی سسزایمی دے یااں کی وجرسےعبادرت کے اجر وٹوا بسیمی مسنسریا ہے ۔

دوم کی درجب یہ ہے کرعبادت کا قصیفلوب اور دکھا ہے کا خیال غالب مو ، معنی به حالت بع بنی عبادت لوگول کی موجودگی میں کرتا ہے تنہائی ا وخلوت کی مالت میں آنی عبادت ہرگزنہیں ہوستی ۔ ہیں بیعبادت میں ک ریا کاری کی یہ مالت ہوکسی طرح مبی قبول ہونے کے قابل نہیں ہے کیونکہ اس میں عبادت کا بھی اگرجہ ذراسا قصیدا وراداوہ شامل ہے مگروہ اتنامغلق ہے کہ اس کا کچھا عتباز ہیں ہے ۔ لہذا اس کو صرت کریا کا دی سمجھا جاسے گا اور ایسی عبادیت درسخت عذاب کا ادلیث ہے ۔

تبسما درجد یه که عبادت ادریا دونون مهادی ادرالا بهی دشتر کادرالا بهی در سخص قدر طاعت خوادندی مقسود بدای قدر کوک می در کوک کود که لا نامی مقعود بود به ایسی حالت به جس می نفع ادر نقسان بونی برابه به اس کے مکن ہے کہ اس پر نه غذا ب بوا در زوا سبطے گرجی بحث تعالی فرما تا ہے کہ سجاد شرکا رہیں سب سے زیادہ شرکت سے بے نیا میری ذات ہے یہ ابذا کچے عب نہیں کہ اس مورت می مقساکو نفع برترج می دیرعبادت کو باطل کہا جا ہے ۔ بیس غیب کی خروض کو ایسے خص دیرعبادت کو باطل کہا جا ہے ۔ بیس غیب کی خروض کو ایسے خص سے کہا معالی مولی میں اور ت

ریامی توجی و داختی او داختی او داختی او داختی و داختی و داختی او داختی داد کرمی ختی اور پوشیده بوتی به مشکر میب کوئی مهمان آجا تا ہے تو اس کے سامنے تبجد کے لئے اس کا نشاط اور مسرت زیادہ ہو جا تا ہے تو رہمی تو دیا ہے مگر پہلے کی نسبت اس میں خفا ہے اور اس سے زیادہ مخفی پر رہمی تو دیا ہے مگر پہلے کی نسبت اس میں خفا ہے اور اس سے زیادہ مخفی پر ریا ہے کمی کے موجود ہونے سے نشاط میں می ذیادتی نہو مگر اثنا ہے عبد در سے فارخ ہونے کے بعد اگر کوئی شخص اس عباد ت

پرمطلع ہو جائے تواس کے دل میں ایک تسم کی فرحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے اس سے لوم ہواکدل کے اندرربااس جے جیا ہوا ہوسے داکھ کے اندرآ گھی ہدتی ے کہ دوسروں کے مطلع ہونے ہوائ گئے توسرور سے یاہو تا ہے ۔ اوراس سی معی زیاں خفی دیا بہ ہے کہ اطلاع سے بھی خوشی نرہوںیکن اس کا آرز ومن بہ یسے کہ کاش لوگ میری تعرفیت کریں ،سلام اود مصافح میں ابتدار اورمعاملا میں میری رعایت کری اور اگرکوئی شخص اس کے ساتھ کھیرائی کر بیٹھتا ہے تو اس كوتعبب بوتاہے ۔ يا در كھوكريمى رياہے كيونكمان خيالات اور آرزول یے علوم ہواکہ لوگوں پرائی طاعت وعبادت کا احسان رکھنا جاہتاہے اور اگرید لوگوں سے اس نے لینے ریا کوچیا رکھا ہے مگراس کا اتنا اترضرونظاہر ہے کہ توقیرادراحترام کی خواہش ہے ۔ اس قم کے ریاسی بن سے متعین بخالی موتے ہیں گناہ میں داخل ہی اور اعمال حیط موجانے کا اندلیثہ ضرور سے ۔ البتداگراس عبادت برلوگوں کے مطلع ہوجانے سے خوشی اس ما برموئی بوكدالله كاشكري سي سي معنيك اورفعا من كاالهارفرما ياادراي كى معصيت يانغل تبيح يكي كومطلع نهي بونے ديا محض ليغ نضل سوشان ستّادی کا فلود فرمایا ،اگرچیئی ، طاعت ہو یا معمیت ، دونوں میں سکے ی كااظهار بمئ نهيس عابناتها مركز فيرالحديث دوك طلع بومة توفعل حبيل بي ہورفعات ہے پہنہوے۔

یامتلاً اس وجرسے وقتی ہوکہ اس عبادت پرلوگوں کے مطلع ہونے سے یہ بات علوم ہوگئ کہتی تعالی قیامت کے دن بھی مجھ سے احجابی معاملہ

له يوشيده ١١ ٪ ما تعا ١١ كه عروكام ١٠ كه براكام ١١ عدكناه م يكومني و١١ كوناتها لؤيَّ

مندوائے گا کیو بحد دنیا میں ستاری فرمانا علامت ہے کہ آخریت ہی بھی سوائی سے بھائے گا ۔ سے بھاسے گا ۔

یاس وجہ سے نوٹی ہوکہ اس اطلاع کے سبب و دسروں کو بھی ہمسیم ہی گا اورمسیدا فیعل دوسروں کی عبادت کا مبہ بناجائے گا۔ تواس تسم کی نوٹی میں کوئی مغالقہ نہیں ہے۔

پونکریا کامارہ نظرسے پوشیدہ ہوتا اور لوگوں کے دلوں پرجیکے چکے کلم کرے مرااٹر ڈالاکرتا ہے لہذا مقدین نے اس میں بہت ہی کچے احتیاط ملحوظ رکھی اوراپی عبادتوں کو لوگوں کی نظروں سے بے حدیٰ دکھا ہے۔

گرفا می کا دنی فائدہ کے دن اُمرار سے خطاب ہوگا کہ کیوں صابوا کی ہم نے تمہا ہے لئے ارزانی نہیں رکھی تھی ، کیاتم کو لوگ سلام میں ابت وا نہیں کرے تھے ، کیا تمہاری ضرور میں دو مرول کی نبست جلد رفع نہیں ہوتی نہیں ہوتی میں رہیں ہوئی ہو، لہذا یہاں تمہار کے نہیں را یہ لیے اعمال کا بدلہ دنیا میں اب چے ہو، لہذا یہاں تمہار کے نہیں رط یہ

بیں اے مسلمانو ؛ اگرخلاص جا ہتے ہوتولوگول کوچوپا کوں اور کجول کا موجود ہو نا اور مزہونا دو نوں برابر ہوں ، ان کا جا اور مذہ بان نا اور مذہ بان نا ان کا موجود ہو نا اور مذہ بونا دو نوں برابر ہوں ، ان کا جا اور مذم وا تفیت غرض کوئی بات می قابل اعتبار نہ ہے ہے ہی نا ابنی عبادت اسی کو دکھ لا کہ یہ ہونے وہ میں جزا دے سکتا ہے اور وہ عبادت کا قدر دان ہے ۔ باتی اس کے مواقد دنیا اور دین میں کوئی بھی ایسانہ میں ہوکھی کو کچھی دے سے ۔ اگر الیسا کروگے تو اپنی عباد توں سے مرور نفع یا کے ور شخت ضرور ت

شایرتمها را برخیال مبوکه اس قیم کے ختی ریا سے تو بجینا محال ہے البتہ معلی ریا سے تو بجینا محال ہے البتہ معلی ریا سے آدمی ہے اور کوشی فاسر ، اسٹا ہم اس کی بھی تشرق کئے دیتے ہیں ۔ فاسر ، اسٹا ہم اس کی بھی تشرق کئے دیتے ہیں ۔ عبادت ہیں دیا تین قیم کی ہوتی ہے ۔

یاتواولی سے ہو، مشلاً نماز کار صنا مشروع عبادت برام دکھائے اور نمازی کہلانے کوہو ۔ یعورت تونماز کھیلئے مفسدے کرایسی نمازی کے منہو کی کیوبی اس میں عبادت کی نیت ہی نہوئی اور بلانیت کے کوئی عبادت

لے اس صورت پر بیزیم ایک قسم کی تحقیرہے اس سے میرے نزدیک سب کوفرختے سمجھے' کیو پی فرشتوں سے انسان ریانہیں کرتا اس کی وجریہ ہے کدان سے کوئی کام نہیں بڑتا، اس لئے ان سے طالب توقیر و تعظیم نہیں ہوتا ۱۲ مولانا تعانوی رحمۃ السّٰد۔

معتربہیں ہے۔ اوراگرکوئی مخفی نماز توجلوت ہو یا خلوت دونوں موتوں میں پڑھتاہے مگراول وقت میں پڑھناریا کی نیت سے ہوتاہے تواہ حورت میں بغاہر میجلوم ہوتاہے کہ فرض اوا ہوجا سے گا ۔البتہاول وقت کی نفیلت مارل نہوگی اس لئے کہ اس میں ریا موجودہے ۔اب دسی پربات کہ ریا کا قصر عبادت میں شامل ہوا مواس کا گناہ جوا ہوگا ۔

یامثلاً گوئی شخص نما ذیر مرد استا وردگوں کو اپنی طوف دیکھتا ہوا یا کر اس خیال سے کرمیری عبادت پر براوگ مطلع ہو گئے ہیں اس کی طبیعت کو اس قدر خوشی ہوئی کو عبادت کی اصل نیت بائکل خلوب ہوگئی اور نمی از کا کو کئی اس میں اور اس میں اور کی ایک کے مسرور کو نیادہ کو گئی دکن ایس مالت میں اوا ہوا جس میں لوگوں کی آگا ہی کے مسرور کو نیادہ وخل تھا ، تو فالب ہے کہ یہ نماز بھی می نہیں ہوئی کے داس میں اگرچہ نہیت منقطح نہیں ہوئی مرح تا ہم ایس خلوب ہوگئی ہے کہ اس کا عدم اور وجو در برابر منقطح نہیں ہوئی محر تا ہم ایس خلوب ہوگئی ہے کہ اس کا عدم اور وجو در برابر

ہے رسی اس نا ذکو معی باطل کہا جائے گا۔ ہاں اگرائی معولی فوشی ہوکہ وہ نيت يرغالب نراكت اودعبادت كالمحرك اوداصل باعت دمناسيحق اوديكم خدا دندی بی رہے تویہ نمازتوسیح ہوجاے کی ، سگرتصدیدیا کاگناہ صرور ہوگا۔ ارایک ایمتری صورت بیے کرعبادت سے م ارغ ہوجانے کے بعدریا ہو مشلاً لوگوں کے اس عبادت پڑگاہ ہوجانے سے اس کومسرت ہو یالوگوں سیخور می اس کا اظہار فخرکے انداز برکرتا میرے ، تواملی عبادت کے صحت اورفساد ہے کوئی علاقہ نہیں اس لئے کہ حس وقت ریا ہواہے اس وقت عبا دت مختم ہو ی تھی ۔ البتہ اس مسرت اورا ظہار کاگناہ ہوگا ۔ اور پیرعبا دت کا اظہار صراحة ياكناية يا تعريفياً جس طرح اورجس حيثيت سي موكاس سعريا ك حلی اورضی ہونے کا ندازہ نو د ہوسے گاکہ صراحة اظہاںہے توریا بھی ملی ہے اودا ظہاراشارہ ہے توریا بھی تنی ہے

ریا برامبلک من ہے اس کا علاج اوری متعدى كے ساتھ ہونا چاہتے . بادر كھو كرريا كاسبب أكثر باتوحت مدح اورايي

لعنى وسمر كاعلاج تربین کی خوامش ہے ، یا مال دنیاکی حرص وطح اور یا خدمت کا خومن و

ٹرا کوئی شخص میدان جنگ میں اس غرض سے بہا دری دکھا سے کہ لوگ اس کوشجاع کہیں ، یا اس نیت سے عبادت کرے کوگ آسس کو عبادت گذار و رمبر گاركهیں توریحت مرح سے اوراس كا علاج وس م جو حت مرح کے علاج میں پہلے بیان ہوجیا ہے کہ پرشہرت اور دنیا کی نیک ای محف فرضی اوردیمی نا قابل اغتبار کمال ہے۔ آج مرے کل دوسرادن تعرف كرنيوالے اوران كى تعریفیں اورسیاس نلے يہيں رہ جائیں گے اورى سے كيفع نهوكا بحقيق كمال وهب جومرنے كے بعد مى ساتھ رہيني معرف اللي کراس کیمی فشای شیں

اس کے علاوہ ریامی خصوصیت کے ساتھ بی خیال کرنامجی اس مون کیسلئے مغیدسے کہ یہی بہادری اوریبی عبادت ہوا ن محرکو لوگوں کی زبان سے شجاع اورعابدکہ لارسی ہے کل کو قیامت کے دن مشرکے میدان میں ساری خلوق کے سامنے مجد کو دسواا ور ذلیل کرائے گی کرمیرا نام فاجرو مکار اوردياكاديكادا جاسكا والسيطويه كميراكياكرا ياسب بيكادموجاسيكا اوروه اعال بن كوم محنت اودمشقت كے ساتھ جسى كيا تھا صبط ہوجا كينگے بس لوگوں کی خشنودی اور دنیا گی اس نایا تیدار مدح کے معاوضہ میں تعالیٰ كاعقها ومحشركى دموائى اور ذلت خريدناكس قدعقل كحفلا ف سع علاوه اذي بهال دنيا مي جن كى رضا مندى مياستة ہواگري تعالى مياسے تم سيان کونا داخن بھی کر دے اور مدرج کے بدنے وہی لوگ ہماری التی مذمتیں کرنے لگیں کیوبکہ تلوب اورزبانیں توسب اس کے قبعنہ میں ہیں بس چنر دوموبھ ومتل تعربين كوحق تعالى ك دهنامندى يرجوكه اصل سعادت بيركبو بحريج ہوسکتی ہے۔

سبب دوانيني المحرب ندست كانون ريا كاباعث بوتويه بات دین مین کواچله مین کداگریس عندا لنر بسندیده بول تب تولوگوں کی مذمست مجدکو

نقعان بهیں بہنیا سکتی بمیروروں توکیوں میروں ؟ خصوصًا حب كريهات يقيى ب كمعلوق كى اس منت كموموم انديشكى وجرس ت تعالى كو ناراض ركمنا ونبيابين عى ذليل اورس واكرديتا ہے ۔ مجلا اگريہ ماطنی ريالوگول وُعوم موجائے کم مجے لوگوں کی مذمت سے ڈرمعلوم ہوتا ہے اوراس لئے میں بچکارہ كىسى صودت بنا تا اور ريب پرگار بنامپرتا بوں تومپراس نوٹ سے کچرچي نفع نہ ہوگا ،اوریس بات کااندلیٹ ہے وہ سامنے آبعا سے گی کہ کاری کھلنے کی وجہ سے مذمتیں ہونے لگیں ۔ اوراگراخلاص کے ساتھ ی تعالیٰ کو داخنی رکھنے کھیلئے طاعت کروں آوجن لوگوں کی مزمّت کامجھے خومت سے وہ بمی میسیے کے دوست بن ما ئين اور خدا وندتعالى كى نوشنودى مى مال بومارے گى ـ سروم بروق على علاج الرياكاتسراسب موص وطع بيدين سبب و مراد الريد وجربوتو خيال كرنا جاست كرجر بيز کی طبع ہے اس کا عصل ہوجانا ایک موہوم بات ہے اوراس دیا کی برولیت ی تعالی کی بضامندی کا با تعرب جا تا دسنا بقینی ہے ، میر بھا کمن فع کی موبوم اميدر بندا كے عصر كوسرير ليناكون يسندكرتا سے ؟ يوسكون تعالى مقلب القلوب ہے اس لئے یا در کھوکہ دیا کاری سے س دنیوی مطلب کیسائے عبادت کررہے ہو وہ بمی نرماس ہوسے گا ، بکہ فلوق کے سامنے ملے کرنے میں ذلت اودرموائی جدا اٹھاؤگے ،ان کے احسان مندالگ ہوگے کہ بیٹرگروں نیجی رہے گی ۔ اوراگریے طع ہوماؤ کے توبق تعبالی تمہداری تمہام صرورتوں كاكفيل بوجاسي كارا ورميراخلاص كى بدولت جوكيدائمى لذينيت تثم كوآخرت

کے دلوں کے بلٹ وینے والے ۱۲

یں لمیں گی وہ اس کے علاوہ ہول گی ۔ غرض ال بقینی اور پی باتوں کو ڈپٹین کولو گے توریا کا نام ونشان می نہیے گا اور پی تعالی اظلی کی توفی بخش ہے گا۔ فصسیل

اس کے بعد فالباتہ یں یہ کوئی کے منافع اس کے بعد فالباتہ یں یہ کوئی کھی اس کے بعد فالباتہ یں یہ کوئی کی گا میں معنون کے منافع ہونے پریکا یک ہوریا ہیدا ہوجا تا ہیاس کا علاج معلون ہیں ہوا ۔ لہزواس کی تدبر ہی بتا تا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ جہاں تک ہوسے خلوت میں بیٹی کرتنہ ان کی حالت میں عبادت کیا کرو ، اورائی عبادت کی کو ایسا جہایا کر وجیبا یا کرتے ہو ۔ دیکھو حفرت ابوضع حواد کی کی منت بیا کی کوئی میں ہوا ہے کہ اب دیا کہ ہما ہے حصارت ابوضع میں کی دیت ہے کہ اس کے ابن ہیں ہو ، اس لئے کہ ہوکام ہیں جبیا نا جا ہے تھا اس کے وزیر تم اس کے ابن ہیں جبیا نا جا ہے تھا اس کونی تم بیں خلا ہرکر و دیا ہو کہ تم بیں جبیا نا جا ہے تھا اس کونی تم بیں خلا ہرکر و دیا ہ

یاددکموکی ادت کا اضغا شروع شروع می دراد تواد معلوم ہوگا مگر چندر دزایداکردگے تواس کی عادت پڑھا سے گ ۔ بک خلوت کی عبادت و منا جات میں لذت آنے گئے گ ۔ بایں ہمداس کا کھا ظر کھو کو میں وقت میں اپنی عبادت پرلوگوں کی اطلاع سے دل میں مسترت بدیا ہوتو تو آب لی باتول کو یا در دوادر موجوکہ کمزود کلوق کا میری عبادت پرمطل ہوجا نا میرے سے ذرو کی یا ت پرمیرا نوش ہونا نفسول اوری تا کی میں نافع نہیں ہے لیدواس بے نفع بات پرمیرا نوش ہونا نفسول اوری تا کی کے فقہ کا نشانہ بن جا نا بڑی خطر ناک مالت ہے ۔ بیس جس وقت یہ خیال کے فقہ کا اور جب کرا ہمت کیا بجادی کرو گے تو وہ مرت کرا ہمت سے بدل جا سے گل اور جب کرا ہمت کیا بجادی

ہوگا توعبا دیت اسی اخلاص کی طرف لوٹ م<u>ا م</u>رے گی پوتفعو د ہے ا اور پی کاس نے زیادہ ضمون کے تم مكلف بعي نبين بواس لئے اگر آمس م معی قلب می مسرت کااثر باقی رہے تولیعی بات ہے میں کا فکروخیال کرفا فعنول ہے رکیونکہ براختیاری مہیں سے اور وبات اختياري نهين بوتي اس يرموا خذه مينهين مبواكرتا والعنسرف تمباداكام صرمن اس قدرسے كراني عبادت كو بالقعد ظاہرا وداوگوں میں شائع ا ومشبور ذکرتے میرو ۔ اوراگر بطور خودلوگوں کو اس کی امکلاع موجلتے اوداس پرتم كومسرت لائق ہو تواس كومٹانے كى كوشش كروكتوس طرح مكن بوكرابت سے بدل لو تاكراس مسترت كاكاكى عمل يركونى اثر ينسيدا بواس کے بعد دو کچیے خالت ہے اب اس کا دودکرنا ہو بحد تمہاری قدوت سے باہر بعلب ذاس كامطلق فكرنكرو

اسنیت سے بادت کے ظاہری نے

افلہا رعبا دست سے کہ گوری نہیں ہے کہ لوگوں کوئیت

ہوگی اور وہ بھی میری طرح می تعالی عبادت کرنے لگیں ۔ مگر ہاں نیت

کا صاف اور خالص ہونا ضروری ہے ۔ اگر نفس امارہ اس حیلہ سے تہاوا فیکار کرنا جاہے یا اس سے تی چبی ہوئی خواہش کے بڑھنے کا انولیشہ ہوتو ہرگز اس کی جرائت نرکزنا بلکہ عبادت کے ختی ہی رکھنے کے بیاب دینے دسنیا ۔ اورال کی علامت یہ ہے کہ عبادت کا اظہار تمہا ہے دل کی خواہش پرقائم سے کہ اگر دو مرے لوگ اس لوجہ کو اٹھالیں اور کسی دو مرے ہی کی عبادت دی کھیکے

لوگوں کورغبت بیرا ہوجائے توبہت اجھاہے ، لہذا داکھ ول ایا کروکہ اس میں کیا نوا بش ہے کیو بھا گریٹوا بش ہوئی کرمیری عبادت دوسے لوگوں کی رغبت کا ذریعہ بنا ورمیں مقتدار بنوں اورخلوق میری مقتدی ہو تو بس میں دیا اور طلب شہرت و حب بھا ہ اور طلب شہرت و حب بھا تا اور طاہر ذکر ناجا تر ہے کہ اضلام مجا تا رہا ۔ اسی بنار پر لینے گنا ہوں کا چیپا نا اور ظاہر ذکر ناجا تر ہے بہترط سے کا مشاہر نہ کرنا جا تر بہترط سے کا س نیت سے ہو کہ لوگ فاس نہ کہیں ،

گناه کے مختی رہنے برخوشی اگناہوں کے مختی دینے پرخوش اورآ کھارا ہونے بر نخبیدہ ہونے میں کچی مضائقہ گئا ہے ، اس سے ، اس سے مام سر میں تقدید اللہ

اسمعنمون کودوسے طلقہ سے یول سمجوکہ معیت کے ظاہر ہونے می عمواً حیا اور شرم آتی ہے . اور حیا چونکہ ریانہیں ہے اس سے اس فرض مصعصیت کا چیپا نا اوراس پرخوش ہونامجی حرام نہیں ہے۔ برخلاف عبادت کے ، اس کے ظاہر ہونے پرخش ہونے کی دج بجزاس کے کرعباد سکا معاوض موبوم اوردنياك دنى كافائر قراردياب اوركوني معقول فيجبي ہے، اب زاحرام ہے یاں ریا کے نوف طاعت اورعبادت کا چیوٹرنامجی منارن بیں ہے۔ بلکہ عبادِت کوکرتے رہوا وراگراس میں ریابیدا ہوتواسس كے دوركرنے كى كوشش ركھو ۔البتہ اگرا يسے كام جن كومخلوق بنعلق ہومثلا نماز میں امام بنیا نا یامتدمیات میں قاضی و پنج قراریا نا یا قضار یا وعظاًگوئی اگر ان امود مي رياكا غالب اندليث موكنفس ضرود ترارت كري گااود نيسيسي اخلاص بالكل قائم نريدي كا ، توبيثك ان كاموں سے بھاگنا جا سئے كيونكسلف کایہی طازتھا اور صرورات میں سبتری ہے۔

خست الماسي الماسيان الماس

سائے کا اخلاق فرمیم کے سے اخلاق فرمیم کے اخلاق فرمیم کے اخلاق فرمیم کے سے استانی سائے اسکتابی مرامول ہی در کرر پیچے ہیں۔ اوران ہیں باہم الیا تعلق ہے کہ ایک کے ساتھ دو مرا اور دو مرے کے ساتھ نیسرالگاہوا ہی اس کے حب تک سب ہی سے نجات سطی اس وقت تک نفش قالیمین اس کے حب تک سب ہی سے نجات سطی اس وقت تک نفش قالیمین کے گا۔ اور ایک کی اصلاح کونا اور دو مرے سے بے بروا رمبنا کی مفید سے مراد کی مفید سے بروا در میں اربوں میں گرفتار ہو وہ تندرست اس وقت میں موری کی فوجوت کہا جا اسکتا ہے جبری اس کی دیول ہواریاں جاتی رہیں ۔ جس طرح کو کی توجوت کہا جا اسکتا ہے جبری اس کی دیول ہواریاں جاتی رہیں ۔ جس طرح کو کی توجوت

آدى حين اى وقت كهلا كتلب حير لاته ما ون ، آنكم ، كان غرض سارى اعفادمناسب اورخولعوديت بول راسى طرح انسان كوهين كملق اسى وقت على وكاجبكداس كاتمام باطنى مالتيس قابل تعريف وركي نديره مول -رمول تغبول سلى الشعليه وسلم مسلم التي مي كاخل كالل ہوا ورمونین میں افضل وہی ہے جس کا خلق سب سے مبتر ہوتی سس اسی اصل کانام دین ہے ، اوراس کی کھیل کھیلئے رسول اکرم علی العلاق والسلام ونيامي تشرلين لاسے تنے

صن خلق کی تعیتی اور تحدید اور ثمرات ونتائی می تعین کے اقوال محتف

میں مگرم اختصار کے طور براس کی تحقیق کرتے ہیں

ماننا مياست كظن اورظن يعنى خ کے فتحہ اور ضم بعنی زیراوریش کے ساته حواجدا دولفظ ہیں خلق سے مراد صورتِ ظاہری ہے اورظنق سے مراد مورت باملی ہے ۔ کیونکہ انسان *جس طرح جسم سے ترتیب* دیا گیا ہے اور ہاتھ يا ول اورا تنكم كان وغيره اعضاراس كوم حمت بوس مين جن كو قوت بصارت نین چہرہ کی انکھیں اوراک کرستی ہیں ۔اسی طرح انسان روح اورنفس سے تركيب ياگياسے اوراس كادراك بصيرت يعنى دل كى آنكھيں كرتى بي مير تركيب أن ظامري أنحمول سے نظرنہ بيں آتى ۔ اوران دونوں تركيبول ميں حق تعالى نے اپنی مخلوق کو مبراجدا صورت اورقع قسم کی شکلوں پرسیدا فرایا ہ كركونى صورت اورسيرت حسين اوراجي بجا ودكونى صورت اودسيرت مرى

له امل وفي كتاب مي برحديث نبين سيما که طبرانی مصبح ۱۲

ا در پھونڈی ہے ۔ ظاہری شکل وہیئت کوصورت کہتے ہیں ،ا ور پاطن شکل و بيئت كوميرت كيت بي وال ميرت كامرتب صورت سے بڑھا ہواہے، كيونكهاس كوحق تعبالى نے اپنی طرف نسوب كيا ہے۔ جنانچر نَفَحَتُ فِيُدِمِنْ كُرُوْحِى كَايَةِ كُرُمِينِ رُوحَ كُواينا كَسِيرَ وَكُرُومُ وَاياسِهِ . اور قسلِ التَّ وْصُ مِنْ أَمْيِ رَبِيْ مِن اس كانطار فرا ياكدون امرد مَا في سِعاد رجم كىطرح سفى درخاك تهيس ب ، كيونى عبم كى نسبت ملى كى جانب مندوائى اوراني ْخَالِقُ بَشَرُا مِنْ طِينِ ارت بواب .

سیرت کے بھی بچا راعضاریں اس مقام پرروح اورتفن سے سے بینی بارى مرادا كيبي شئر سے بعنی

ومن جوى تعالى كے الهام والقار سے ابنی ابنی استعداد كے موافق اشيار كىمرنت ماصل كرتى ب يبرمال تابت بواكرزياده قابل لحاظامرة بان لینی میرت انسانی ہی ہے ۔ کرحب تک اس باطنی ترکبیب کی شکل وہیئت ميرصن موجود نهوگااس وقت تك انسان كوخوب ميرستنين كميا حاسكة. يونحاس صورت كى كے اعدار بعنى لاتھ يا ۇں كى طرح سيريكي بحاق تعا نے باطنی اعضام حمت فرا سے ہیں جن کا نام توت علم ، قوت مخسب، قوتِ شہوت اور قوت عدل ہے ۔ لہذا جب تک بیجاروں اعضار سٹرول اور منا،

مداعتدال تک نه بول محاس وقت تک سیرت کوحسین نه کها میا سے گا۔

له اورادم كے بتلم ي بيونك ديا مي في ابنى روح كو ١٢ ا د اے فکر) کیدوکردوں میرے بروددگار کاامرہے ١١ ته به شک می نے میداکیا آدم کومٹی سے ۱۲

ان باطنی احضاریں ہو بھی پہنی اورا فراط و تغربط ہوگی اس کی مثال ایسی ہوگی جیکے ی کا ہری شکل اور صورت جبیدی افراط و تغربط ہوکہ با کو استاگا گر بھر موں اور احتمالاً کو حکرتا ہوا ور دوسرا یا تحد گر بھرا اور طاہر ہے کہ ایسا آدمی تو بھورت نہیں کہا جائے گا۔ بس ای طرح اگر کسی کی قوت عضبیہ شلاً مقراعت ال سے کم ہے اور قوت شہوانیہ مناسب اعتدال سے مرح میں کہ سے قواس کو خوب میرت نہیں کہ سے نے ۔

ابم چادوں اعضائے مرکورہ کا اعتدال و تناسب اور حسن سپیان کرتے ہیں ۔

ا فق ل قوت علم ۔ اس کا اعتدال اور حس توبہہ کے انسان اس کے ذریعہہے اقوال کے اندر

کے دریعہ سے اقوال کے اندر سے اور میں امتیازا وراعتقا دات کے متعلق می اور باطل میں تفسولتی کورجو سے ، اوراع مال میں تفسولتی کرسے ، اوراع مال میں تئس اور قبیح بعنی احجا اور بُرا بہجان سے ۔ بسر بس وقت یہ مسلامیت بپیدا ہوگا، حس کو سی تعالی بایں الفاظ ادرشا وفر ما تا ہے کہ سمبس کو حکمت نصیب موتی اس کو خیرکٹر علما ہوئی ہی اور ورحقیقت تمام فضیلتوں کی مسبطر اور موقی اس کو خیرکٹر علما ہوئی ہی اور ورحقیقت تمام فضیلتوں کی مسبطر اور

قوت غضید اوشہوا نیرکاحس میں دوم دسوم ۔ توت غضر قوت و توت کے میں کا اعتدال ادر کسی میں کہ دونوں تو تی سیک کسی اورم دیت کے اشارے برجلنے لگیں اورم ہدیے

مطع فیکاری کتے کی طرح شریعت کی فرماں بردادین جائیں کر جس طرف بھی ان کو شریعت چلائے باعدر دیے امل اسی جانب کی اور شکار بڑے لمری اور جس وقت وہ ان کوروکنا چاہے توفورًا تھیر مائیں اور جب ہوکرا بنی جگہ معظم حائیں ۔

قوت عدل کامشی ایستان کامشی ایستان کا عدال یا اسکااعتدال یا این بات میں نے اوران کودین اور عقل کے اشارے کے ماتحت بنائے رکھے کو یاعقل تو مائم ہے اور ان کودین اور عقل کے اشارے کے ماتحت بنائے رکھے کو یاعقل تو مائم ہے اور اس کی بیش کار ہے کہ موافق احکام جادی کوتی یاتی ہے فور اس جانب محبک جاتی ہے اور اس کے موافق احکام جادی کوتی ہے ۔ اور تو ی عفید یہ اور شہوانیہ کو یا شکاری مرد کے عہذب کے اور فرانبرواد کھوڑے کی مورے کی موری کے اور فرانبرواد موری کے موافق اور فرانبرواد ہوتا ہے ۔ اس موری کی موری کے موران کی برولت اس وقت انسان میں مائم کا حکم اور نامی کا اور ان کی برولت اس وقت انسان میں مائم کا میں موری کی اور ان کی برولت انسان تیام اخلاق وعا وات ورسی ہو جائیں گے ۔

اوری میں سے سے سے ایسندیو ہے کیون کا کرائس میں دیارت کی تواس کا نام تہو ترب ، اور اگر کمی ہوگی توبزدلی کہلا سے گی ۔ اور فلا ہے کہ یہ دونوں حالتیں نالیہ ندمیدہ بیں ۔

مالت اعتدال مین شجاعت سے لطّف وکرّم ، دلیّری ویودّت ،بردّ آبادی واستنقلال ، زمّى و ملاطَّفت ا ورغف كي ضبط كا ماده اوربركام من دورانديش ووقارسپدا ہوتاہے۔ اوراس میں زیادتی ہوتی ہے تو ناعا قبت اندی منگ مارنا أشيني عجمارنا وغصر سي معط ك اطعنا وككت واوزودك مدى بيدا موتى ہے۔ اوراگراس میں محی ہوتی ہے تو بزدلی و ذلت ، باغنے ساتی وکم حمیتی، خساست اوروہ مرکات ظاہرہوتی ہیں جو مجیوداین کہ ال سے ۔ قوت شہوانیہ کے اعتدال اسبوت کی مالتِ اعتدال کا نام ارسا ہے۔ بس اگر شہوت اپنی صداعت رال سے برم جاے کی توحرص وہواکسلائے گ حالت معتدلييني يا رسائي الشرياك كويسندس واوراس سيجوخعساكل پیدا ہوتے ہیں وہ سخا وَت رحیاً ، حتبر ، قناتحت ، اَلْقاکہ لماتے ہیں ۔ طع کم ہوجاتی ہے ،خوت وخشیت اور دوسرول کی مدرکرنے کا ماتہ سیدامو تاہم اورمة إعتدال سيرر صنه اوركه في سيرم ولآلج بنوتشامد، جابلوسى، امرار کے سامنے تذلُّل اورنقرار کو بنظر حقادت دیجھنا ، بے حیاتی فضول خوجی ریا، تنگ دلی ، نامردانگی اور صدوغیره خصائل بربیدا موتے ہیں ۔ ا قوت عقل میں اگراعتدال ہوتا سے تو قويعقل كماعتال انسان مدترونتظما ودذكى وسمجدداروتا ہے کہ اس کی دامنے صائب ہوتی بواز بمغنمون میں اس کی طبیعت ملتی اور بودت وکملاتی ہے۔ اور آگر صراعت رال

سے بڑھ جائے تودھوکہ بازی ، فریب دہی اور مکاری کہلاتی ہے ۔ اور اگر عقل کی قوت میں کا نقصان اور صنعف ہوگا توکن ذہنی وحاقت اور یے وقو فی کہلائے گئی جس کا اثر میں ہوگا کہ ایسا آدمی جلد دوسرے کے دھوکہ میں آجا ہے گا۔

غوض وقت يرسارى قوتي حداعتدال پر بهوس كى تواس وقت انسان كوش الخلق لعنى خوب بيرت كها جائے گا ـ كيونكه اعتدال سے مست اور برھنا دونوں مالتيں شن سے خارج ہيں ۔ خيون الا مورد اور خيا كا مورد اور خيات كا دونوں مالتيں شن سے خارج ہيں ۔ خيون الا مورد اور خيات مى تعالى فرما تا ہے كہ من نام الله فرما تا ہے كہ من مال دوكراس اون كرنے گا ہ ين نظر فرما تا ہے كہ من مال دوكراس اون كرتے ہيں اور دنجل ، بلكماس كے تين بين (بيج بيچ بحالت مرد سے ہيں ۔

فصل

خصات کاعلی نفس برجرگرایی اورمجابه سے ہوستی ہے دہا اگری میں کوئی خات مرام وجود ہوتواس کو جا سے کہ نفس پرجر کرے میٹا اگریجل کی عادت ہوتا ہے اور نفس کو ذارا من کر کے خرج کرنے کے عادت والے اور اگر فضول خرجی کا توگر ہوتو نفس کو ذمنی سے اور خرج کرنا بدر کے تاکہ کم خرجی کی عادت ہوجا ہے ۔ بھرجب حالت اممال میں ہوتا ہوجا ہے گرجوی تعالی کو ہے ندہے۔ براجائے گرجوی تعالی کو ہے ندہے۔

له سادے کاموں میں بہتران کے متوسط (میاندوی کے) درجے بواکرتے ہیں ۱۱

مگرید میمناکر جراً وقراً خرج کرنے سے اخلاق میں دکھا وسے ان استی یا بہتکفت عاجزی کرنے سے واقع اخلاق حرید کا استیاب کے بلاؤگے ، نہیں ہرگزنہیں بخاوت اور تواضع تواسطی عالت کا نام ہے جو بلا تکلف ویے تفتح ال کوموقع پر خرج کرائے اور دوسروں کے ساسے انحساری کا مفہون خود بخود ظاہر کراہے نہ کہ بہتکلف کے ساسے حب کرانشاء الشراس جروقہرا ور تکلف کے ساتھ خرج کرنا یالوگوں کے ساسے حب کنااصل سخاوت اور تواضع کا وسیاب ملے کو یہ اور جب عادت ہوجا یاک تی تو خصلت مجمودہ سے دل الیامتصف ہوجا ہے گروہ عوضلت طبعی بن جائے گ

ا جس طرح حسن ظاہری میری کمی بیٹی راٹ میواکرتی ہے کہ کوئی زیادہ نو معبور

ہوتا ہے اورکوئی کم ۔ اسی طرح حسن باطنی میں بھی لوگ متفاوت ہوتے ہیں ۔ بیں سب سے زیادہ خوب ہرت قومرورِ عالم رسول مقبول سیدنا محرصطفا صلی اللہ علیہ و لم بیں کرآپ کی شان میں آئے کرمیہ اِ قَدَّ فَعَلَی خَدِّ عَظِیہُ و اُن اِن کہ اِب رصلی اللہ علیہ و کم ایک بعدج سلمان کو آٹ کے اخلاق کے ساتھ مین مناسبت ہوگی اسی قدراس کو میں سرت کہیں گے، اور یہ ظاہر ہے کہ ہمیرت باطنی میں جس قدر جس کو صن حاصل ہوگا اسی قدراس کو سعا دے اخروی حاصل ہوگا کہ کامل درجہ کا حسین شخص حقوق اسی قدراس کو سعا دے اخروی حاصل ہوگا کہ کامل درجہ کا حسین شخص حقوق اسی قدراس کو سعا دے اخروی حاصل ہوگا کہ کامل درجہ کا حسین شخص حقوق ا

له داےنی بے فنک آپ بڑے ملق پرسیدا کئے گئے ۱

اورمحبوب بن جاتا ہے ۔ اور بہے درجہ کا تبیج وبدیا طن شخص کمال بغض و نفرت کی نگاہ سے درکیما جاتا ہے ۔ اور درمیانی حالت میں محبت اور نفرت کے بزار ہا درجے تکلیں گے جن بران کی مقداد و کیفیت کی مناسبت بی تراث وضائع متعرف ہوں گے ۔ بہن خوب میر توں اور برمیر توں کے است او کی مانعی اس بیان سے باسانی کی جاسمتی ہے ۔

اخلاق کی خیص می حصار ق سے اس ان کو این مس کا مالیت کو کم می می مالیت کو کم می کا کرنے میں کا روموکا ہوجاتا ہو کہ موفاق شخص می کہ می کا بیٹ کے بیان کا موالی ہوتا ہے کہ موفاق ہوجاتا ہو اکثر البیا ہوتا ہے کہ انسان کو عقد آنجا تا ہے اور وہ ہی بیتا ہے کہ مجھالٹ واسطے عمد آیا ہے ہو فوس میرتی کے لئے ہو ناہی جا ہے ۔ یا مثلاً ابنی عبا دلول کولاگوں پر فاہر کرتا ہے اور نفس مید صورکہ دی کہ ملکن بنا دیتا ہے کہ تم نے تواس عوص سے عاد توں کا اظہار کیا ہے تا کہ لوگ اس نیک کام کی رغبت اور اس می تمہالاً افتدار کریں ۔ یا مثلاً عابر نوا ہو ہستی ، پا بند صوم وصلوۃ بنتا ہے اور با توقی کے میں سید یا اور دو کھا فیمل نیت سے ہوتا ہے ، می نفس اس عیب کو ظاہر میں میں ہونے دیتا یوض اس طرح نیفس اتمادہ بر سے براے دھوے دیا کرتا اور موالی میں مثلار کھنے کے لئے عیب کو نوبی بنا کہ ظاہر کہا کرتا ہے ۔ مرحالی میں مثلار کھنے کیلئے عیب کو نوبی بنا کہ ظاہر کہا کرتا ہے ۔

المناسب بے کرائی حالت کی اپن مخلص اور صاف گودوست پوچوک و تبین کیسا محتاہے ؟ چوبی تمہاری ضلتوں اور عادتوں کا دوسرے

لوگ جی طرح انوازه کرسکتے ہیں کیونکھن سے سالقہ اور واسط میر تا ہے اور ان کوتمہا ہے اخلاق کے امتحان کاموقع مے دیم جھی طرح مانچ سکتے ہی ہیں اگرتمها يسے دوست كوتمهارى خيرخوابى المحوظ ہوكى توسية كلف ده تم كو بتا سے گا کہ فلاں عادیت تمہاری خراب ہے ، بیں ای کا اصلاح میں تم کومشنول ہوانا جاہئے ۔ اوراگرچندعا ڈیس خراب ظاہر ہول تواغلب کی فکر پیلے کروا ور خب كانتيج زياده خراب كل رام بواس كاعلاج سب سيمقدم مجو مشلًا ا معالم انسا کی محبت به اور بیالی بلا سے کوس سے شاذ ك ونادر ي كوني مخض محفوظ بوگا به مالانكى يى تمام كنابول كى براي مرساس كاعلاج مقدم اورسب سے زياده مروري مجنا علنة اوردنيا كى مجسك على يركة نهائي ميني كرمويا كروكا خردنيا كى جانب محدكوات لير توجرا والتخريث سے دو كردانى كيول سے ۔ اگر خلوت ميں فكركر دے توسم ميں آجائے گاکسوائے جہالت اورغفلت کے کوئی دجہیں ہے ۔ تعوری دیر تحییلتے ان لوکہ تمہاری مرموبرس کی بی بوئی ا ورتم بیں تمام بطح دین کی سلطنت بى المُحْنَى مُحْرِيمِيا ؟ آخرفنا بونابِ ۔عنقریب وہ دل آنے والابٹے کہ نہتم رہوگے اور نہ پر لطنت و ملک ہے گا ، یرسب توفنا ہوجا کیں گئے گراس کی بدولت ابدى سلطنت عس كے ختم ہونے كاكوئى وقت بئ ہيں تمها سے ہا تھ سے ضرود بھاتی ہیے تی

ابديني فلودودوام كاتصور

تمام دنیال کنارہ سے سیکراس کنارہ تک اناج سے بحری ہوئی ہے اورایک برندہ پورے ایک ہزاد ہرس میں اس ابرز دنیا میں سے ایک دا مزاح الناہے بس اسی طرح پر میرارسال میں اناج کا ایک ایک واندا تھائے ہر میں ایک دن یہ دنیا اناج سے مرود خالی ہوجا سے گی ۔ بہ یہ مدت بھی جس کی ہزار اسلی میں برادگنا پر تمہاری فتی ختم ہوتی ہے ، ابوا ور دوام کے نام سے موموم نہیں ہوئی کی مون کہ ابوا ور دوام کے نام سے موموم نہیں ہوئی کی مون کہ ابوا ور دوام اس مرت سے می کھو کھا اور کر وار اگنا زیادہ ہے ۔ کیون کو وہ اتنی بیشار قرت کا نام ہے جس کی کہیں انتہا ہی نہیں ۔

عركوابدا ودوام كحساته بعاس كاليك شمري ايك برس كوتمهارى خمالى عم کے ساتھ برگز برگز مان بیں ہے میردنیا کی نندگی کو اگر اخرت کی ابدی نعمت کے چال کرنے میں صرف کرواوراس چندروزہ محنت اور کلیف کووہاں کی وائی لذت مسلے گواراکر لوٹو کیا شکل سے ؟ مگر یہ ہو کیسے ؟

نفس نے ایک شوشہ مجور کر یا اور دھوکم میں دال رکھا سے غفلت کئے جاتے ہو۔

اوراس لی وجرس عفلت اور کہتے ہو کہ خدا کریم ہے ،معان کرنوالا

ب سے پیش دے گا اور برے مل کے باوجودیم کوجنت میں بھیجدے گا۔

مبلامي يوجيتا بول كعيتى ا ورتجا رت مي الياكيون بسي حيال كرييته ؟

كيا ترت كاض كو ق اورسي اوردنيا كاكونى اور؟ اورجب دونول كاضرا يك مى ب تودنيا كى كمانے كم متعلق النے الته ياؤن توركر كھريس كيون ميں بيھتے

ا وركيون بهي خداير معرومه كمهت كرجب وه رزاق اور قادرے تو ملامحنت كئے ہوے بھی ہمارا پیٹ بھرہے گا ۔ اورکیوں نہیں اس کی امیر دکھتے کہ وکھی وہان

کاریا ہوا خزازیم کوسوتے میں وکھلاہے گاجس سے بلامحنت اورمزدوری کے ہم

مالا مال بوجائیں محرے میگرافسوں جمہریاں تولیاں ہواب دیتے موکد معاش کے اسا ، کا اختیادکرنا ضروری بات ہے رکیوبچہ مدنون خزانہ کا با تعدیگ جا ناتوا پکاتھا تی

امرے کرٹا ذونا دکھج کی کیلئے السااتفاق می بیش آجا تا ہے مگر بہیث إليها

نہیں ہوتا۔

مِحِل توقع شیطانی وصوکہ ہو ایس ایسا ہی آخرت کے تعلق ہمی مجھ

له جس کا ویو د کم ہوئین کیمی کیمی

کرخراب اعال اوربرکاریوں پرمعانی دمغفرت کی توقع کرناس سے می شاذو نادیہ کے بحث کا بودہ کرے نادیہ کے بعد کا بودہ کرے نادیہ کے بعد کا بودہ کرے کا درہتی بندے فاسق و فاجر لوگوں کی برا بنہیں ہوسکتے وغیرہ دغیرہ بوزی کے معاملات میں تواسب کے اختیاد کرنے کو ضرودی بھی نہیں فرمایا بلکدان سے کے معاملات میں تواسب کے اختیاد کرنے کو فرودی بھی نہیں فرمایا بلکدان سے کے توجہ بنایا اور اول فرمایا ہے کہ کوئی جاندار زیدن پر جانے والا ایسانہ میں ہوکہ جس کا درزی ہمارے ذمہ مزموی

تعبب ہے کددنیا کمانے میں توخوا پر معردستہیں ہے اور آخریت میں بڑھلیوں کی معافی پروٹوق اور ہے جاتوقع رکھ کرا پنادین برباد کریہے ہو۔ خوب یا در کھو کہ پیشیطانی وسوسہ ہے جس نے مخلوق کو تباہ اوراعال سے اہل بناکر عبادت وطاعت سے روک رکھا ہے ۔ حق تعالی محفوظ رکھے ۔ فصسل

عنیب برایان فرین ما کرنها الق معاملت کے تانج واقعو معاملت کے تانج واقعو معاملت کے تانج واقعو سے دیجے اور دات دن تجرب کرتے ہیں اور آخرت کے معاملات ہیں سے کوئی واقعہ می کی نے مشاہرہ نہیں کیا اس وجہ سے دنیا کی تحصیل میں رغبت ہوتی اور دن کی طلب ہیں عفلت ہے کیونکی جس شے کوآدی نے دیجا نہیں اس کی واقعی تعدیق ول کے اخد نہیں ہوتی ۔ اور یہی بات ہے کہ شخص نقد کو ادھا دیر ترجیح دیا کرتا ہے لہ واطلب دنیا میں ساری کلیفیں برداشت کر کیجاتی اور وین کے متعلق نوافل تو در کرنا دامل انسان اور فرائض ہی ادا ہونے مشکل ودشوار برط اتے ہیں۔

تواس کا جواب یہ ہے کہ اگری تعالی تمہارے قلب کی آنکھیں روش

منراجے اورتم صاحب بعیرت بن مباؤتومچردیی امور کے انجام بھی دنیا ہی کی طرح تمہارے مشاہرے میں آمائیں گے۔ اور اگریصیرت حاسل نہ ہوتو میٹر والون مینی انبیار علیم التلام اورادلیائے کرام کے ارشادات می غور کرد ،اور ديجيوكهاس بري جاعت مي كوئي مبى ايسانهيس تتعاجو آخرت كى دائى نعمت اوردائى كلين كاقائل نهو - اوريتني بات بے كم آخرت كى دائى بہودى حق تعالیٰ کی طرف توجه کئے بغیرظ لنہ میں ہوسکتی ۔ اورحب تک دنیا کی مان سے مندنہ میرو کے اس وقت تک بی تعدالی مان آو کرد کروگ ؟ بس جبان باتوں کوسوچے قوتم کوا خرت دریجا ایمان اور قلیب کو امورغ بديركون واطبينان عصل بومانے كاكيو بحد بخف خوداندها بوس يرلازم بوكه وكمى للواجه يخفى كاتابع موكريط كيويك واسستهكي اوخ نيجاود منزل مقعود تک مینیے والی مٹرک اس کونظرا دہی ہے ۔ معبلااگرطب کے ا نررتم کودخل منهوا وربیار موجا وُ ترتمسیں بتا وُکہ اس وقت طبیعے *کہنے دِجْ*م كويطن كى منرورت بريانهس ۽ خصوماً اگركوئي اليي مورت بوكرس يرقام اطبًا كا اتفاق بوتواس ميں توتم كو كتى قىم كانتك بھى مربوگا ـ بس يہ مال عماير كالمجوكه حضرات انبيا وليهم الشلام اورا وليا ركرام اورتمام ابل بصيرت حضرا دومانی طبیب بی ا وروه سب کے سب اس پرمنفق بیں کہ آخریت ضرور ہونے والی ہے اوراس چندروزہ زندگی کے نیک وبراعمال کا برار ضرور منے والا ہے ، لسنواس میں فنک کرنے کی گنجائش سی نہیں ہے۔

روح انسانی کی حقیقت ا ان چندادی ایے بی بی جو

دون کی معیّعت کو سمجے بی نہیں کہ وہ کیا چیزہے ؟ان کی نظراس وقع جمائی تک قاصر دہ کی جبہ انسان جس و حرکت کرتا ہے ۔ بعنی وہ بخارات بحق قام بردہ کی جمائی میں اور بدن کی تمام رگوں میں جیل جاتے ہیں ۔ بس انہوں نے اس کو انسانی دوج سمجہ لیا ۔ حالانکہ یہ دوح جوانات میں جی موجو دہے ۔ مجرانسان اور حیوان میں فرق ہی کیا ہوا ؟

نوب محوادکہ دون انسانی کی نسبت تی تعالیٰ کی طون ہے ، چنانچین تعالیٰ فی سندایا ہے کہ (المحروث الشرائی سند کی ہدو کہ روح المرد ہی ہے ہے ہوں کے موسی الشرائی ہوں ۔ اور روح المرد ہی سندی کے بیک میں محمد سنے ۔ اور روح المرد ہواا ورا خرت یہ کو تاہ نظر طبیب اور خی مہیں محمد سنے ۔ المب ذان کو دھو کہ ہواا ورا خرت کے منکو ہو کر دم رہر ہوں گئے کہ جب بدل سے نکل گئی اور بدن کا حق و حرکت ماتا رہا تو وہ تی ہو کر میں مل گیا اور دک کو گئی کہ ذاس کو اب راحت کا شور ہوسکتا ہے منظر کے مقابلہ ہران معدد دے جند لوگوں کی محمد ہوا بی قابل التقافی ہی ہو میں بوجہتا ہوں کہ ان کی تعمد ہوا کو ایک مقابلہ ہران معدد دے جند لوگوں کا قول ہی قابل التقافی ہی ہوتا ہوں کہ استحال ہو تھوڑ ابہت اس میں جو سے کا احتمال ہو تو سے بی بی آگر جو ساکا احتمال ہو تو اب ہی بی باؤکہ احتمال ہو تو اب ہی بی باؤکہ احتمال ہو تو اب ہی بی باؤکہ احتمال ہو تو اب ہی باؤکہ احتمال ہو تو اب ہی باؤکہ احتمال میں بات کو بیا ہی ہے ب

احتیاطا وقل مجی فکر آخرت و مقتضی ہی اظاہر ہے کہ احتیاط کا مقتفی سے استیاط اور کی اختیاط کا مقتفی سے کہ آخرت کے لئے سامان جی کروا دراس کی نے کرو کرو کہ اگر شدا آخ کو مجوک ہوا ورکھانا ہی

له میرے رب کا سکم ۱۲

دیمیوایک شاعر با وجود کثافت عقل کے کیاکہتا ہے اس کے عربی اشعا جمعہ پرسے کہ :

"منجم اورطبیب نے مجہ سے کہا کہ مرحانے والے انسان وہاؤ کمبی زندہ نہوں گے ۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ جا کہ دورہ اور اگرتم سے ہوتو میرا تواس وقت بھی کچے نقصان نہوگا بس اتناہی کہ اعمال کچے کام نرائیں گے سونہ ہی تکیعت تونہ ہوگا اوراگرتم حجوہ لے شعمال کچے کام نرائیں گے سونہ ہی تکلیعت تونہ ہوگا واراگرتم حجوہ لے سے اس کا کچھ جا کمان ساتھ مذلا کے اور میں دنیا ہی ہیں اس کا صحرکہ کے تیا دہوا گیا تھا ہے اور میں دنیا ہی ہیں اس کا صحرکہ کے تیا دہوا گیا تھا ہے الغرض دنیا میں رہ کر دئی امور کی سی کرنے اور نیک اعمال کا ذخیرہ صال نفع ہی نفع ہے ۔

محت دنیا کا لاعلاج درجه اساگرتم برکهوکری توجابل نجوی اور ندین طبیب کا تول بانکل می معلوم

بوتا ہے کہ اس میں جوسے کا احتال ہی تہیں، تسام انبیار علیم السّلام اور اوراولیا سے کمام کونعوز بالسّد دھوکہ ہوگیا ، پس مرا خربت کوئی چیزے اور ہ تواب اور ندعذاب کوئی بات ہے ۔ اگر خدا نخواست متمہادا خیال الیہ اہو تما تواب تہاداموں لاعلاج ہے کیو بح تمہاسے مزاح کا ضادا ورعقل کی رکا صراحةً ظامريكين ا وديميمي ثم اس كوعقلت دى سميت بوك بالدسيل ايك وسي اورلغوبات کویتینی ا ودمیریمی شلاتے ہو ۔ اس صورت میں علاج ا واحوت کی کیاصورت ہوسکتی ہے ؟ بس ہم بی ایسے خس کونصیحت کرنے سے گئنہ میپرلیں سمے ۔

البتديلة جلته اتنام يرمي مجمائي كحكم

احیامیاں اگردنیا ہی تمہاری محبوب اوريبين كاراحت اوراكرام كے شيدا ہو توتب مى ہادے كينے كے موافق نا یا مداردنیا کے تعلقات کا کم کوناتم کوضروری ہے کہ کیونکہ جومزہ اورواحت وارام ا زادی میں ہے وہ یا بندی مین ہیں ہے ۔ بس اگر تم نفس کے یابند بوگئے اور خواہشات و تعلقات میں بچڑ گئے ہوتو یا در کھوکہ قیم کی ذلت ورسوالاً اسمان برے کی کہ جوتیاں کھا دُکے اور این مبی محتاج مخلوق کے اگے ہاتھ میں لاتے اور نوشامد*یں کرتے میر و*گے۔

وعيودنياك تعلقات اور يجيرا اي مراس بوق بن كربتير

کافسین کوآخرت پرایمان به تفا وه بی توان سے گھراا شے اورتادک و نیا ہوکر ہوگی اور داہد ہیں بن گئے۔ انہوں نے بی اتناسجہ لیا کہ دنیاول لگانے کے قابل چیز نہیں ہے کیو بھراس نایا تدارجہاں کوایک دن چوڑنا فرور بڑے گا۔ اور بیہاں رہ کوجس سے بی مجت یا علاقہ دکھا جائے گا وہ بہت جلد منقطع ہوجائے گا ۔ کہ یا ہم اس کو چھوٹ کر رخصت ہوجائیں گئے ۔ اور یا وہ ہم کوچھوٹ کر روانہ ہوجائے گا ۔ اور ظاہر ہے کہ اس مفار کا انجام سوائے مصیبت ورنج اور صدمہ و تکلیف کے کہ بھی نہیں ہی ۔ کا انجام سوائے مصیبت ورنج اور صدمہ و تکلیف کے کہ بھی نہیں ہی ۔ کہ لائے جائے ہو جھر سال انکال انکار ہونے کی صورت میں دنیا کے تعلقات ترک کرنے کے اندر دا حربے لوہ ہوتی ہے تو تم تھر بھی مسلمان کہلا سے جاتے ہو جھر سال میں بینسنے کو دا حت کہلا سے جاتے ہو جھر سال میں میں جی تھر ہی کہا سامان کس طرح سمجھتے ہو ہ

اوراگرسی نظرین ای افتیاں اور نا پائداری بی نظرین آسے اور ترکیب نوا ہشات وتعلقات کوعقلاً بھی مفید در سمجھے توبس ایسے احتی کو خداسی کے اور نامی کی ایسے بی کوگوں کے باسے میں می تعالی نے فروا یا ہے: ذَرِهُم کی ایسے بی کوگوں کے باسے میں می تعالی نے فروا یا ہے: ذَرِهُم کی کھی کا درمزہ کریں اوران کی امیدیں ان کو خفلت می ڈلے کی سوعتریان کو معلی مجدولاً کے میں ان کو معلی مجدولاً میں ان کو معلی میں میں کرنے کی توفیق کوگوں کو مرحمت فرصے اور اس تحریر کو وسیدائم ہوا ہے ہوا ہے کہ اسے دارس تو رکھ وکرے وکرے اندان ال حدی دلاہ دیسے العالمین والصلوق و میں میں جاہ سے دارس میں اللہ علیہ دسم میں والصلوق و میں دان کے دعوا ناان ال حدی دلاہ دیسے العالمین والصلوق و

قلب کواخلاق محمود ہی ساتھ منین کرنے کا بیان اور اس کے دس اصول

يَّةِ مِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيلِي الْمِيل

توبه کا بیان

تورسی تعالے کی نوشی کا امران می تعالی فرماتا ہے کہ مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف رجوع کر و بیٹیک وہ تو ہر کرنے والوں سے مجت کراہی ہو۔ اور جناب رسول اللہ مسلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محس نے گناہ کے بعد تو ہر کرلی وہ گویا ہے گئاہ کے بعد تو ہر کرلی وہ گویا ہوگیا ہو۔

حق تعالی کونده کی توبہ سے جتی خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس سے کر وکہ اگرمشلاً کوئی شخص کسی ہے آب دگیاہ اور دہشت ناکے بگل ہی بہنچ جا سے اور اس کی سواری می توسشہ کے جواس پر رکھا ہوا تھا گم ہوجائے کہ وہ اس کو و صور ٹر تا و صور ٹر تا تھ صور تھا کہ جائے اور آخر اس وجہ سے کہ سواری کے بغیر ناح کی موت سے بان بغیر نہ حبک کے بغیر فاقہ کی موت سے بان بچاسکتا ہے اور نہ توسشہ کے بغیر فاقہ کی موت سے بان برک سے مالی ہوجائے کہ نہیدل چلنے کی طاقت ہی اور نہ ب

کے ابن ماجہ وطبرانی کبیروبینی ۱۲

له بسنديه عادين ١١

س فالع اودكشرالطسميت ١١

وہاں آبودانہ میں آنے کا امید ۔ اس نے مایوس ہوکوں درخت کے نیچ آ کیٹے اور لینے ہا تھ دہر رکھ کواس فکر میں ڈوبا ہوا سومبائے کہ اب موت آیا جا ای ہے اور میر دفعۃ اس کی آنکے کھل جائے اور وہ دیکھے کہ اس کی کھوئی ہوئی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانے پینے کا سامان ہو اس پرلدا ہوا تھا وہ مجنسہ موجود ہے ، تواس کی اسی حالت میں ابن ذندگی سے ناامید ہونے کے بعد سروائی حیات ہا تھ لگنے کی وجر سے بنی فوشی دفعۃ ماس ہوگی اس سے زیادہ ہی تعالی کواس وقت نوشی ہوتی ہے جب کر بندہ میں کی جانب رہوئ کرتا اور اپنے گناہ سے تو ہر کرتا ہے ۔

قوب کے معنی رہوئی در تیب استراب دو آنے کے معنی رہوئی کرنے اور ایک استرابی در تیب کریا ہے ہوں کے سے معنی ایک استرابی اور ایک استرابی در تیب کہ قلب پر نور معرفت کی شعاعی جیل جا دیں اور دل کو استمان کی پوری آگا ہی حال ہوجا ہے کہ گذاہ ہم قاتل اور تباہ کر دینے والی تی ہے ، اور کھر خوف اور ندامت پر ابو کرگناہ کی تلائی کرنے کی مجی اور خاصی اور آب کہ جب گذاہ ہیں جبلاتھا اس کو نور اجو در دے اور تیب نرکے کا مصم قصر کر رہے ، اور استرابی کا تدارک اور تبائی کا تدارک استرابی کا تدارک استرابی کا تدارک استرابی کا تدارک استرابی کا تدارک کرے ۔ حب ماضی اور تشکیل اور مال تیزل زمانوں کے تعلق توب کا یہ تمرہ پر ابو جا ہے تو گو یا توب کا وہ کمسال حاسل ہوگیا جب کا نام توب کی انتہا ہے ۔ ویکی انتہا ہے ۔ ویکی انتہا ہے ۔ قوب کی انتہا ہے ۔ ویکی انتہا ہے ۔

فصل

قوبہ کے معنی اور مقیقت سمجھنے کے بعد واقع بہر کے معنی اور مقیقت سمجھنے کے بعد اور ہر ہر محض پر واجب ہے کیونکہ تق تعالیٰ شام مسلمانوں کو مخاطب بنا کر فرما تاہے کہ " اے ایمان والو! تم سب تو ہر کرو تاکہ سلاح پا دُ ہ چوبکہ تو ہر کہ صقیقت یہ ہے کہ گنا ہوں کو اخردی زندگی کے لئے سمّ قابل اور مہلک سمجھے اوران کے جور شرخ کاعزم کر لے اور اتنامغمون ایمان کا جزویے ، ہر مون براس کا واجب اور مرود وائر ہے ، اب رہا تمام بنی آدم اور مرود شرخ تو ہرکا وجوب ، سواس کی وجہ یہ ہے کہ آدم چارقم کی صفات سے مرکب ہو تو ہرکا وجوب ، سواس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی چارقم کی صفات سے مرکب ہو کیونکہ اس کے خمیر میں ، ۔

ا ول ، حرص وشهوت اورنسق وفجورداخل بع جوبب الم ك

ووم برغت اودصرا ودنبض وعداوت کا ماده اس کے اندر

موبودے بودرندوں کی معنت ہے۔ موبودے بودرندوں کی معنت ہے۔

سوم : رمکروفریب اور دحوکردی ومکاری اس میں دکھی ہوئی ہی بوشیطانی احنسال تی ہے۔

جیهارم ،رکبرونخوت ،تعلّی وتفاّخر، حبّ مدح وحبّ جاه، حَمَرانی وسلطنّت حکومّت وشآن اورغلّبه وعزّت کی طلب کا ماده اسس میں موجود سے .

اوريرس راوبيت كى صفات بن .

اس کے بعد حب نوجوانی کا زمانہ آتا ہے تو در ندوں کی عادتوں کا غلبہ ہوتا ہے کہ ایک دوسرے پر حسد کرتا ہے ، باہم عداوی سیدا ہوتی ہیں ، کمی سے عناد یکسی پر خصر آرہا ہے ، کسی کو ذراسی خلار طبع بات پر بھیا ہوگا کا اور آپ سے باہر ہوا جا تا ہے ۔ چیتا چلا تا اور ڈرکتا ہے ۔ کمی کو نعمت یا نوشی الی میں دیجھتا ہے تو جلتا کلستا اور جھینے جھینے کا کر میں مایش کھا یا کر تاہے ۔ غون اس حالت میں وہ اور در ندو کو یا ہم نبسس میں طبیق کھا یا کر تاہے ۔ غون اس حالت میں وہ اور در ندو کو یا ہم نبسس میں طبیق کے اس حالت میں وہ اور در ندو کو یا ہم نبسس میں حاتے ہیں ۔

مچرجب اس کے بعد عالم شباب کا شباب ہوتا ہے اور بدن میں توت اُجاتی ہے تو یہ بہائم ودرندوں کی صلتیں جاسی ہیں کہ اپنی ٹوائیس پوری کو بعنی مرغوب اور لیے ندیدہ شن کو ماسل کریں اور دشمن و نا لیے ندیدہ امر کو زیر خِاک طائیں ۔ بس اس وقت شیطانی اخلاق ظاہر ہوتے اور اپنا غلب کرتے ہیں کہ ایجی کسی شن کی ٹوائیش پوری ہوئی اور فریب ورموکہ بازی نے مدکرنے کا اقراد کیا ۔ ایجی کسی وشمن برغصہ آیا اور فوراً سکاری وجبل سازی نے اپنی وانائی وہوشیاری کو میٹی کیا ۔ غرض اخلاق شیطانیہ اس زما نہ دی شائل ہیں وانائی وہوشیاری کو میٹی کیا ۔ غرض اخلاق شیطانیہ اس زمانہ کو شیطائی

له يويايول والى ١١١

بنادیتے ہیں ، اور جب اس میں کامیابی ونلفراو داین حسب منشا کارروایو من فتع نظراً في سع تومير محروتعلى بيدا بوماتى ب اورده چا متا ب كريرخف اس كى مردكرے ، برخص اس كامطيع وفرما نبردار بوجادے ، برخص اس ک بڑائی اور کمال کامعتریت ہو، برخص اس کوعقلمند اور واحب التعظيم سمجه وغرض السي فرعونيت ذبن مين سماتى بع كدر سم يوما و گھے نیست " کا پتلامجتم بن جا تاہے۔

قلب انساني ظلماتي اورخدائي اورجب ان جارون خصلور كاظهور ہولیتا ہے تواب عقل کی قندلی اپنا

المركاميدان جنگ مندكاتي ميدين ايان إلان روش ہوتا ہے اوراس کو بھلے اور بہے میں انتیاز کا موقع دیتا ہے ،اگر پر ريثى فابرنه بوتوحصائل مركومه كى ظلمت وتادي سے نجاست لمنى ديٹوارہو کیا مرساتم ہی اس کے میمی ہے کہ تندیل عقل اور تعل ایمانی کا نور مالیسال كى عرض كمال يرينجيا ہے اور يونشلتيں بلوغ كے وقت بيدا بونے لگئ تيں ان کی اصلیت اور حقیقت امچی طرح کھل جاتی ہے ۔ بین جس وقت پر نور نظر أتاب توانسان كاقلب كوياجنگ كاليك وسيع ميدان بوتا برحس مي اس ظلماتی لشکریینی بیارول حضاکل مذکوده کی اس ضرائی نشکریینی عفل ا ور نور ایمان کے ساتھ جنگ ہوتی ہے اور دونوں نشکروں میں سے ہرا یک عابتا ہے کہ دوسرے کومغلوب اوراپنا تا بع فرمان علام بنالے ،بیں اگرنورعقل كرود بوتومثيطانى نشكر فتحياب بوكرة لب برمسلط بومبا تابيءا وردتين ب بے خوت ہوکرقلب انسانی پر قبعنہ اور حکومت کرنے لگتا ہے ۔ اوراگرشیا گروہ بسیا ہوا اورمیدان جنگے عقل اورا بیان کے با تقدر با توانسان کی المت

سنورجاتی اورطبیعت مہذب بن جاتی ہے۔
اورچ نکہ بنی آدم کی فطرت ہی اس جنگ وکارڈارکو تعتفی ہے اس لئے
ہڑفی کے لئے اس کا بیش آ نا لاڑی ہے بین ثابت ہوگیا کہ توبہ سے کوئی شخص
مین تعنی نہیں ہے کیٹواس نوعقل ہی کا نام نوبہ ہے جومعرکہ کے وقت
میل تعنی نہیں ہے کیٹواس نوعقل ہی کا نام نوبہ ہے جومعرکہ کے وقت
میل تعنی نہیں ہے کیٹواس نوعقل ہی کا مدمقا بل نبتا اورانسان کواس باک
میر بعث کا تابعہ دار بنانے کی کوشش کرتا ہے جس سے آخرت کی فلاح اور
دورابدی نجات ہوتی ہے۔
دورابدی نجات ہوتی ہے۔

اود ابدن جات ہوں ہے۔ پوئند کوئی انسان کسی وقت مبی سے خالی نہیں ہے اس سے کوئی قوت سے خالی نہیں ہے اس سے کوئی قوت سے خالی نہیں ہے اس سے کوئی قوت سے خالی نہیں ہے اس سے کوئی قوت

گناہ سے خالی نہیں! مستنعی ہو کیونکہ انسان کسی حال اور کسی رتبہ کا بھی ہو یہ ضروری ہے کہ یاتواس کے اعضاریں سے کوئی عضو کسی گناہ کا مریک ہور ہا ہوگا۔ اور یا قلب سے کوئی گناہ تابت ہور ہا ہوگا رہینی یا توجو آڈری کمی خلاف شرع حالت میں ماویت ہوں اور یا قلب می خروم خصلت یا ایسی برطادت میں فرور مبتلا ہوگا کہ جس کی اصلاح کے لئے تو ہہ کی حاجت ہوگی۔

وبری حاجت ہوی۔ اوداگر بیجی مان لیا جائے کہ کوئی انسان فرشتہ میرت اورالیامہ نب بن گیاکاس کی کوئی عادت اورکوئی خصلت بھی ایسسی

معصوم وبے گناہ کومبی تو برکی حاج<u>ت ہے</u>

لله كامياني اوربميت كم نجات ١٢

سے ''آرکی والا ۱۲ سے ظاہری اعتبار ۱۲

یم آلوده ۱۲

ا دراس ربوع کا نام توبہے۔ اوراگریمی مان لیاجائے کہ کوئی شخص مِناکی یا دمیں ہراک ستغرق اور موے كەكونى كحظىمى قلب كۇغىنلىتىنى قى ،اگرچياس درجراستغراق دىوا بلد قریب قریب نامکن ہے۔ تاہم اگرالیا مان بھی لیا جامے توہم کہیں کے كرانسان صمقام اورس مرتب مي باس سے مالى مرتب مي بينے سے يسط يبيا يميري توبركامحتاج سي كيونكهرمقام اورمرم ترتبه لين عالى اور ما فوق مقام ومرتبسكم اعتبارس ناقص كبلا تاب ، اور ناقص سے با بركانا اورعالی و کا مل پرمینی کترمن میداندی ہے۔ بس جب تک می اس سے گا توخرور توبركاممتاح رسع كار اورجب وومرے ودید يرسيني كا توج نكروه درجمی لینے ما فوق درجہ کے احتبار سے ناتعی ہے اس لیے جب تک آس سے باہرنہ نکلے اوراویر شہینے اس وقت تک وہاں می توبر کا حاجمتند ہوگا، اسى طراح سلسلة يرمتا ليدة كاكر جول جول ترتى كرے كا دول دول توبر كا مرودت منديوتارس اوريي كمراتب قرب خلاوندى يؤرثنا بي يعينى کوئی مرتبری الیسانہیں جس کے ،ا فوق اور بالماکوئی دوسسرا مرتبہ نہ ہو لہذا كوئى مالت مى اليى نه كلے كى جس ميں انسان كونسبتاً ناقص مرتبہي بيسنى وبرے خطا واقع عبرا ورعالی مرتبہ تک نرمینی کے سبب توبہ کا ضرور تمند نرکہا جائے یہ مہا بات ہے کہ جناب رسول الشملی الشرعلیہ دلم اپنی عصوم ویے گناہ ذات کے متعلق فراقتے ہیں کہ میں رات دن میں سنتر مرتبہ توبہ ا دراستعفار کرتا ہوں ؟

ال یضرور ہے کہ مام لوگوں کی توبرظ اہری گناہوں سے ہواکرتی ہے اورصافحین کی توبہ باطئی گناہوں اور مذہوم اخلات سے ہواکرتی ہے اورت بین کی توبہ است کے اسٹالا سے ہوتی ہے اورت کی توبہ اس خفلت سے ہوتی ہے موبی ہے خفلت سے ہوتی ہے موبی کی کوسی کحظر میں مجلادیا تھا ، اور عارفین کی توبہ اس مقام سے ہوتی ہے جس پر سینچے ہوئے ہیں گراس کے مارفین کی توبہ اس کے موبی پر سینچ ابیا ہے۔ اور چوبکہ می تعالی کے قرب کا موت و مدام سے مارفین کی توبہ کا کوئی مقامات خیر تمنا ہی اور میشا ہی ہی ہے۔ کوئی منتہ کی توبہ کا کوئی وقت میں ہے۔ کوئی منتہ کی توبہ کا کوئی وقت میں ہے۔ کوئی منتہ کی توبہ کا کوئی وقت میں ہے۔

نوبه ک حب نمام شرالکا پوری بردایش کی تواس کی قبولیت میں شکٹے ہوگا کیونکہ تو بقبول ہونے میمنی ہیں کرونکہ تو بقبول ہونے میمنی ہیں

قبولیت بی شک بی کا دان کا در کا ہویت یا حک ہوت ہے مینی ہی کہ انسان کے قلب ہیں انوار معرفت کی تجلیات کے قبول ہونے کے مینی ہی ہی کہ انسان کا قلب آئیندگی مانند ہے جس پر خواہ شات نفسانیہ اور حرص وہوا کے باعث غبارج جا تاہے ، یاگناہ کی خواہ شات نفسانیہ اور حرص وہوا کے باعث غبارج جا تاہے ، یاگناہ کی

لهسلم ونسائی وابوداؤک واحد ۱۲ که مبتلا بو نا سیم آنتها ۱۲

وجہے سیای جیا ہاتی ہے ۔ مگرنیک کام ہو بمنزلہ نور کے ہیں ای روشنی ادد جیک دیک ہے اس تاری کو دور کرے آئینہ فلب کی میقل کرتے ہتے بیں اس سے حب انسان کوئی مُراکام کریے گا اور نادم ولیٹیمان ہوکرتی تعا کی طرف متوجہ ہوگا تو صرورایسی حالت ہوگی جیسے کیرے برصابن لنگنے سے ہوتی ہے کہ اگر صابن با قاعدہ لگا یا گیا ہے توکوئی درجہ بیں کمیل ماتھے، اسى الرح الرول اخلاص وتوجيك ساته منداكي طرف متوجر بواب تومكن بي كه قلب مي صفائى وانشراح ا ورتجليات م وفت كى استعداد و قابليت ندميرا ہو۔ بان بعض بزرگول كوتوبر كے بعد قبوليت توبي بوشك بواسے وہ حقیقت می قبولیت توب کے شرالط جم مدے میں شک بواہ کرفدامعلوم ساری مرطیں بوری ہوئیں یانہیں ؟ جیسے کوئی شخص مل دولیتے اور محر بھی اس کودستوں کے آنے میں شک ہوتو پر شک دوا کے دست آورہونے مین سے بکداس امری شک ہے کہ سبل کی شرائط پوری طرح ادا ہوئی یانہیں بعینی دواکے اجزار اوری مقدار برتھے ہی یا کم دیش ہوگئے جموم ووقت اسهال کے مناسب می تھا یا نہتھا ۔ اوداگران جلہ امور کی اطمینا ن ہوتو میردستوں کے آنے اورغلیظ دمتعن مادہ کے خارج ہوجانے میکہی شک نہوگا۔ اس طرح اگر توبر کے تمام شرائط جع ہونے کا پورا لیسین ہوجا سے تو پیراس کی تبولیت میں شک ہونے کے کوئی معنی ان میں ۔ غرض حبب ثابت بوگياكه برخن كوتوب كم ضرو دست سے اور برفرد لمبر

عرف خب ماہت ہوئیا دہر صل تو وہ فاسر ورت ہے اور ہر درجر اس معالجہ کا محتاج ہے تواس میں غفات کمنا شعیک ہیں ہے کیونک

ئے کھل جانا یا فرحت **

غفلت ا ودمجوا مصغنس اليبامېلك مرض بيے جس كى ويجسسے انسان حنداكى معسیت اورگناہ کے کام پراصرار اورمدا ومت کرنے لگتاہے ۔ اورظا برہے كەاسرارىينى بار باركرنے سے صغير گناه بھى كبير موجا تاہے ، بس جب س اسرار کو حیوارد و کے تواس باطنی مرس سے نجات مل ماسے گی۔

مرض غفلت باطنى جدامراض خوب يادركموكه غفلت كاباطني من نجار ، مارا اسپنس بجور ا

بدنی سے بڑھ ا ہوا ہے !! دغیرہ مین عبم کے ظاہری امران

سے بہت بڑھا ہواہے ۔ اوراس کی کی وجربی :

ا ول تواس وہرسے کہ مرن کے امرامن نظرا کتے ہیں اور بیمرض نظر نہیں آتا۔ اس کی مثال ایس مجوجیے کتی سے جیرہ پر برط کے داغ سفید ہوں ا دراتنا ق سے آئینہ می موبودنہ ہوجس میں مُندد کھی کواہنا مرضعلوم کرے تورمن زیادہ خطرناک ہوگا ،کیونکمکن ہے کہ دوسرے کے کہنے کااس کویقین نه کسے اوراسی ہے اعتباری میں اس کا موں دن برن ٹرمشاجلتے وم ۔ اس وجہسے کے غفلت کے باطنی مرض کا انجام انسان نے دیجانہیں اوراس انجام کے ندریجھنے ی کی دجہ سے ہی تعالی کی معافی محصرہ كرك الساطئن اورب سنكر بوبيطاكه الاح كاطرت علق توجهب كرتا -برخلات بدنی امراض کے کہ ان کا نتیجہ وانجام اس کے تجربہ میں آجیکا ہے اور اس لئے بیہاں مندا پر پھروسنہ بیں ہوتا بلکہ علاج میں غابت در دیرکی کوشش كى ماتى سے مالا مك ظامر سے كر مرقىم كے جلد امراض كا يديداكسف والا اور

لہ ضادمزاج سے بدن کا بگڑھا نا ١٢

شفادسینے والا وہی ضراب خواہ امراض حبمانی ہوں یا رومانی اور ظاہری ہوں یا ماطنی ۔

طبیت خودم بین گئے اسوم ۔اس دجے کاس باطن مون کے الديمارمحيّان دنيابو كم المبيه معقود وكله ادديربات نهايت ا درجہ انسوس وحسرت کے قابل سے کیونکہ اس قلبی مرمن کے طبیب علمارشر بعیت اور عقلار زمانه شعے ، اور وہ نو دیا ملی بیارلیر میں مبتلا ہوہسے ہیں بعروب ان کو اپنے ہی علاج کی خبرہیں تو دومروں کاعلاج وہ کیاکریں گے ۔ ظاہرہ کرسب سے زیادہ مہلک مرض دنیا اور مال دنیا كى مست ، اوداس نوائر كُراشول مي سب سے زيادہ اس مف ميں علماری گرفتارنظراتے ہیں ۔ اوریہی وجہے کہ دوسروں کودنیا کی محبت سے روکنے ا ورمنع کرنے کی ان کو جراً شنہیں ہوتی ، بلکہ اپی رموائی کے اندلیٹر سے وہ پیج نہیں ظاہر کرسکتے کہ دنیا کی مجت بڑی بیز اور باطنی امراض میں السامهلک مون ہے سے جانبری وخواہے ۔ بس یہی وجہے کہ برمون لاعلاج بوكيا كيونكر حب طاعون يا دبائي مرض عام طور ييبل جائے اور دوا کایتہ مذمل سکے اور طبیب خودمریف اوراسی مرض کے بیار بنے ہوئے ہول تو بعلااس سے نجات کیونکر حاسل ہو۔ سب سے زیادہ معیبت یہ ہے کہ ان روما فی طبیبول بی طارکی دیمادیمی عوام الناس کوممیت دنیا کی رغبست برُهِ كَنُ اوديرِيبِرِيا موا وعلاج كى ون توجَهُ كمسنے كى كوئىسبىل مبى ياتى ذري كيونكيبى وه امحاب ين جن كى تقليدكى جاتى ہے ا ورعام آدى انبى كوانيا

پیٹوا اورمقتدار سمجے ہیں ، بیں جب انہی کو مجتت دنیا ہیں گرفتار دھیں آئی پھر اک ابھی بات مجھ کرکیوں نہ اقت ادکریں گے ؟ اور جب انتدار کریں گئے ہور اصلاح کی کیاصورت ؟ انسوس کرجن کو طبیب بناکر دنیا میں ہمیجاگیا تھا ، انہوں نے ہجا سے علاج کے مرض کواور بڑھا دیا ۔ جولوگ صلح سب کر اسے تھے ، وہ مفسد بن گئے ۔ اور چن کو دم برتجی نزگیا تھا ، وہ فود گراہ ہوکر وہ موروں کا داست کھوٹا کرنے کے در براہ ہوگئے ۔ گویا شیریں چنمہ کے دہا نہ بہتے دوسروں کا داست کھوٹا کرنے کہ دہ نود بانی مبئی باد در مروں کو پینے دیں ۔ اے کاش ! ان سے دنیا خالی ہوجائے ، اور بہتی رو ہا نہ سے مرکب جاسے ۔ اگر وہ خود نا تا بل ہی مہی ، مگر حتی ہما دمعا نہ کیوں دو کے ہوئے ہیں جہتے ہوں ، انگر میں انگر ہیں کہ دوسرے تربی کا مقار برا بہتی کہ دوسرے آئے کہ کا مقار برا بہتی ہیں انہیں کہ دوسرے تربی کا مقار برا بہتی ہوئے کہ ہوئے ہیں جی ہوں ، انگر میں ، انگر میں ، انگر میں انہوں انہ کیوں دو کے ہوئے ہیں جی ہوں ، انگر میں یہ کر دوسرے تربی کا میں انہوں انگر میں کہ دوسرے تربی کا میں انہوں انگر میں کہ دوسرے تربی کا میں انہوں انگر میں کہ دوسرے تربی کی میں انہوں کہ دوسرے تربی کیا کہ دوسری انگر میں کہ دوسرے تربی کی کے دوسری کی دوسری انہوں کے دوسری کر دوسری کر دوسری کر دوسری کر کی کی دوسری کر دوسری کر دوسری کر دوسری کر دوسری کر دوسری کی دوسری کر دوسری کے دوسری کر دو

موں اس باطنی مون کا خلاصہ علاج یہ ہے کہ سبب وصونڈ واورگناہ کے اصرار میر تو چرکر و کہ کیوں ہے ؟

بادركفوكس كناه برجوا مراربواكرتاب تومفعتلة ذيل بانخ اسباب

من سے می ایک سبب سے مواکر تاہے:

گناه براصرار سونے اور توبر نرکزی کی اقل یک گناه برجوسندا سبلی وحبد اور اس کاعلاج سبلی وحبد اور اس کاعلاج

مبلی و سبد اوراس کاعلاجی و مگناه کرتے می دست بدست بدست بدست منه منه کانتیجه دست بدست نبین ملتا، ذبن میں اس کی وقعت نبیس مواکرتی بهذاگناه پراصرار مونے لگتا ہے ۔

اس کا علاج یہ ہے کہ موجینا اورجانتا بیاہئے کہ جو بیزامک مذایک دن ضرودات والى ب وه قربيبى ب كيونكم بعيدتواس كوكبنا جاسة وائ نہیں ، اور ہواکے دن آنے والی ہے دہ بعید کہاں بخصوصًا موت کرس کا آنانقین مجی ہے اور معراس کا وقت مجی مقریب تواس کے بعيد بونے كاتومعىٰ بى بى بى كيا خرے كرائ بى كادن اخرى دن ال يهمبيناتن مبيزادي ال تمارى عركا آخرى سال بوراس كى طرف غفلت کرناحماقت ہے۔ میریمی سو تو کہ آئندہ کے افلاس کے اندلیشرسے معاش کے مال کرنے کی فکریس تم کیے دور درانے سغراو دمعائب برداشت كرتے ہو ، توكيا آخرت كي يا مُدارزند كي كا اتنامبي فكريزيو جتنادنیا کی بہت می جدیم موجانے والی نایا تدار زندگی کا بوتا ہے توبين آج كل كرفي الدوس اسبب يرب كنفس كو ر علاج ای مرفوب خواستون اور لذتون اس کان مره آر با سے بداان کا حیور اس کو ناگوارگزرتا ہے۔

اس کا علاج یہ کہ موجو اور غور کردکہ اگر کوئی انگریز ڈ اکھراپ کہ دسے کہ در میاں شرخوا یا نی تہیں مضربے تم اس کے یاس معی جا نا ور ندمرجا دُکے ہے تو ہیں تم سے پوچتا ہوں کہ ڈاکٹر کی اس نصیت کا تم پرکیا اثر ہوگا ہ ظاہر ہے کہ ذندگی برباد ہوجانے کے خوت سے معن شرب یا نی جوال کی معاللہ کہ یہ انسان کا قول ہے اور انسان بھی کا صنر ۔ لیں اس ہی حجوط ایک کے بیسیوں احتمال کل سکتے ہیں ۔ میم جوال خواد ندکری کی مضربت ال کی ہوئی کے بیسیوں احتمال کل سکتے ہیں ۔ میم جوال خواد ندکری کی مضربت ال کی ہوئی

خواہشات کو توط نے میں کیا تامل ہے ؟ کیاالٹرا ورالٹر کمیے رمول مالٹ ملیہ وسلم کا ارتباکسی کا فرطبیب کے قول کے برابر ہمی نہیں ہے ؟ یا جہانی مرض سے مرجا ناکیا ہمیشراگ میں جلنے سے بھی زیادہ تکلیعت والا ہے ؟ پھر یہ یمی نوسو چو کہ جب تمہارانفس اس قدر لذت بیندا ورخواہشات کا پابند ہے کہ دنیا میں چندر وزکے لئے معمولی لذتوں کا چوٹ نامجی اس کوشاق گرزتا ہے تو بیہاں ان نا پائدار لذتوں کے حال کرنے کی بدولت جب اخرت کی وائی نعمین چن گئیں تو ان کے چوٹ نے او ایمیشر ہمیشہ کیسلے اگری میں جلنے کی وہ برواشت کس طرح کرے گا۔

سبب اوراس کاللے کا بلی کاسب پڑھایا اور پیٹوشہ چوڈ

دیا ہے کہ میاں توب کی اسی جلری ہی کیا ہے آج نہیں توکل کرلیں گئے فرض اسی طرح دن گزرتے رہتے ہیں اور توب کی توفیق نہیں ہوتی ۔ اس تعولی ، اور تا خیرا ور آج کل میں وقت برابر ہوجا تا ہے اور موت آجاتی ہے ۔ بس اگر گذاہ پرامراد کرنے کا باعث یہ کا ہل ہوئ تواس ضمون کوسوچنا جاہئے کہ انجام کا حال کی کومعلوم نہیں کہ کب ہوگا ۔ کون کہ سکتا ہے کہ تم کل زندہ نبی رہو کے اور توب نصیر ہوجائے گی ؟

نوب یادد کھوکہ ایسے ہی لوگ جنم کا ایندھن نیں گے جنھوں نے توب کرنے کوام وزفر وامیں رکھا یہاں تک کہموت نے آپڑا ۔

دوسرے بریمی سوچنے کے قابل بات ہے کہ جبنفس کو لڈت کا چوڑ ناآئ دشوار ہور الم ہے قرمعلاکل کوجب کہ شہوت کی لذت اور مضبوط ہو جائے گی تونفس سے کیون کر چیوٹ سے گی ۔ اس کی مثال

توالیی ہوگ بھیےتم کوکسی دروخت کے اکھاٹسنے کا حکم ہوجا سے اورتم یول کھو كبناب اس سال تونبين بال الكي سال اكمال ول كا ما لا المرتم فوس وانت ہوکہ درخت کی جڑوں برن مضبوط ہوگی اورتمہاری توسیلوفہوند کھٹے گی اورضعف برسع كاربس بس درخت كواج نهيس اكعارس واسكواندو سال كس طرح اكمار وكي ـ

ا چوتھاسب یہ کنفس نے يوتفاا وريانجوال سبب حى تعالى كے عنو وكرم كا آرزومند اوراسس كاعلاج باركمل اورير شوست جوردياب

كمان خداكوبهاسكابول كى يرداه بى كياسى وه براعفور رحيس ساس گناه بخش دسے گا۔

نوب یادر کموکریفس کی مگاری ا ورصیلہ ہوئی سے کشیطان نے آل وطره برجيرها كرايناكام بنالياا وراس عره كوابى كاربرارى كاآ لكردان لياكم مُوْمِينَ مِن آيلي كرم عقلمندوي بي حب في المنفس كوطيع باليا ادرمرنے کے بعد کام آنے والا ذخیرہ جمع کیا ۔ ا دراحق ہے وہ تحص ب خابتات كااتباع كياا ورمير ضلي عفووكرم كالدزومندرات

یانچوال سبب یرے کمعاذاللہ قیامت کے ہونے اور معاطرة خرست كيش آفي فك يامشدي واسكاعلاج اخلاق ذميه كے خاتم ي بيان بودياہے وہاں ديميواوراس كے موافق

له محمند ۱۲

نصل

ا یوں تو تمام گنا ہوں سے تو برکرنا صروری ہے مگر کبرو گنا ہوں سے تو برکرنا تونہایت تبيره كناف يزياده ضربي ہی صرودی ہے ۔اور پیعلوم ہوسیا ہے کہ صغیره گناه مجی اصراد کرنے سے کبیرہ مہوجاتا ہے۔ بلک سغیرہ گنا ہ حبب باربار كماجاتا ب توايك مرتب كميروكناه كريني كى برنسبت قلب كوزياده مياه كرديياك اك كامثال اليب بيس كس مخت تيربراك اكتفاره كا باربًا دُنُوا تَرْبِيجِنا اوريكِسارگي موسلا دحار باكش كابرس جانا ۽ ينظابر ے کہ ایکے قطوہ با وجو دیکر حقیرا و ربہت ہی بے وقعت چیزے مگر باربار يسف ك وحبس ايك مذايك دن تيمريس بمى سوداخ كرديكا بغلا موسلا دھارمینھ کے کہ اگرجہ وہ کئ لا کھ قطروں کامجوعہ سے بھر پیسارگ بسے سے اس کا وہ اتر مزہد گا جو ایک تعل نے آہستہ آستہ کرد کھایا تھا۔ اسی طرح رجیو ماگناه آبسته آبسته قلب بریواثر کرتارستاس وه کبیراگناه کے یکیارگی اثر کی برنسبت بہت ہی اندلیشہ ناک ہوتا ہے ، اوداس

اول وہر تو یہ کھنے وگناہ کی ذہن میں وقعت نہیں ہوتی اوراس کو معمولی گناہ کے کہ اس معمولی گناہ کے کہ اس معمولی گناہ کے کہ اس سے بچنے اور باز آجانے کی طرف توج ہوجا کے ۔ اس بہت کہ اس سے بچنے اور باز آجانے کی طرف توج موجا سے ۔ اس بہت اور باز آجائے کی طرف توج مرب کا ایک شیخ کا مقولہ ہے کہ جس گناہ کی بخت ش مالیے میں کو بندہ معمولی محمتا اور کہتا ہے کہ کا کشس سالیے گناہ ایسے ہی ہوتے ۔

ووسراسیپ برب کصفیره گذاه کوبساا وقات انسان نعمت مجمتا اورخوش ہوتا ہے۔ چنا نچہ لوگوں کو اکٹر کیتے سناہے کہ " دیجا میں نے اس کوکیو بحرجوا بدیا ، کیسا بدادیا ، کسی آبر و خاک میں میلادی ، کیسا دصوکہ دیا یا و د ظاہرہے کہ گتا ، پرخوش ہونا زیادہ صرت رسال اور قلب کا سیاہ کرنے والا ہے ۔

پانچوی ، اگرکس عالم یا صوفی معنی مقت دار سے کوئی صغیرہ گناہ ہوتا ہے تواس کا اثرا و رہمی نہ یا دے ہیں ، اوراس طرح پرگناہ کا ایک سلسلہ اس گناہ ہوجاتے ہیں ، اوراس طرح پرگناہ کا ایک سلسلہ قائم ہوجاتا ہے ، گویا چینچیرہ گناہ اتنا دراز ہوجاتا ہے کہ اس کے مرفے کے بجد بھی باتی رہتا ہے ، اس کی دیجھا دیجی جن لوگوں نے بھی اس گناہ کو

اختیارکیا ہے سب کا وبال اس کے نامہُ اعمال میں درج ہوتا ہے اور ظاہرہے کہ باتی رہنے والاگناہ ختم ہوجانے والے گناہ سے برترہے اور یہ بھی ظاہرہے کہ اس گناہ کا بقارصغیرہ ہونے کی وجہ سے ہی ہوا ہے بین خوشا قسمت اس کی جو اپنے مرنے کے ساتھ لینے گناہ بھی دنیا سے بے جائے۔

بنی امرائیل میں ایک عالم نے جب لینے گنا ہوں سے توبر کی تواس نوانہ کے پینیر رپرومی نازل ہوئی کہ اگراس کے گنا ہ میرے اوراس کے ورمیان ہی رہتے تومیخش دیتا ، سگراس نے تومقت دار مبحرم میرے دوسرے بندول کو بھی گنا ہوں میں مبت لاکیا اورجہ نم میں واضل کرایا۔

ظامہ یہ ہے کہ توبکرنا ہرگناہ سے ہرفردلٹر رمپنروں ہے ۔ اور توبرای وقت ہوسکتی ہے جبکہ دل ہیں خواکا نومٹ ہو ،لہنڈامناسب ہے کہ خوف کی فضیلت بیان کردی جاسے ۔



يورووود المالية المالية

خوف كابيان

سی تعالی کا خون جرانیک کاموں میں رغبت کرنے اور تمام گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ خون کرنے والوں کی شان بس می تعالی نے ہدآیت است، عِلَم اور دِضا کی محود میں جو فرمائی ہیں۔ بی خص خواسے ڈرتا ہے ہوات سے ہرشے ڈورنے دیگی ہے۔ بی تعالی فرما تاہے کہ محسی بندہ کو دو نورن نصیب نہولگا ، اور بودنیا میں خواسے نار درا اس کو آخرت میں ہے خوت ہوگا ، اور بودنیا میں خواسے نار درا اس کو آخرت میں امن واحلینان نصیب نہوگا

پیو ہوادت ہرہے ہو بہ بسیاں کے میں میں کا میں میں میں بیار ہوگی ، اس وقت تک نوٹ پیدا ہے ا ہوگا ۔ا ورمب یرامی طرح ذہن شین ہوجا سے گاکہ خدا وندتعالی ہرحوبی کے رحوبی اسے میں ہوجا ہے کہ دم میں ہوجا ہے کے رکھنے اور میں کوئی شخص ہوں جی نہیں کرسے ا، تواس وقت نوٹ کرے کہ خلوق میں کوئی شخص ہوں جی نہیں کرسے ا، تواس وقت نوٹ

ا در خنیت بیدا ہو مباسے گا

یں اگرخون پیداکرنا میاستے ہو تو تق تعالی کے مبلال اوراس کی بے نیبازی مِنظر کروا ورسوی کرجنت سیدا وراس میں جانے وال ملوق می اس کے لئے بچویز ہوچی ہے ، اسی طرح دوزخ بھی موبو داوداس کے سزادار مخلوق مجمعیّن ہوئی ہے ادرسعادت دشقا دیت بین *نوش قسمی و* نصيبى كاتعلى المتحفى كالقدريس كهاجا حيكاسي سي كيونغيروتبال نہیں ہوسکتا ، اوراس ازل کھ کاکوئی روٹنے والانہیں ۔ نس لے نس معلوم نہیں کہ تیرے تق میں کیا کھ صادر ہواہے ؟ اور تیراخاتم کس حال برمونالكماس ومكن سے كرتوجنت ميں جائے ، اور يعجمكن سے كر ترے لئے جنم کی دائمی مزاتجویز ہوئی ہو۔

نوب یا در کھوکہ انجام کے فئی واپسٹیدہ مالسے نڈروی شخص ہوسکتاہے جس کو حقیقی معرفت ماسل مزہو ، لہندامناسب ہے کہ ان كالمين اودخاصان خدا كے حالات بڑھاا ورمشناكروجن كومعرفت ميں کمال مصل ہے ، بینی ا نبیائے کرام علیج السلام اورا ولیار وعلمسار و المِلْعِيرِت رحم التُرتعِبالُ .

دعيوان مغرات كوبا وبجود كمال ودج تقرب كيكس قدينوف متعا. تجاب رسول عبول ملى الشرعليدو الم فرائعتي مي كرج بجمعى تبريل امين مير یاس وی سیکر آمے تو خلاوند حیار و قبتار کے خوب سے ارزیے اور کانیتے بورے آے ہ مضرت ابراہم علیالصلوۃ والسلام کا قلب نمسانک الت

له حراق کیتے ہیں کہ ٹابت نہیں البتہ تیامت ہیں ایسا ہونے کی روایت کی لیفنلمہ میں الوسطے کی بھا

پی خوت کے سبب الیہ ابوش مارتا تھا جیسے بچہ لیے پر ہانڈی کھولتی ہے اوراس بوش وخروش کی اوازایک بیل کی مسافت سے سناتی ویا کرتی تھی ۔ صفرت وائز دعلیات الم میالیس دن کامل سر بجودگر پر کرتے رہے یہاں تک کہ آنسوؤں ہے آس پاس کی زمین پر گھاس سب لاہوی کی حضرت ابو بجر صدیق نے ایک پرندکو مخاطب بناکر یوں فرمایا کہ لے کاش میں تجروب بیا کا شریعیت واحکام خدا وندی کا مکلف نہ ہوتا کیا میں کاش بیب لاہی نہ ہوا ہوتا ہے حضرت ابودر مسلس میں کہ میں کہ میں کہ میں کاش میں تو عبولی بسری ہوجاتی ہے۔ درخت ہوتا کہ کاش میں تو عبولی بسری ہوجاتی ہے۔ کہ میں کاش میں تو عبولی بسری ہوجاتی ہے۔ کہ میں کاش میں تو عبولی بسری ہوجاتی ہے۔ کہ میں کاش میں تو عبولی بسری ہوجاتی ہے۔ کہ میں کو عبولی بسری ہوجاتی ہے۔

عرض نوب یا در کو کرجن مصرات کوسی تعالی کے بیازی اور ملال کی معرفت کا ہو وہ ہرگر بھی بے خوت اور نڈرنہیں رہ سےتے۔ نڈر ہونا اضعیں عفلت شعارا مرام کا شیوہ ہے جن کی نہ لینے خاتمہ پنظر ہے اور نہ اصلاح آخرت کی جانب تو بتہ ۔ یغفلت کے پتلے اس بے وقوت بہتے کی مثل ہی جس کو زہر بلے سانب سے بھی ڈرنہیں گٹتا ، مگر بتی دو مسر سے کی مثل ہی جس کو زہر بات کے سمجھ دار باب کو سانب سے ڈرتا اور بحیا ہوا و کھے کر نود بھی مجاکت اور عفل سیمی این میں ومرتی وحانی عقل سیمی بینے میں ومرتی وحانی طبیوں اور خاصان مول کے حالت نوف کے مشاہدہ سے عبرت بچویں ۔ فیصل فیصل کی مشاہدہ سے عبرت بچویں ۔ فیصل فیصل فیصل کی مشاہدہ سے عبرت بچویں ۔

خوف کی زیادتی مزموم مضربی بیجوانسان کوسعادت

ابدى كى حان دوراتا سے د لبذااس صنك بينديده سے حب تك يك كارى كاالهبغ ويعنى اتنازياده نه بهوكه سياربنا دسے اور مايوى كى صرتك ينجياكر اغمال حيرا دسے ۔ اليامدے برصا ہوا تومن جس سے ناميدی بيرا بوباسے مترعًا مذبوم ہے ۔ کیونکہ صریب میں اتاہے کہ " ایران خوف اودامید کے بین بین سے و بس نوت کے ساتھ رہار بین امید می فرور ہے ۔ البتدگنرنگادمسلمان کونوٹ غالب لکھنا جا ہے اورجب دین دار بن ما سے تو د ونوں کومسا وی درہ پر اکھے ۔ چنانچ پھنرت عمواروق کھنے ابک مرتبہ ارشاد فرایاکہ" اگراللہ پاک کا حکم صا در موکہ ساری خلوق میں سے صرف ایکشخص جنت میں جامے گا تومیل امپیرکرتا ہوں کہ وہیخف تمسی ہوں گا۔ اوراگریہ فرمان صا در ہوکہ دوزخ میں صرف ایک پیتھے واخل ہوگا تومجے بحوث ہے کہ وشخص کمیں میں مربول یہ یہ حالت مساوات سے میں خوف ورجار دونوں کے لقرار میں ۔

إن رطه ما را ياد كهنا ماسيخ كرجواني وتندرستي كإزما يزمين مسلمان كونووت فالب م کھنا ما سے کونکہ اس غلنہ شہوت کے

زمانه مي شهوات نعنسانيه كے توڑنے اورمنزل مقعود تك يني كے لئے مہذب بنانے کو توٹ کے کوٹے کی خرودت ہے۔ اور مربعا ہے یامون

میں رہب کموت قریب ہو تورجا دعنی امپیرغالب کھنی جاہئے ۔ کمیو تکہ

لا يراصل عرفي كتاب مين سيس بي ال

له برانگیا بوا ۱۱

اوّل توصّعت ونقابهت ا ورمض کی دجه سے کچیہوتا ہوا تانہیں ا وداگر اس مالت میں خوف فالب ہوا تو ہو کچے ہور اسے اتناہی نہوسے گا بالکل ہی ہاتھ یا وُں بھول جائیں گئے ۔ طویت میں آیا ہے کہ سلمان کومرتے وقت لنے خواکیا تنیک گمان رکھنا جاہتے ہ

ا ظاہرے کہ نیک گمان ای وقت ہوگا

ا جبکه کچینک اعمال مبی پاس بول۔ كيونكرانسان جبكاشت كے لئے زمين ميں بع دالتا ہے اور نيولانے يا یانی دینے کے متعلق اپنی جبیسی سب کید کرانتا ہے تواسی و قت خدا کے فصل يرم وسركر كيداوارى اوراوت موس كے كامنے كى اميدرك سكايد واورب بج منهي والا اورايس حالت مي اناج كي طلب و نوابش ركى تواس كورمار واميرتبي كتة ، بلكت اوربوس كتة بن اورتمنّا وہوس شیطانی دصوکہ ہے ۔ اس کے تق تعبالی فرماتا ہے کہ "ہو بندے امیان لائے اور بجرت کر گئے اور فی سیل الٹرجہا دکیا وہی الٹرک رحمت کے امیدوارہی ہ اس سے لوم ہوگیا کہ رجار وامیرو گوشش کے بعد ہواکرتی ہے ۔ جس طرح کاسٹ تکار بونے ہوتنے کی اوری محنت کر لینے کے بعرونتغل ہوتا ہے کہ اگرآسمانی آفت سے حفاظت ہوگئی اور تجلى اوراك وغيره سي كميت كويق تعالى نے مجا مع د كما تواميدسے كم بتناسيج والاب ايك ايك كي بيالي سترمتر ملك اس معى زياده عال ہوں مے ۔ اسی طرح مسلمان کوخواکی طاعت میں یوری مشقت اٹھانے

خلاص بہر کہ تون عذا کے باعث معاصی اور ضداکی نافرانیوں سے کہ تون عذا کے باعث معاصی اور ضداکی نافرانیوں سے دکنا جائے اور امید رصت کے سبب کی کیوں میں رغبت بیدا ہونی چاہتے ۔ میں تون کواسی و قت معتبر مجبوب ہو وہ کومعیت سے دو کے اور گزیر ماصل نہوتو وہ نون نہیں ہے ۔ بلک عور تول جی رقب تالی اور وہ وخیال ہے جس کا کچھ اعتب ارنہیں ۔

اور چونکو خود حب کمال پرسنجیا ہے تو دنیا سے بے پنتی پیدا ہوجاتی ہے جاتی ہوجاتی ہے جاتی ہوجاتی ہے جاتی ہے اس کے مناسب ہے کہ کھید آرم کا سیال کر دیا جائے ہے۔
کر دیا جائے ہے۔



تیری ا در برکابیان

م على الثر الشيخ و كى علامت الم الشواية الم الله الله عليه والم الله الله عليه والم الله الله عليه والم الله والله والم الله والله والم الله والم جاه کی طرف نظراتھاکر مذد محیو ہم نے کا فروں کو دنیا کی تازگی کی منس سے دے رکھاہے کیونکراس معقودان کوفتنہ میں ڈالے رکھناہے۔ اور تهادے بروردگاری ک عطامبر اور زیادہ یا مُدارے ؟ ا ورقار ون ملحون کے قصر پی ادست ارست کہ " قار ون بَن سنود کرمھا ٹھ كے سات مولوس ميں نكلاا وربعض لوگوں كو يرتزك واحتشام ديجه كر ترص ہوئی توجن لوگوں کوعلم مرحمت ہوا تھا وہ کہنے لگے کہ افسوس تم اس نا یا مدار بيزى حرص كرتيبو ، ديجيوي تعالى كالواب مب سيبر چيز بي اس ققتہ ہے معلوم ہواز برعلم کا تمرہ ہے۔ رسول تعبول صلی الشرعليروم فرآتے ہیں کہ " بو تحق مسج اٹھتے ہی دنیا کے غمیں گرفت اربوما تا ہے تق تعالى اس كادل بريتاك كرديتا ب اور متاسى تدريب بتناكراس كى تقديري لكعاجا حيكاب واودو تخفق المصقري آخرت كي فكرس لك

جاتا ہے توق تعالیٰ اس کا قلب طمئن رکھتا اوراس کی دنیا کی فود صفاظت و کفالت فرماتا ہے اس نیک بندے کا دل عنی کر دیتا ہے اوراتنی دنیا مرحمت فرماتا ہے کہ بیمن بھیرتا ہے اور دنیا اس کے بھیے بھی جھا گی جگی تھی ہوں کے ہوں تعالیٰ فرماتا ہے کہ " اللہ صب کو ہوایت دینا چا ہتا ہے اس کا تفسیر جنا برسول اللہ صلی اللہ علیہ ولم نے مشرح صدر کر دیتا ہے ج اس کی تفسیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ ولم نیا ہے ، میں ایک نور واضل فرما دیتا ہے ، جس سے اس کا سینہ منشرے ہوجاتا ہے ج صحابی نے وریا فت کہا کہ یا رسول اللہ اس کی شناخت کیا ہے ۔ اس کی خاص بھیان ہے گی خاص بھیان ہے ہوجا تا ہے جہا موت کا انتظام کرنا شم صدر کی خاص بھیان ہے ہوجا ورموت سے پہلے موت کا انتظام کرنا شم صدر کی خاص بھیان ہے ہو

اس کے تلب میں حکت القار فرما تے ہیں کہ سمب کوئی تعدائی زاہد بناتہ ہے اس کے تلب میں حکت القار فرما تا ہے اور دنیا کی بیاری وعلاج ساگاہ کردیتا ہے اور اس جہان فانی سے بے توقت باہر بکال کروا رائسلام میں بہنجا دیتا ہے ہوا دیتا ہے ہوا دیتا ہے ہوا دیتا ہے ہوا در ہو گائی ہے حیار کرد یہ صحابہ نے عرض کیا کہ یار مول اللہ ؛ حیا توکرتے ہیں ۔ آھنے فرما یا کہ جہال رہنا نہیں ہے وہال مکا نات بناتے ہوا در ہو کمانہیں سے دہ تو کرتے ہو ۔ یا در کھو کہ بندہ کا ایمان اس وقت کا مل ہوتا ہے جب کو شرکہ اور دنیا حیکہ کوشر گیا تی میں بڑے بہنے کو شرکہ سے زیادہ بند کرے اور دنیا

له ابن مبارک وابن ابی شیبه و فریا بی دغیریم ۳ سی کشاده ۱۲ سی اورگ ۱۲ سی ابن ابی الدنیا معنمون بهت حدیثیوں میں ہے ۳ سی بالگ و بے آلودگ ۱۲

کے متعلق مرشے کی تلت کواس کی کڑت سے زیادہ مجوب بھے ، نوب سمجہ لو کرجب انسان ونیامیں زاہد نبتا ہے توسی تعالیٰ اس کواپنامجوب بنالیتا ہم اور جب وہ خواکا محبوب بن جا تاہے تو مخلوق کی نظروں میں بھی محبوب ہوجا تاہے ۔

معیقند برکی حقیقت اور تمره واثر دمتاع کی جانب التعات نرکسادر

با وجوداس كي مال كرف كالدست كيميراس كى جا نب متوجه نهو .

اورزب کی امل وہ نورا درعلم ہے جوالٹری طرف سے بندو کے قلب میں ڈال دیا جا تاہے جس کی وجہ سے میں ڈال دیا جا تاہے اور بے بات واضع ہوجاتی ہے کہ دنیا کے جملساز وسامان کی کے برسے بھی زیادہ حقیر اور آخرت ہی بہتر و پا مکا رہے ہے واس ہفتر و نیا گا افرت کے مقابلہ میں ابنی جی وقعت ہیں رہتی مبنی کی بیش قیمت جواہر کے مقابلہ میں ایک معظے دانے مبتی طرح کی وقعت ہواکرتی ہے۔
ایک معظے دانے مبتی طرح کی وقعت ہواکرتی ہے۔

اور نہرکاتم ہیہے کہ بقد ہضرورت وکفایت دنیبا پرقناعت مکسل ہو جائے۔ ہیں ذا ہدای مقداد ہرکفایت کیا کرتا ہے متبناکسی مسافر کوسفر کا توشر لینے پاس دکھنا ضروری ہوتاہے۔

ا وروہ صروری سامان جس کی نیٹھی کوامتیا ج سے یا طقیام ہو پالباس یا اثاث البیت ۔ اور ہرا کیسٹمیں زہدکے مراتب اور مدارج ہیں بن کاتفسیل ہم سیان کرتے ہیں ۔

معنی مرت اور مقدار اورسس

بی مرسک اعتبارس اعلی درجه کا زبر تویه به کرمرف ایک قت کے کھانے پر قناعت کرے بعنی اگر سے کو مجوک رفع ہوجا سے توشام کیلئے کے کھانے پر قناعت کرسے بھی اگر سے کو مجوک رفع ہوجا سے توسی کے لئے کی فرند نفیرہ نہو۔ اقسط درجہ یہ ہے کرمہینہ مجر یا جالیس دن کی خولاک مہتیا ہواس سے ذیادہ کی برداہ نہو۔

۔ آونی درجہ بیہ کم صرف سال بھر کا ذخیرہ جع کر لیا جاسے اورسال سے ذیا دہ کا سامان جع کرنا تو زہرے بائکل خارج ہے۔

البتداگر کسی می افردینه کسب او توصیل معاش نے گئے دنیا کاکوئی شغل منہ و توصیل معاش نے گئے دنیا کاکوئی شغل منہ و توسال سے زیادہ کا ذخیرہ جمع کرلینا بھی زہدے منافی نہمیں ہوچانچ سننے وا وُدطائی دھم تھے بن پرشنے نے کامل بنی سال تناعت کی تھی ، چونگران کاکوئی فردیع کم معاش مذتھا اس لئے بیال کا ذخیرہ دکھنا زمیسے خلاف نہوا۔

مقدار کے اعتبار سے راتب ہے۔ اور اوسط دیجہ ادنی درجہ کی مقدار کے اعتبار سے اعلی درجہ کی مقدار ہے اور اوسط دیجہ کی مقدار آدنی درجہ ہے۔ اور اوسط دیجہ کی مقدار آدہ صیر نہ اس سے زیادہ مقدار کھائی توسم جو کہ ذہر کے خلاف کیا ۔ بیس جس کے اعتبار سے مراتب ہے۔ اخبس کے کھانے پرقیا تہ کہ معوسی می کول نہو۔ کرنا ہے جس میں غذائیت یائی جا ہے۔ اگر چہاناج کی معوسی می کول نہو۔ کرنا ہے جس میں غذائیت یائی جا ہے۔ اگر چہاناج کی معوسی می کول نہو۔

اورا وسط درج بح کی رونی ہے ۔اوراونی در جی پول کے بے جینے آئے کی ونی كماناك - اوراكرا ما حيان لياتواس كانام زبنسي بلكتم اورتلزند اورتمكارى مي اقل درى كركارى بوزېركا اعلى درجېسے مركه اور میزی اورنمک کااستعال ہے۔ اوراق سط درجہ یکنائی کا استعال کراہے۔ اوداعلی درجه کی ترکاری جوز برکاسسے نیچیکا درجہ سے گوشت کھا ناہے، بشرطب يحهبنة مي مرف ايك يا دوباربو - اگرميشه كوشت كعاف عادت ہوگئ توزیدے بالکل باہر ہوگیا۔

ويجو مضرت بى بى عائشرونى الترعنب فرماتى بي كرم سياليس بياليون گذرجاتے تھے اور رسول متبول صلی السّہ علیہ کر لم کے دولت کدہ میں آگ منهي سلكى تنى ي معتبردرىيى تابت كدرول معبول المالله عليه ولم نے جب سے مدینہ منورہ میں تدم رخب فرما یا مبی تین دن بھی گیہوں کی روٹی بيب مركِنهين كمانً - اللَّهُ تَصَلِّ على حَبِيْبِكَ وَصَفِيَّكَ بِعَسَلَ عِلْ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ بِعَسَلَهِ زُهُوبِ وَكُمَالِيهِ ـ

لباس يساعلى درج كازيريد ي مرن اتے کیڑے برقناعت کمے حِس سے مترجیپ جاسے ۔ اودمردی گری دفع ہوسے ۔

اورادنی درجرکازبرینی اعلی درج کالباس برب کسی کوردسے کیوے كاكرته ياجامها ودايك دومال دكم يهي اكردوكرتي بي ياس بول كم

ته مسون تقریبًا بخاری وسلم ۱۲ له آبل ماجہ ۱۲ علیٰ ملی انترطیر کلم ہران کے زیدا ور کمال کی بقدر دحمت نازل فرا۔

توزہ دہ تھے ہے تا رہے گا۔ زہری کم سے کم یہ توضر در مہونا چاہئے کہ اگر پہنے ہوئے کپڑوں کو دھونے کی ضرورت پیش آئے تو دو مرابوڑا پاکس نہ شکلے بلکہ رومال یا ندھ کر دھولے اور پھران کوپین لے ۔

حضرت الوہ مریق فرماتے ہیں کہ " بی بی عائت رضی الشعنب نے صوت کی ایک الدعن الشعنب نے صوت کی ایک میں ہوتا کرتہ نکال کرمجہ کو دکھا یا اور فرما یا کہ ال در و کی میں سرور عالم صلی الشعلیہ کو لم کا وصال ہواہے۔ ایک مرتب استحضرت میں الشعلیہ ولم نے نعلین کا ایک نیا ہوتا اور بہنا اور بہندا یا تو فرا سجدے ہیں گر بڑے اور فرما یا کہ مجھے نیع لین اجھی معلوم ہو ہمی اور اندلیت ہوا کہ می تعدالی عقد نہ ہوجائے اس کے ہیں تواضعًا سرجود ہوگیا مرحمت میں ارشرافی لاسے اور ہوسکین سب سے پہلے نظر بڑا اس کو مرحمت مستواد ما ہے

مفرت عمر فاروق محقیق میں بارہ پی ندگنے گئے تھے جس یعف چراے کے تھے۔ مضرت علی کرم اللہ وجہ، فرماتے ہیں کہ «مقتدا پی وری ہے کہ ادنی حیثیت کے لوگوں کا سالباس پہنے تاکہ امرار اور اہل مال اس کا اقتدار کریں اور نقرار و نا دار لینے کو مفاحقارت مذد کھیں۔

مکان کے معلق زبر کورجے اسکن میں اونی درجہ کا مسکن ہو مسکان کے معلق زبر کے درجہ کا علی درجہ کا مسافر خان یا مسجد کے کی جمرے میں زندگی گذار دے ۔ اوراعلی درجہ کا

لہ بخاری وسلم میں صحافی کا نام ابوبریٹ اصل ہی بھی ہے اسیا والعسلوم میں ہی ہے۔ لا ورحد پیوں ہیں ہی ہے) مترجم نے مہوًا ابوبر میرے لکھند یا ہے ،

مسکن یہ ہے کہ سکونت کے لئے کوئی خاص جگہ تجویز کر لے بعنی بقد بھرورت ایک ججو بخواہ خرید لے یاکرایر پر ایسے لشرط کی صابحت سے زیادہ اس میں وسست منہوا ور مذاس کی اونچی اونچی دیواری ہوں نقلعی چونا کہ گل کیونکہ کہ گل یا استرکاری کے مکانات میں دہائش تو زہر سے خاد ج ہے ۔

حفرت عبدالٹرن عرض فرواتے میں کہ ممکان میں بچوناکی اسٹرکاری کر ہے تھے کہ دسول مقبول ملی الشعلیہ وسلم تشریف لاسے اور فرما یا کہ مسیا ل وقت تواس سے بہلے مرابر موجانے والا ہے یہ مطلب بیتھا کہ انسان کو نا پانڈار ناڈگی گذار نے کے لئے اس استحکام و پائڈاری کی کیا ضرورت ہی ہوت ایمارے گا ۔ موت ایمارے گا ۔

حفرت نوح علیالسلام نے رہائش کے لئے میونس کا ایک مجونہ ابنا رکھا تھا اسی میں ایام گذاری فراتے تھے۔ لوگوں نے عض کیا یا بی اللہ ایک گر میں بنا لیجئے تاکہ آدام طے۔ آپ نے فرایا کہ میاں مرنولے کھیلئے تو رہمینس کا گھر میں مست سے "

مدیث میں آیا ہے کم مرودت سے زیادہ ہوشمن مکان بنا سے گا قیامت کے دن اس کو تکلیف دی جائے گی کہ اس مکان کوسسر پر اٹھا ہے۔

بس ابتم نوب بمجولوکہ صرورت کس چیزکا نام ہے اورکس مقدار ویشت کے مکان سے دف ہوسکتی ہے ج ظاہرہے کہ جس حد تک گرمی ومردی دفع ہو وہ توضرورت میں واخل ہے اور اس سے ڈیا وہ سجا وسے یا وسعت توعیت و سیکار اور اُن خرت کے لئے مخدوش وخطرناک ہی ہے ۔ ا تا خالسی کے متعلق زید کے دیجے اتا خالبیت می کئی دیج میں۔ اتا خالبیت می کئی دیج میں کو انتخاب کا میں کو انتخاب کا میں کو انتخاب کا میں کو انتخاب کا میں کو انتخاب کی دید کا سامان ہوں کو

زبد کا اعلی درجرکہنا جا ہے ، وہ ہے جو صرت عینی دوح الشه علیہ وعلی نبیت السلام کا حال مقاکد ایک کشکھا اورا کیس آنجوں باس شعابی اثاث البیت بھا اور یہی مغروصفر کا سامان ۔ ایک بار پیلے جا ہے تھے کہ ایک شخص نظر طراح اگل اور یہی مغروصفر کا سامان ۔ ایک بار پیلے جا ہے تھے کہ ایک شخص نظر طراح واگل و سے کنگھ کام بے رہا تھا اور بال درست کر رہا تھا صفرت روح الشرف کنگھا میں کا دیا ور فروایا کہ یہ وضرور سے زائر میز کی ۔ اب آ مجورہ رہ گیا اس کو دی اور فروایا کہ خواج کے میلوسے بانی پی رہا ہے ۔ بس آ بخواج میں اس کے سے دور را انتظام کرنا امر فضول ہے ۔ اس کے سے دور را انتظام کرنا امر فضول ہے ۔

له محرکاسامان ۱۳

عددمیرے یاس موجود ہیں اورساری صرورتیں السے بھرکراسی میں پوری بوجاتی ہیں ۔ حضرت فاروق فیر فرماکرکہ سے کہتے ہو ؛ خاموش ہورہے۔

تم نے ملی ہوگاکدرمول معبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بسترمبارک جس پراسترا فرماتے تعے ایک توجرمی تکیہ تعاص میں لیفہ کھاس میری ہوئی تعی اورایک اِتحا

غرض ذاہدوں کے برحالات ہی جونمونہ کے طوریرسیان کرنے گئے۔

تنعم يرافسوس كروا ور | أكاس مرّبة كمال كما ل كرما ل كرية محروم دم وتوكياس سيعى كن كذري وكاس زامرول كي صحبت را موريت برانسوس بى كروتاكدنى والب

میں محبت اوراس کے صول کی خواہش تو باقی ہے ۔ نیزاس کا ہمیشہ خیال رکھو کہ لذت ليسندا وثنغم امرارك قربكى برنسبت الشركه ذابد ببندول كم ياسس المحنا ببضنا بسندكروا ودجبال تكسمي بوسك ذا برول كيمثل بننےاودىلنردہے کے مصل کرنے کی کوشش میں لگے دہو۔

زبر کے درجے زبر کے کی درج ہیں:

ایک تویه کفس اگرچه دنیای طرف مال بو مگراس کوچراب التفاست بنا یا جا سے اور دنیا مصل کرنے سے زبرہ تی دوکا جائے۔ اس حالت کوزہر كبناتوهيك بم معلوم موتاالبته اكرت تيم كما ما عدا ودنيك ابتدار سمما جائ تومناسب ہے۔

له ابودا و در ترخی ۱۱ بن ماج واحمد ۱۱ کے فری ترویت ، مالدان سکه اظہار زمید ۱۲

وقومسرا درجريب كنعش دنيا سے اتنامتنغ ہوكہ اس كى طرف ماكل ہى م ہواور مجہ جائے کہ دنیاا ورآخرت کی معمتوں کا بیجا ہونا چونکہ نامکن ہے اسس لئے اخریت کی لذتوں کے حاصل کرنے میں دنیا کے مال ومتاع پراس طسرح خاک ڈال دین چاہئے جس طرح کسی بیش مہا ہوم رکے خریدنے میں چندر ہے ہے کوخرج کرنے میں دریع نہیں ہوتا بلکہ روسیہ سے کرنہایت نوشی سے چہرلیا جاتا ہے ، ایسے ہی دنیا کا سازوسا ،ان چیوڈکربڑی مسریت کے ساتھ آخرت کی معتیں حاصل کر بی جائیں ۔

تبيراد رجريه بعكر دنياكي مال متاع كاعدم اوروبود برابرموماشي اودير

دنياكى رغت فنفرية ونولكا

منرسنا كمال زميرے ؛ احيال بيد كر وكوم وريا ميں بدو تی تعالی کے میشارخزانوں کے بحرزخار اور دریا سے ناپیداکنا کم کا ایک قطویے بس اگر ل جاسے توکیمسرت نہیں اور اگر سلے یا آیا ہوا ہاتھ سے میلاجائے تو كي حسرت نهيس اس ورجهي نفس نة ودنياكي طرف متوجر بوتاب اور ذاسس عظنغ ہوتا ہے اوریہی زمیرے کمسال کا درجہ ہے ۔کیونکہ تنغر بھی ایک قسم کی توجہ اوراس شے کے باوقوت ہونے کی علامت ہے۔ اس لئے کوس سے ک وقعت ذمن سينكل جاياكرتى ب اس كى دونوں جانبيں يعنى تنفرادر توجب برابرموما یاکرتی ہے۔

ایک مرتب حضرت وابعہ عرویہ کی مجلس میں لوگوں نے دنیا کی مذمت بیان شروع کی توآب نے فروایاکہ " دنیاکی قدر ومنزلت تمہا ہے دلوں میں بوجب بی توتم اس کی مذمّت کریے ہومسلااکی ذلیل ا وربے قدرستے کی مجی کوئی ملہ کیاکرتاہے ہے

نوب یا در کموکر جب دنیا کی وقعت قلب سے جاتی رہتی ہے تورغبت اور نغرت دونود، سے انسان فالی الذین ہوجا تاہے ۔ ایک مرتب حضرت عاکشتی مدّلقرك إس ايك الكودرم أسا ورآب فان سے نفرت نهيں كى بلكران كويے لياا وراى ون مساكين پرتقسيم فراكر خرج كرويا - آي كى خادىرنے عرض مبی کیاکہ لے ام المؤمنین ایک درم کا گوشت تو نرید لیتے جس سے آپ آج ردنه انطار فراليتين توآب خ اب دياكه اگريسي يا دولاين تويي كريت اب توكيد باقى نهيس را يدير ورج غناكه لا تاب يس ناعا قبت انديس بها بل مونی دحوکه کعاتے اور لینے ال کی برحوتری وحرص کوعنا کا درجہ سمجھ جاتے ہیں بین یوں خیال کرتے ہیں کرچے نکہ ہاہے تلب کودنیاسے علاتہ نہیں را اس نے ہیں برمال ومتاع کی کٹرے مضربیس ہے ، حالانکدان کا پنجیال شیطانی دموکہ ہے کہ امتحان کرنے سے اس کی کعور معلوم ہوجائے گی۔ مثلًا أكرسادامال يك لخت بودى بوجائ تود كيوان كاكيا حال بوتاسيع؟ اگراپنامال بوری مانے کااسی قدرا ٹرہومتناکسی اجنی کا مال یوری سطے جانے سے ہوتا ہے تب توسم موکر مشک ان کے قلب کومال سے مست نہیں ہے، اوران کے زدیک مال کارسناا ورحلاجا نادونوں برابرس -زمدسيمى وبهونااعلى وديرم اندساس وبدياعلى ودجريب

له اتى بدينتى كراس كابعى خيال نركت كردنيا سے بعثى اور دم كيا ہے ١٢

یعنی دنیائی جانب سے بے التفاق کو بھی وقعت کی نظرے ہزدیکھے بلکہ یوں سمجھے کہ دنیاکوئی چیز بھی ہوجس کا چیوٹ نامجت وبہادری مجھا جاسے ۔ یا مسرت کی نظرسے دیکھا جائے ۔ اس کی تواہل بھیرت کے نزدیک اتن بھی تالہ نہیں ہے جبنی کسی بڑے بادشاہ کے نزدیک ایک بیسہ کی قدر ہواکرتی ہے ، اس بے حیثیت دنیا کو چیوٹ کر رہم جانا گھر میں کے درج کا اس کی حیثیت سے بڑھا ناہے ۔ اس کے درج کا اس کی حیثیت سے بڑھا ناہے ۔

اس کی مثال توالیس سمبو چیسے کوئی شخص شاہی در باریس داخل ہوناجاہے اوداس كودروازه يربيطا بواكتا داخله سے روك ريا ہوئيں پراس كے سلمنے ایک روٹی کامکڑا ڈال ہے تاکہ کتا اس کے کھانے میں لگ جاسے اور پر لیے مطلوب کے دربار میں جا داخل ہو ، اسی طرح شیطان حق تعالیٰ کے دروانه کاکتا ہے جو سالک کو مطلوب تک پہنچنے سے روک رہاہے اور ساری دنیاروٹی کے ایک محسے سے بھی زیادہ بے وقعت سے کو اس کے سامنے ڈال کرسالک نے لیے مطلوب تک پینمے کاداستہ صاحب کرلیا ہے ۔ بس تم ہی موجو کہ شاہی دربار کی ماضری کا اعزاز مال کرنے کے لئے جو کتے کوروٹی کا محرا ڈالگیا ہے مذاس کی ذہن میں وقعت ہوگی ال اس کو قابلِ ذکر دخیال امر مجها جائے گا بلکہ روٹی کے کی اے اور دنیوی بادستاه میں توکیدمناسبت بمی حسلوم ہوتی ہے کہ دونوں ایک دن فست ہونے والے ہیں ، بیں فانی شے کے حصول کے لئے ایک فانی شے کاہاتھ مے کھودینا حب وقعت کی نگاہ ہے نہیں دیچاجا تا تودنیا اورآ خریت ہی توکوئی مناسبت ہی نہیں ہے ، اس سے کہ اگر دنیالا کھوں سمی ہوں گی تو وه بھی ایک دن فشاہومائیں گی ۔ بس افرت کی میا ویدنعتوں اوداسس پائدار مکک وائمی سلطلنت حاصل کرنے کے لئے اگر دنیا کوا تھ سے حیوڑا جاسے اور شیطان کے حوالہ کردیا جا سے تواس کا خیال اور ذکر میں کرنا فضول ہے ۔

زبرک اسباب تعدد بی . کیونکی می تودونی می اسباب تعدد بی . کیونکی می تودونی می اسباب تعدد بی . کیونکی می تودونی می اور پر کامب بن ما تا سطوداس زبر کوخاکفین کازبر کہتے ہی اور پر سالکین طریق کے نزدیک اونی درج بیا وی می می اور می درج بیلے درج سے موجاتی ہے اوراس کو ایجنی امید محبت کو مقتضی ہے اور محبت کی فنسیلت می می می می می ہو می ہو می ہے ۔ درج بیا می درج بیا درج بیا درج بیا می درج بیا درج

میملہ ماموی اللہ سے ڈراہونا اسی اللہ کا اسی اعلی ہے وہ یہ اعسالی نر بدر ہے اللہ کا اسی اعلی ہے وہ یہ اعسالی نر بدر ہے ہے اوجہالے نفس کا غیراللہ کو حقیر محجہ کر حجو کر کر دین انہ کا باعث ہو ،اس کو حقیقی زم رکھتے ہیں ۔ کیونکہ پہلے دونوں درجوں کے ذمہ تو ایسے ہیں کہ جیسے کسی نافع سودے کی خرید وفروخت ہوتی ہے کہا کیک حقیر چرز کو اس کے حجو والد یا تاکہ تکلیعت دینے والی روثے فرسام صیبت اسی کی وجہ سے دفع ہو جائے یا کئی تی ہم اور ان فع چرز ہا تھ آ جائے اوراس دی کھی میں ماسوی اللہ کی جانب المتعالی میں ماسوی اللہ کی جانب المتعالی میں درجہ ہی ہی کو فضول سمجہا گیا ہے ، کیونکہ وہ کوئی جزیری ہی ہیں اسی ورجہ ہی ہی تعالی کے سوارے جو جرجہ ہی کوئی جو برجہ ہی ہے ۔

ک دوح کگیں دیئے اور مناکردیے والی ۱۱

خواہ مال ہو یا جاہ یا اورکوئی اسی شعص سے عمو گالڈت حاسل ہواکرتی ہو سب ہی سے زہر حاصل ہوجا تاہیے۔ برخلات پہلے درجوں کے کہان میں صرف مال سے زہر حال ہوتاہے جاہ سے نہیں ہوتا ہے ۔ اور مال میں معی عض انواع سے زہر ہوتا ہے اور بعض سے نہیں ہوتا ۔ اور یہی وجران درجوں کے صنعیت ہوتا ۔ اور یہی وجران درجوں کے صنعیت ہوتا کی ہے کیونکہ انسان کوجاہ کی محبت مال کی بنسبت زیادہ ہواکرتی ہے اور جس کی محبت زیادہ ہوای سے زہر حاصل ہونا تابل استام و توجر بھی ہے ۔

فصل

آربرا ورفقروس فرق کے دنیا سے ایسا بے التفات ہوجائے کہ دنیا کہ ایسا بے التفات ہوجائے کہ دنیا کے دنیا سے ایسا بے التفات ہوجائے کہ دنیا کہ یہ دنیا کو حاصل کرنا چا ہے مگر دنیا اس کے ہاتھ نہ آئے تواس کو نہزہیں کہ یہ دنیا کو حاصل کرنا چا ہے مگر دنیا اس کے ہاتھ نہ آئے تواس کو نہزہیں ہے ۔ ہاں فقر کہ تو نگری میں دنیا کو لڈ تول دل سنگری پرفضیلت ضرور ہے کیوبحہ تو نگری میں دنیا کو لڈ تول دل سنگی ہوجاتی ہے اور اس لئے مرتے وقت ان مرفو بات کے چوڑ نے کی صرت ہوجاتی ہے اور آخرت قید خانہ بواکرتی ہے اور دنیا کو یاجنت میں لذتوں سے اگرچہ جبراً قبراً با زر کھاگیا ہم تا ہم بونکی ہے جو کہ کہ کہ میں جزر کا ذاکقہ اور مزو منہ کو نہیں گٹا اس لئے مرتے وقت کی جیز کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کی محبت میں دل نہ امکے گا بلکہ دنیا کو داراً اللم اور تنگرتی کا گھر سمجھ گا الوائن تھی کہ سمب

آزادی ونوش میشی کا گھراورجنت مسلوم ہوگی۔

فقر کی فضیلت اورسعادت اخروی کا ایک مغبوط ذریدی چانچه جناب دسول الشمل الشرهاید و مل فرات می که می تعمالی لین نیک بندے کودنیاے الیہ ابچا تاہے جیسے تم لینے عزیب یاد کو کھانے چینے کا پرمیز کراتے ہو میری امت کے نقرار جنت میں امراد سے پانچیو برس پیلے داخل ہوجا میں مح میری امت کے نقرار جنت میں امراد سے پانچیو برس پیلے داخل ہوجا میں مح میری امت کے نقرار جنت میں امراد سے پانچیو برس پیلے داخل ہوجا میں مح میری امت کے نقرار جنت میں امراد سے پانچیو برس پیلے داخل ہوجا میں میں طریقہ دالے مرجا ہے

حضرت ہوی علیا سلام نے ایک بادعوض کیا تصاکہ بادالہا آپ کوکون بندے مجوب ہیں ۔ بتلایتے تاکہ میں آگ سے مجست کروں ۔ ادرا دمہواکہ " فیرجن کو لوگ یاس سمی نہ کھڑا ہونے دیں ہے

یاددکموکداگرفترلین حال برقائع ہوا و د طلب ال کازیادہ حرص نہوتواس کا درجہ فلہ ہے قرب قرب ہی ہوتواس کا درجہ خرب قرب ترب ہی ہوئی میں میں میں الشہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سمبارک ہواس کو حص کواسلام کی ہوایت ہوئی اور بقد کہ کا این معین کر ہوئی تعرف کے میں کہ ہوئی کے میں کہ میں کہ ہوئی کے میں کو مہت اپند ہوئی تھی کہ ہوئی کا کہ میں کہ جون ڈاکر و یہ حرب اسلمیں نے دریا فت کیا بارالہ وہ کون لوگ ہیں ، ارشاد ہواکہ مما برفتیر یہ خلاصری ہے کہ اگر فقر کے ساتھ تناعت اور فرون میں ہوت و و کو کو کا فرون کی ابتدار فقر بر میں ہوت کو کہ در ہوگا ہوئی ابتدار فقر بر میں ہوت کو کہ در ہوگا ہوئی ابتدار فقر بر میں ہوتا ہے۔

ي بوسي المالية

صيحبر كابيان

سی تعالی نے مبرکرنے والوں کے لئے اتی صفات بی فرائی ہی جود کو کے لئے جی نہیں فرائیں ، چنانچدار شاد فراتا ہے کہ مسمرکیا کرو ، الشر صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ، مبرکرنے والوں پران کے پروردگاں کو حتیم ہیں اور جہانی اور وہی راہ یاب ہیں ، مبرکرنے والوں کو ان کا اجر بہتھار دیا جائیگا ہ وفیرہ وفیرہ ۔ کلام مجدیش کھا ورتیکتر میگر مبرکا ذکرا یا ہے ۔

رسول قبول ملی الله ملیه والم فرط قبی که معبر نصف ایمان ہے۔ اور جنت کے فزانوں میں کا ایک فزانہ ہے ، جبی خوج کو بخصلت مرحمت ہوئی وہ بڑا سعادت نصیب ہے ، شب بیداد اور صائم الدہرے اس کا درج خوالی کو مقالم مبر کے معنی اور انسان کے مقالم میں خوا کے حکم پر تقل اور ثابت قام ہے ممائم واسس کا اختصاص کے ہیں ۔ اور پر صرف انسان ہی کو مال کو مال کو درم کو مال کو درم کو کا ان میں مدد و مال کا درم کو کا ان میں مدد و مال کا درم کو کا ان میں میں میں میں کو مال کا درم کو کا درم کو کا ان کی کا ان میں میں کو کا درم کو کا کو کا درم کو کا کو کا کو کا کو کا درم کو کو کا درم کو کو کا کو کا کو کا درم کو کا درم کو کا کو کو کا کو کو کا کو کا

ہوسکتاہے۔ اس لئے کہ اس پر دونخالف نشکرمسلّط اور جملہ آوریس جن میں ایک خواتی نشکرہے ، جن کا مقعود یہ

له ابونعيم مي ١١ ته غزالي الدكنوز المقالق ١٠ عداتي كيت بريك لمنسي ١١

ي نوابش ١١

كدانسان كولين قابوس لاتي اور مدايت مرقائم ركيس واوردوسسوا شيطانى لشكريعى غيظ وغنب اورننس كىخوابشوب اوراس كاسباب كالشكرب بويامتاب كرانسان كوليغ قبضمي سكع اوريا بندمواؤموس بنائے ۔ انسان کو بانغ ہو کردونوں میں امتیاز کرنا اور شیطانی کروہ سے جنگ وجدل كرنا يرتا ہے ۔ بس اگرعقل كا غلبه بواكه دين اسلام اوريشراعيت محديددعلى صاحبهاالعىلوة والسلام ، برامتنقال نعيب بوا توصر كامرتبراس كومال موكيا ـ ادربهائم بي صرف شبوات ونوابشات كاما وه بعقل اوردین کاشعونہیں ہے ،اورفرشتوں میں صرف قرب خواونری کی متعلّہ بيدا كالكئ ہے وہ شہوات نفسانی اور غيظ وغضب سے بالك سنة مي كم بروقت بي وتهليل من شغول است بي اود جائت بي نهبي كشهوت کیا چیزے ؟ اسدا مبرکا مرتبدان دونوں میں سے می کوماصل میں ہوسکا اودانسانول مي بونك دونول متعناد مفتيل موبود بي بعنى نوابشات نغسانيهمي بيء ودمعيل كراسمين كاشودا ودعقل وفطرت سليميي موبودسے ر بس ایک کومخلوب اورد ومرے کوفالب کرناجس کا نام صبرہے انسان ہے کے ليمفوصه

یا در کموکر برب پر دونوں حالتیں ابنا ابنارنگ جانا جائی ہی توکس وقت انسان کوعقل سے کام لینے اور ابنا انجام سوچنے کی ضرورت پڑتی ہے تاکدین کو خالب رکمس کرمقام مبر بربینج یہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے مرین کو تلخ دوا دی جاتی ہے تو طالب لذت ذائقہ اور مزو تو پر جاہتا ہے کہ

له پاک ۱۱ که سبحان الشکهنا اور الا الشکهنا ۱۱ که ایک ور م کاف و وفال ۱۱

اس کوباس بھی نہ آنے ہے ، اورعقل جائی ہے کہ اگر جہاس کی کئی ناگوار گزرے کی گرآ بھیں بند کرے جراً و قبراً پی کی جائے تاکہ شفا جاری کا بیس اگرعقل کو غلبہ ہوگا تو بیشک دوائی تئی پرصبر کیا جائے گا ۔ اس طرح اگردی معا لم بی عقل کو غلبہ ہوگا تو ضرور ہے کہ دیا ضب اور محبا ہوگ دشوار یوں کو صرور مرد اشت کیا جائے گا ۔ اور چونکہ ایمان نام ہے علم اور کی کا اور عسل کی دوجا نہیں ہیں تین میں جائے کا کہ کرکرنا مقصود ہے اور بعض سے باز رہنا ، اسی طرح اخلاق و عادات ہیں عادت محمودہ سے آداستہ ہونا ضروری ہی دہا ، اسی طرح اخلاق و عادات ہیں عادت محمودہ سے آداستہ ہونا ضروری ہی ماصل نہیں ہوسکتا ، لہذا جناب رہول الشمل الشمایی الشمایی دو ہو ہے اور جائے اور توجہ کے مقابلہ میں ہو تا ہے اور توجہ کے مقابلہ میں ہو تا ہے اور توجہ کے مقابلہ میں ہو تا ہے اور توجہ کے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے مقابلہ میں اور دونہ شہوت کے توڑنے کا نام ہے لہذا رونہ کو نصدے میں اور تو نا ہو ہوں کے دولے کے دولے کی نام ہے لہذا رونہ کہ کہ کا نام ہے لہذا رونہ کو نام ہے لہذا رونہ کی ہوں کے دولے کی نام ہے لہذا رونہ کو تھوں کے دولے کے دولے کے دولے کی نام ہے لہذا رونہ کی تو تو تو کے دولے کے دولے کے دولے کی کی کا نام ہے لہذا رونہ کو تو کے دولے کے دولے کے دولے کے دولے کے دولے کی کو تو کے دولے کی کی کو تو کے دولے کے دولے کے دولے کے دولے کی کے دولے کی کو تو کے دولے کی کو تو کے دولے کے دولے کی کو تو کے دولے کے دولے کے دولے کے دولے کی کے دولے کے دولے کے دولے کی کو تو کے دولے کو کے دولے کے دولے کی کو تو کے دولے کے دولے کے دولے کے دولے کو کے دولے کے

صبركا اعلى ورحبر اعظ درجريه به كه شهوت اورموائنس كے ماده ہى كا قلع قع ہوجائے كداس كومقا بلدى قدرت ہى نربساور اس پر ثبات وبقانسيب ہو۔اودائيس نفوس كونفس معلكة كے خطاب سے خاطب بناكرم تے وقت بشارت دى جا ہے گى كہ " ليفس معلكة جل لينے پروردگار كى طوت كم توالتہ سے داخى اورالتہ تجہ سے داخى يہ

له العليم ميح ١١

یه ابن ما جمیح ۱۲

صركا ادفى ورج وراسيم أثار البين ادفى ورجديه به كم المسلم المالية المالية المالية المالية المالية المالية المالية المالية المالية والول كوى تعالى فراتا به كرم ميرا فرمان صاور موجياكم بين تم سيج فم مجردول كاليوال في الشياه بين ركه) ـ اس كي دوعلامتين بين ـ

ایک یرکدالیساشخس کہاکرتا ہے کہ " مجھ قوبرکا شوق توہے گرمجہ سے ہونہ پیس سکتی ۔ اوراسی لئے اب اس کی نواہش بھی نہیں رہی ہے یہ یاس اور نامیدی کا درجہ ہے جومہلک ہے اورا ورجا نبری کی امیدنرہیں ۔

دومری علامت یہ ہے کہ توبر کا ٹوق مجی نہیے اور کئے گئے الٹر رحم دکریمے اسمیری توبر کی کھر پر دانہیں ہے اگر توبر کے بغیردہ محدکد جنت پس سجدے کا تواس سے جنت میسی وسیع مگرچوٹی نہیں پڑما سے گا۔ ادر خواک دهست شاملرمي کچکی نرا مباسے کی یہ پیپیارہ کم عقل تخیری۔ اس یابند ہوا وہوس کی ایس مثال ہے جیسے کوئی مسلمان شخص کا فروں کے باتعين تبيديوما سے اور کافراس کو کمبی فنزروں کے درانے اور ایج کسلانے پلانے کی خدمت میرد کردی اوکھبی اس کی گردن اور کھر دیشراب کے پیے لدواکر این محمروں تک لے جائیں اور یاس ذلیل مالت کودلیل نرم مع مرم بلاس کی نجات کی کیا مورت بوستی ہے ، تمہیں بتلاؤکہ اگر بادشاه کی میاری اولادکو یو کرکسی ذیبل دیے عزت غلام مے والد کردیا جائے کہ وہ اس کو اپنا غلام بنائے کیا وُں دبوائے اور جومیاہے خوست ياكر تواس بيار عشراد ع كاكيامال بوكا ؟ اى طرح اس غفلت شعادمسلمان کامال ہے جس نے تق تعالی کے تعرب پرونیا مے دنی کوتر بیج

دی اور بو اسے نعنسانی کا قبیری بوگیا کر توبرا ور توجیال الله کاشوق بمی اس کے دل سے بھاتار ا (نعوذ باللہ من ندا الحال الردی)

صبركامتوسط درج اواس كى علا المتوسط درج بيه كرف لكالشر ادرشطان گرده مي جنگ د

حدال قائم رہے کہ میں اس کا پتہ ہماری ہوجائے اور کیمی اس کا پتہ ۔ نہاس کوکا مل شکست ہوا ور نہاس کی کھی ہوتی فتح ۔ بیس اس قسم کے لوگوں کے ہارہ میں ادشاد ہے کہ " یہ لوگ ہم چنوں نے اعمال صالحہ کوبرکار یوں میں خلط کرر کھا ہے امید ہے کہ تق تعالیٰ ان پر توجہ فرمائے "

نصل

انسان تمام عرس والت میں صبر کامختاج ہے ۔ کیو بکر دنیامی و دی ماہ

له خدا کی و التفات ۱۱ که م خداکی نیاه ولکتے بی اس دی مال سے ۱۱ کے بڑی جنگ ۱۱

ہیں یاآئی مرض کے موافق اور یا مخالف و ناگواد ۔

خوش حالی مرصر کی حرف ایس اگر مرضی ا در منشار کے موافق حالت ہوس کی حرف اور اسس کی وحید اولاد عزت اور اسس کی وحید اور اسس کی وحید اور اسس کی وحید افرانس کی باک نرتھا ہے گاتو پرکرشس شرارت کرے گا، اور تنم و تلکی ذور میں ہے باکا نرقدم مدکھ گا بعنی خواہشات کر بیجے ہوئے گا اور انتہا ، سب بھول جاسے گا ۔ اس لئے محالۂ کوام فراتے ہیں کہ ہم تنگی اور فقر کے فقد ہیں مبتلا ہوئے توصا برنے گا گر فراخی ووسعت کے فقد ہیں مبتلا اور فقر کے فقد ہیں مبتلا ہوئے توصا برنے گا گر فراخی ووسعت کے فقد ہیں مبتلا ہوئے توصا برنے گا گر فراخی ووسعت کے فقد ہیں مبتلا ہوئے توصا برنے گا گر فراخی ووسعت کے فقد ہیں مبتلا

اور فراخی میں مبرکرنے کے پہم عنی ہیں کہ قلب کا میلان اس دنیا کی متاع کی جانب نہ ہو بلکہ یہ سمجے کہ جو کچھ مجے خلاکی سرکا دے عطا ہوا ہے وہ میرے پاس خلاک ا انت ہے جوعن قریب مجھے سے والیں بے لیا جائے گا۔ بس جب تک وہ میرے پاس ہے اس وقت تک مجھ شکما واکرنا جا ہے اور وجب وہ وکی نبا ہے تا ور انہاع ہوا وکی نبا ہے تا ور انہاع ہوا میں شخول ہوگیا تو فافل کہا جائے گا۔

ووسری صورت یہ ہے کہ اپی خواش کے مخالف حالت ہوا دراس کی جاقسیں ہیں ۔

بہلی قیم ان طاعات پرصرکرناہے جن سےنفس گھبراتا عات پرصبر اور معاکتاہے ۔مشلا معن صل کی وجہسے نمازیرصیٰ ناگوارہے، اور خل کی وجہ سے زکوہ دی گراں گزرتی ہے ، اورکسل و خل وال کی دجرسے ج اورجہاد کرناوٹوارہے یس نفس مرحر کرنا اور طاعت پرصر کرنا اگرچه کیسای گرال گزدے مگرضروری ہے کہ اس گرانی کانتمل ہوا ورنفس کوزیر كرك . اورحب نفن على توكيا توميرين قسم كصركا يحم بوكا .

عیادت کے شروع اور درمیان اقل عبادت کے شردرہ کرنے سے میلے اخلاص سیداکرنا رواوغرو کا دودکرناا درننس کے کروفریب

ہے سمینا ۔

دوم ۔ حالت عبا دت میں صبر کرنا ضرودی ہے تاکہ آوا بون وستیا کے اداکرنے میں کسل و کا ہلی نرہوا ورعبادت میں اول سے آخریک حضور قلب قائم ہے کہ شیطا وساوس اورنفس کے خطالت ایک کمی کیا ہے ہی یاس مہاوی ۔ سوم ۔ فراغت پانے کے بعدمبرکرنے کی مجدا ضرورت سے کردیا و کھ کے طور میاس کا اطہارا وراوگوں سے اپنی عباوت کا ذکر مذکر تا میرے۔ غوض صبرکی ہرچگہ ضرورت ہے ا ور وہ ہرحالت پرنفس کوشاق گزرتا ہے۔ م شک میں | دوسرق جمعاصی سے صبر کرنا می خاص کر روك اليىمعسيت معرى كانفس عادى بوريا موانداس کامزه پرابو کیونکه پهاں خلائی نشکریعنی عقل ودین سے دولتگر و کامقابلہ و تاہے ۔ ایک شیطانی گروہ اور دومرااس کے ساتھ اس کامددگار یعی عادت کانشکرادر پیخصومًا عادت بھی اسی چیروں کی جن کے حاصل کرنے ہیں مبولت بوكرم ع خرج كرفى ما جتنبيل دمثلاً غيبت كرنا بجوث بون جبراً اورخودستائی وغروکرائ میستول میں صرف زبان ہلانی پڑتی ہے ۔ پس ان سے بچیا اور صبر کرنا بڑے بہا درکا کام ہے ۔

ایدا ول بصر کرنام جو ان کا تدارک اور تلافی تمهارے قبضر میں فرود ہے۔ مثلاً کمی ایسے فوس سانداد بنی جس سے تم انعام میں تعیم ہو گرائی صرف اور نتام مذاور یم کرناکسی قت اجب ادرکسی و تن سخب دنیا نجا کے صحابی فرائے ہیں کہ جب تک سلمان ایدار چیم بیسی کرتا تعام اس کا ایدان کا مل نہیں سمجھتے تھے جق تعالی فرما تا ہے کہ سلمانوں کی شان ہے کہ کا فروں کی ایدائیں برواشت کرتے اور اوں کہتے کیم الن تعلیفوں برصبر کریں گے جو تم می کومین قراعی ۔

مصائب ولأفات يصبركرنا الجتى قنم ومبيجو بالكل غيراختياري بورميني برميل اس كي تلافي مبي إينا اختيار مين بوجيد يحسى عرمز كے مرجانے يا مال كے برياد ہوجانے كى معيدت ياكسى مرف بيارى كابرداموجانا ياكسي عفوكا جات رسنا غوض تمام بلاؤل اوريوادث يصبركونا بوسم في من أفل يج اس كافرادر وبهد على تعالى فروانا ب كرجب يكى بن وكومعيب على متبلاكريا بول اوروه صبركرتا بردينى فتكاميت كاكلمرزبان ينبهي لاتا تومي اس كامعا وصه اس كودييا بول كوشت بهتركوشت اورنون سيمبر نون اكرتندرست ويابول توكناه معامت كركة تندريرت كرتابول ادروفات دييا بول توياك صاف كركے اپی رجمت کے جوا کرمیں ایتا ہوں یغوض انسان کمی مالت میں مبرسے عنی نبیں ہے۔ اورچ یحصرنعف ایمان ہے اورایان کا دوسرانعف مشمر کی كيونكهاس كبعى تمام اعمال مقطق بحاس للضنتكوكا بيان كرنامبى مناسب بور له يروس بهسائيلي ١٢

﴿ يَانِجُونِ الْمِنْ الْمُنْ ا وشكر كابيات

حقتعال فراتا ہی "اگرتم لوگ شکرکروگے توہم تم کوزیادہ دیں گے " رسول عبول صلی الشعلیہ ولم فرائے ہیں کہ کھانیوالا شکرگذار بندہ رونہ دارصا برے برابری

شحریمقصودبالذات بر خوف، توبر، زبدادرصبر دسیدرمقصود بی

تم نے سے ناہوگاکہ رسول مقبول ملی اللہ علیہ و کم کے پا مے مبارکع ادت کرتے کرتے ورم کرآتے تھے ،اورآپ تہجد میں گریرو فربکا بہت منسراتے تھے ، ایک مرتبہ حضرت عاکث رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ آپ کے تو ایک مجھیے سب گذا ہ معاف ہوگئے ہیں بس آپ اس قدر کریہ و کہاکیوں فرماتے ہیں " ؟ آپ نے جواب دیا کہ " لے عاکشہ ، کیا میں خوا کا مشکر گذار بندو نہ بنوں " ؟

واقعی شکرکام تب نهایت عالی اورصبرد خوف وزیداورتمام مذکوره مفا سے بلندہے کیونکی و اوصاف کاذکر ہو چکاہے اک میں سے کوئی صفت بمی مقعود بالذات نہیں ہے۔ بلکہ سب مقعود بالغیر ہیں ۔ جنانچ صبر تواس کے مقعود ہے کہ ہوا کے نفس کا قبلے تم ع ہوجا ہے اور خوف اس کے معلوہے کرکوڑے کا کام دے کرمقام معمود تک پہنچادے اور کر ہے۔ مقصود ان تعلقات سے بھاگنا ہے جبول نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بے توجرکر کھائ البتہ مرت مشکور ایسی صفت ہے جومعمود بالذات ہے اور نی نفسہ طلوہ اور بی دجہ ہے کہ شکر کا دجود جنت میں بھی ہوگا کہ توبہ ونوف اور زہروم برکی وہاں حاجت نہیں ہے اور شکر وہاں کی معمول پربندے خرود اواکن کے دہاں حاجت نہیں ہے اور شکر وہاں کی معمول پربندے خرود اواکن کے ۔ جنا نج بی تعالیٰ فرما تاہے کہ "اہل جنت کا آخری قول "اکمت کہ کی گئے کے ۔ جنا نج بی تعالیٰ فرما تاہے کہ "اہل جنت کا آخری قول "اکمت کہ کی گئے کہ کہ تاہے کہ "اہل جنت کا آخری قول "اکمت کہ کی گئے کہ کہ تاہے کہ "اہل جنت کا آخری قول "اکمت کہ کو گئے کہ کہ کہ تاہے کہ "اہل جنت کا آخری قول "اکمت کہ کو گئے کہ کہ کا دھ کہ کہ کا دھ کر دھ کی دھ کی دھ کے ۔ جنا نوب ہوگا ۔

فنحراداکرنے کے لئے شکر کی ماہتیت علم ہونی خروری ہے معین آول علم ہونا جا ہے کہ شکر کیا چیزہے ؟ اورجب میسلوم ہوگاتو ایک مالت خاص بیدا ہوگا اور میراس مالت خاص کے بعد عمل متغرب ہوگا ۔

شكر تح تين ركن بي جن كوم عليم والميد سيان كرتے بي ا

الاسم من المراس المرس المرس مركم من المرس المرس المركم المرس المر

ل شرب الشتعال كاجورب معتمام جها نون كا ١٢

شكركا ووسراكر بعنى الكونعمت المعتبراس وجدي في بوناكه منعمت المراكر بعنى الكون بوناكه في المحمد المراكر بين المحمد المركز المحمد المركز المحمد المركز المحمد المركز المحمد المركز المحمد المركز المحمد المحمد

ا قبل اس وجرے کہ کام کی چیز ہاتھ آئی کھوٹے پرسوار ہوکر بیسیوں ضرورتیں دفع ہوں گی ۔

حقہ اس وجسے کہ یعطیہ تبلادا ہے کہ بادشاہ کی اس غلام پرتوج اور عناست ہے جس سے آئٹرہ کسی بڑی ا ولاس سے بھی زیا دہ مفیدنعہت کے الم تحد آنے کی امید ہے ۔

منتوم اس وبرسے کھوڑااس کی سواری بنے گاا وراس پرسوار ہوک<u>انے</u> منع آتا کے حضورمیں ما صربوکرشاہی خدمت بجالا سے گا

ان میں سے مہی وجہ توکوئی چیزی مہیں کیونکہ وہ تومحض نعمت پر نوشی ہے منع کی حیثیت اس میں ملحوظ نہیں ہے اور دوسری وجہ شکر کا در میں وافل ضرور ہے مگر منع عن ہے ، البتہ تلیس کی وجہ شکر کا در میت تعالی مرحمت فر ملصے اس پراس وجہ سے خوش ہونا کہ یہ جیز کوئی کا را مدچ نرے معملے نہیں ہے ، کیونک شکر کے یہ معنی بین کہ اس پراس وجہ سے نوش ہوکہ یہ تقالی تک پہنچ کا وسیل اور ذاہیے ہیں کہ اس کی علامت یہ ہے کہ ایسی نعمت پر نوشی نر بیدا ہوجس کے سبب ب

خواسے غفلت پیدا ہوجائے اور ذکر اللی بھول جائے۔ بلکہ ایسی حالت
پر رخیرہ ہو ۔ بان جس نعمت کے ذریعہ دنیا وی تفکرات رفع ہوں اور
اطمینان قلب نعیب ہو ، یعی خولی یادیم اعانت حال ہواس پر فوشی و
مسرت ہونی جاہئے ۔ بس ہو معنی خوالی درجہ کمان حال کرسے تو خیر وہ دو مرا
ہی درجہ حال کرنے ۔ باتی ہو درجہ کو تو فیکرسے کوئی مناسبت ہن ہیں ہے
میرا کر بعثی عمال ہو تھا

تیسی اکر بعثی عمال ہو تھا

تیسی اکر بعثی عمال ہوتا کے اعراض ومقاصد اور ہرائے علوم ہوتا کے اعراض و مقاصد اور ہرائے علی میں اس میں کو اعراض و مقاصد اور ہرائے علی میں اس میں کہ اعراض و مقاصد اور ہرائے علی میں اس میں کو اعراض و مقاصد اور ہرائے علی ہوتا کے اعراض و مقاصد اور ہرائے علی میں کو اعراض کے اعراض و مقاصد اور ہرائے علی ہوتا کے اعراض کے اعرا

ہوسکتا ہے دبیخلوق کی پیدائش کے اغراض دمقاصداوریہ باشے لوم ہوجا كركياكيا چيركس كام كے لئے بيدا ہوتى ہے ۔ مثلاً الحدالله كا المعمت ہے اوراس کا فتریم بیاہے کہ اس کو اللہ کی کتا بعنی قرآن مجیداورعلمدین کی کتابوں کے دیکھنےا ورآسمان وزمین جیسی بڑی کوق کے اس غرض سے مشاہوہ كسني صرف كرسه كرعبرت حال بوا ويفالق برتر كى عظمت وكريا كيس اگاہی مال ہو ، نیرستر کے دیجنے اور محدت پرنغ والنے سال کو الحکیکے ۔ اسى وركان ايك نعمت ہے ، اوراس كافتر يہد كراس كوذكرائى اور ان باتوں کے سننے میں استعمال کرے جو آخرمت میں نفع دیں اور کھوا ورلغو ا ور نفول كلام سنفسه روك . زبان كويا دخدا اورص د ثنا اوراظها ديستر مِن شنول سکے اور تنگرسی یا تکلیف میں فنکی وشکایت سے باز سکے کہ اگر كوئى حال يومي توفئ ايت كاكليه مذ فيلنه يا فيد ، كيون كد شاب نشاه كي شكايت اليد ذليل وبيدس غلام كرساسة زبان سي كلى جوكي م بسي كرس بما باكل فغول اورمعصيت مي داخل بعاور شي كالمدزبان شيك في توطاعت في توكا

قلب کا شکریہ کا اس کو تکرو ذکرا ورم وفت واخلاص میں استعمال کسے ، اوصا ن جمیدہ سے اس کو آواستہ کہ اور خصائل رفیلہ سے صاف و پاک د کھے ۔ غوض ہا تھ پاؤں تمام اعضار کا رمال متابع وعزت وجا ، سب کا شکریہ ہی ہے کہ ان کوحق تعالیٰ کی طاعت میں شقول رکھا جا سے ۔ فصس ل

در حتیقت کمال درج کاشکرتووی بندے اداكرسكة بسحن كاشرح مدربوي ابوال بالتباع سنت ؛ جن كة تلوب ك اندرى تعالى في عدو معرفت كانورمبردياب كهوه برجيزك الموزوامراست واقعن بي اوربرش میں اپنے مجوب کا مبلوہ دیکھتے ہیں، اور حس کویہ درجہ حاسل نہواس کوسنت كااتباع اودمرود شرييت كالحاظ دكمنا ضرورى بينينى اس كواتنا محدلينا چاہتے کہ اگرمٹ لاکسی نامحرم پرنظروالی توا بھے کی نعمت کاکغران ہوا ،اورنیزانیا . اورتمام النعتول کی ناختری ہوئی جن کو بعداریت میں دخل ہے ا ورجن *کے* بغير كونظانه ين أسمتا كيونحه أبحه كيفير بنيائي كامنهي دسي تحتى ولأنتاب کے بغیراً بھو بیکارہے ، چنانچرسب بلنتے ہیں کہ انھیرے ہیں ایکو کی کھی کام نہیں دے سکت اورآنتاب لینے وجود میں آسمان کامختاج ہے ، بیس آ پھے کی بدنظری کی ایک صعیت سے گویا آسمان وزمین سب می کغرانِ نعمت ہوگئیا ۔ مرام ایبی حال تمام معصیتوں کا بو كيها بيروه ورحقيقت يمفراك نعت بيء كيونكه تمام نعتول كاباتم علق والستهادرايك كودوسرے سا وردوسرے كوتنسرے سے السا علاقہ سے ذراغوركر فے سے ميں استخاب ،

يبال محافے كے لئے ايك مثال بيان كئے ديتے بي اوروه يہ ہے ك الله ياك في روبيا شرفي بعني ثمنَ نقد كوم تزار عاكم كي بنايا ب كداس كي ذايع سے تمام اموال کی تیمت قرار یاسے اوراسٹیار مختلفہ کے ارزال گرال ہونے كابابى فرق وامتيان ظاهر بورنس اكرشن نقديين جاندى وسونا نهوت كيميى سموس نرائے کرکٹرا زعزان کے بدلے میو کر خریدا جاسے اور اناج کموٹے كے عوض كس طرح فروخت كيا جائے ۔ اس لئے كدان ميں باہم كوئى مناسبت نہیں ہے ، اگرہے توصرف بی ہے کنفس مالیت دونوں میں مشترک ہے يعن تمنيت اورنقدى جس كوجا ندى وموناكيته بي كم وبيش دونول مراج عاقى ہے اور یہی تمام چیزوں کی مقدار کا معیار ہے ۔ بیں اگر کیرا ایک رومیہ گرکا ہو اورزعفران یاس رویے میرکی تواس سے اندازہ ہوگیا کہ بیاس گرکیرے کے بدے میر جرز عفران خریدنی چاستے ۔ اور کیاس گرکٹر امیر بھرز عفران کے مساوی ہے ۔ غوض بیمن ونقدی منبوتوتمام معاملات میں رووبدل بوجا سے اور جملہ اسٹیارمی گراٹری جائے اس سے اگسی شخص نے اس کواکھا کرکے زمين مين كالرويا يا حزار بناكمقفل كرديا توكويا ماكم كومستديحومت سياتار كركام من بناديا اورمقيدكرايا واويس تفى فاس كرين بناك، مثلاً يانى ين كاكلاس اورسالن اتارى كى دكابى توكو يا حاكم كوجولا بااودكائتكار کے کام میں لگادیا ۔ حالا نکریراوسط درجرکا کام دوسرے ادفی ورج کے فات گار مى كرسيخ تع يس يرمزاتيدس مى زياد وخت بوئى داور شخص نے

سودلیناشروع کردیا اور روپیاش فی کلین دین کومانی ترقی اور تحییرال کا ذریعه بنالیا که صراف کے ذریعه سے چاندی سونے کی ذات کو مقصد تجاری الیا تاکہ وہ گھاس کا ط کرلا یا کم سطون جائو وہ گھاس کا ط کرلا یا کم سطون جائو سے دیا کہ سے حالانکہ یرسب سوری صریح ظلم ہمی اور حکمت خوا وہ دی ہمی تغیر و تبدل کا پیدا کرنا ہے گویا حق تعالی سے علاوت ہے حس کی بنا پر محارج جنگ کا بیام دیا گیا ہے۔

وه شریعت کی زمیرونت مالنهیں اور بردموزاس کونظانهیں آتے تو وه شریعت کی زبان سے صورت توسمجدی ہے گااگر چیدی شمیے بس اسس کو

احكام مشرى سنام عمائيس كركم وق تعالى فرواتا ب:

م جولوگ جاندی اورسف کا خزانه کا بناتے اور ور جور جورکر کر کرائے کے دائے کے دائے کے دائے کے دائے کا میں خرج نہیں کرتے تو قیامت کے دائے کا

كغ بوت مال د تكيمنا وريعيمون برداغ وسے جاتي گے يو

اوردسول قبول ملی الشرعلیہ وسلم فرماًتے ہیں کہ معجب شخف نے بیاندی یا سونے کے مزنن میں بیاگ یاوہ لینے

بیٹ میں آگ کے گھونٹ اتار دا ہے ؟

اوريق تعالى منسرا تاسيه

م جولوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن قرول سے

اس طرح الميس م عيد آسيب نده ي

ان آیات وا ما دیت فعلوم ہوگیاکہ اموال اوراستیار عالم کے ماکم

يعنى ندنقد كاجح كرناا ودبرتن بنان اودمود يرميلا نابعنى صرا فركرنا تينول حرام اورخلات مقتفائي حكت خلاوندى بي رال اتنافرق سع كمابل بعيرت ان دموزوا مرادسے بچ تکروا قعت ہوتے ہیں اہذا اُن کا علم ولائل احکام ترمیہ دوبالابوكرنورٌ على نوركامصداق بن جا تاسيرا وشكوكا دمسلمان جوان اسرار تكنهيس بيني سكتے وه مدود كشرعيه يربى اكتفاكرتے بي اور يولوگ انعط ادرما بل بل وه دونول سے محروم رہتے ہیں ہوایسے پی لوگوں سے جہم معسری جائے گی ۔ حق تعالی فرا تاہے کہ " لے محد ! تم یرنازل ہوئے احکام موتیفی تقسم متاب ده اور راهسنقیم سے اندھاکیا برابر سکتے ہیں یو دوسری مگفرا آ ہے کہ متن نے میری نصیحت سے اعواض کیا اس کو تنگ معیشت ملے گیاور قیامت کے دن اندھا اٹھا یا جائے گاتب وہ پوچے گاکہ مجھے اندھاکیوں امُّعایا، ہم جواب دیں گے کہ ہماری نشانیاں تجھ تک پیخ عیں بس تھنے الج بعلادیا تھا۔ سوائی ہم بی تجدکواس طرح بھلادیں گے " اورنشانیوں مراد يبى حكمت ومصلحت اوردموزي بوبر حيرك بيداكر في ملحفظ بي اور جن پرانبیا علیم السلام کے دریعہ سے لوگوں کومطلع کردیاگیا کہ مرز مانے میں ما طان شربیت علمار وفقهام ان کومفقل بیان کرتے رہے :

پس یا در کھوکر شریعت کا کوئی کھم الیسانہ یں ہے جس میں پیکمت اور دور دخاصیت مزہو بیس ہوتھ ان کو بھر جا تا ہے وہ تو سمجہ جا تاہے اور ہو ہیں جا وہ ان کا انکار کرنے لگتاہے اور یہ انکار کرنا سٹ کرکے خلاف ہے۔ اور چونکہ شکر کا کامل درجہ وہی عامل کرسکتا ہے جس سے اخلاص اور حدق کا ذکر کر دیں۔ کی نیٹ کا شائر بھی نہو ، لہذا مناسے کہ اخلاص اور صدق کا ذکر کر دیں۔

-※※※------

بر کوکوکوکوکا ا

اخلاص اوبصدق كابيان

ا خلاص کی اصل مسلمان کی نیت ہے۔ کیونکہ نیت ہی ہی افلاص بوا کرتاہے۔ ا وراخلاص کا کمال صدق ہے۔ اوراخلاس کے معنی پرکھے نیت مديحي فيركى أميزش زمواس ليئان تينوك كنوك عليمة عليحة بيان كياجاتابو اخلاص كايبلاكر بعني نيت اركن اول نيتت و مقتعالاً مشرماتاہے کہ سلے محد! اپنے ا یاس سے ان کوعلیوہ نکر دوج سے وشام لیے پروددگارکو پیارتے ہیں درآنحالیکہ اسی کی ذات کوچاہتے ہیں۔ اس آیت سے علوم ہوا کوعسل سے می تعالی کی دات معمود مور رسول عنول صلى الشيعليه وسلم فرانتي بي كه «عمل كامدارنيت بريية " كي لوگوں کے اعمال حق تعالی کے مضور میں بیش موں گے اور حق تعالی فرائے گا كهان كوسينيك دوكيون كذان اعمال سياستخص كوميرى ذاص تقعود نتهى داول كجيه بندول كا نامرًا عمال ميش بوگاتوسم بوگاكه فلال فلاع سل اوردرج كروو، فرشت عض كري كرك بارالها وه اعمال تواس نے كفيميس تھے جم بوكا کہ ان اعمال کی اس نے نیت توکی تھی اور اس کام کوعلم ہے "

حدیث پس آیا ہے گرا دی چارتم کے ہوتے ہیں۔ ایک ومصیح تا تا اسلامی دیا اور عمی دیا اور برمقتفائے علم اس مال کو اللہ کی راہ میں خرج کرتاہے و وسمراً وہ جواس خص کو دیکے کرکہتاہے کہ اگری تعالی مجے بھی مال اور علم مرحمت فرمائے توہیں بھی اسی طرح نیرات کروں۔ یہ دونوں شخص لہ جری مساوی ہیں ۔ تعمیسرا وہ خص ہے جس کو صرف مال عطا ہوا اور علم عطا ہمیں ہوا ، اور شخص جہالت کے سبب گر بر مجا تا اور فعنول و بیجا مال اڑا رہاہے اور چوتھا شخص وہ ہے جواس کو دیکے کرکہتاہے کہ اگر مجھ کو مال مل جائے توہیں بی اس مساوی اس طرح مزے اڑا قدل اور وہ شن کروں ۔ بیں یہ دونوں شخص گذاہ میں مساوی اور برابر ہیں یہ ونوں شخص گذاہ میں مساوی اور برابر ہیں یہ ونوں شخص گذاہ میں مساوی

انیت کے معنی الادہ اور قصد کے ہیں کہ فيقت حسك كام برقدرت بيالوتي و ظا ہرہے کہ برکام کے لئے اول علم کی ضرورت ہوتی ہے اورعلم کے بعداس كعلمي لانكا قصدوا لاده موتاب اوراس كيعد باتندياؤن بلانطاد اوراس کام کے کرنے کی قدرت سپیرا ہوتی ہے ، گویا قدرت قعدالان کی اور ہے اس کی مثال یون مجوکه تمهارے اندر کھلنے کی نوامش رکھی ہوئی ہے مگر وہ اسی دبی ہوئی ہے کہ جیسے کوئی سویا ہوتا ہے اورجس وقت تمہاری نظر کھانے پریڑی اورطعام کا علم ہوا اسی وقنت وہ جاگ آٹھی اوراس کے کھلنے كاقصدموااس كع بعداس كى طرف التعرب سع كااوروه قوت ايناكام كس گی بوخوامش طعام کے اشارے کی مطبع بنائی گئے ہے ۔غرض ابھے کے مشاہیسے سے معرفت کاعلم عامل ہوگا ا ودمعرفت کی وجہسے خواسش سیدادہوگی ا ور قسديدا بوگاا وريقسد فلادادقوت ك ذريعه سے التكوركت فيا اوليكما ناكعلاشيكا ـ

اسی طرح تمہارے اندوان الدّ توں کی بی نوائش کی ہوئی ہے جوتم کو آفرت میں طنے والی ہیں اورجن کا علم عقل شرع کے ذریعہ ہے ہواہے اور قدرت چونکہ اس نوائش دمیدلان کی جی خادم ہے ہدنا وہ اعتمار کو حرکت دے گاہ خوائش کو پراکرائے گی ۔ ہیں وہی عزم دہنجت میدلان جس نے قوت کو ہا تھا اوں بلانے برا مادہ کیا تیب سے کہلا تا ہے ۔ مثلاً جہاد میں جانے والا شخص لینے گھر سے نکلا قد سے مواس کو گھرسے باہر نکالنے والا باعث ومحرک کیا چیزہے ؟ مینی اگر ڈواب اس خرت ہے توبس میں اس کی نیت ہے اور اگر اس کا باعث مال فنیمت یا شہرت نیکنامی کا حال کر والے تواسی کواس کی نیت کہا جائے گا۔ نصل

نیت متعدد مونسی ایک ایک ایس نیت کی نفیلت او مردرت اور تاثیرتم کومعلوم ہوگئی تواب ایک ایک متعدد اعمال کا اوا ب ملتابی ایک ایک عمل میں میں تواب می تعالی سے پنے کی کوشش کرنی چاہئے کیون میں ہے کہ ایک میں مثلاً میں مثلاً

مسجدين جانا ورسيفنا ايك عبادت بي مراس بي سات كامون كي

نیت ہوستی ہے اقبل سیممناکم سجداللہ کا کھرہے اور پیال آنے والا تف گویا خواکی زیار

کوا تابے بین سجویں اتے وقت تم یکی نیت کرو ، کیوی کو اسول مقبول سل اللہ علیہ وسل مرائعتے ہیں کہ " ہو تحق معرمی آیا وہ اللہ کی زیارت کو آیا ہے الد

عیبروم مراسط برن میں جدی جدی ایا وہ الدی ریارت اوا یا ہے اور پونکرنیارت کو آنے والے شخص کی عزت ہواکرتی ہے اسراحی تعالیٰ

لیے زائر کا جتنا اکرام فرمائےگااس کوتم خود سمجھ ہوکہ کیا کچہ ہوگا۔ حدوم مرابعہ بینی نمازے انتظار کی نیست کرد کری خواوندی کی مختلت

کے لئے اپنے آپ کومجوس بنائے ہوئے اور گویا و تف کئے ہوئے ہوئیں ضاتعالی کے حکم مَدَادِ حِلْقُ الْمَعْمِل ہوگی اور اس کا اجر بعدا گانہ طرحا۔

سوم اعتکاف گنیت کرواوراعتکاف کے معنی برین کرانکو کان،

زبان ، ہاتھ، با وُل وغیرہ تمام اعماکوان کی معمولی اورمعتاد حرکتوں ہے دوک لیا جائے اور بہمی ایک قسم کارون ہے جنانے رمول تبول ملائشر

علیہ وسلم فرمائعتے ہیں کہ " میری است کی رہائیت یہی ہے کہ وہ مساجد تی ہیں۔

چھارم خلوت کی نبت کرو کہ شاغل مرتفع ہونے سے فکر آخرت کی
استعداد پیدا اور ذکر الہٰ کے منف اور منانے کے لئے تجرد وعزلت مال ہو۔
دیجیور سول مقبول میں الشعلیہ و لم فرماتے ہیں کہ " ہو تحق مسجد کی جانب اس
لئے روانہ ہوکہ اللہ کا ذکر کرے یا منٹ تو وہ اللہ کے داست میں جہاد کر نیو الے
کی شل ہے۔

پنجید اس کی نیت کرد کر دوگر کے نمازی ہیں ان کو تنبہ ہوگا اور نما زکو مجو ہے ہوئے لوگ بھی تمہاری دیجھا دیمی نمباز کو اٹھ کھڑے ہوں گے، پس تمہارا نمباز کوجا نا امر بالمعروف اور نہی عن المنکرین جائے گاکہ کا دخیر کی ترغیب دی اور معمیسے دوکا اوراس وجہ سے ان کے نواب پر تم بھی تیر کہ ہوتے .

شد در می جانے سے دوسرے مسلمانوں سے کچہ نرکچہ اخروی فائدہ مال ہوگا ہو تمہارے لئے دار آخرت کا ذخب وسنے گا۔

هفت د خوائے کم میں بیٹھوگے تو کچہ حیاد شرم آسے گی ادرگناہ کی جوات کم ہوجا سے گی کہ حاکم کی یا دی است اس کی مخالفت سے روکاکرتی ہے لہنا اس کی میں نیت کرو۔

غون اسی طرح بر مل می کئی نیتیں ہوستیں ہی جن کی بدولت گفتی کے چند علی تم اردون نیکیاں نیس کے ۔ اور تصارت مقربین کے اعمال کے ساتھ شامل ہوجا دُکھے ۔

ا عواق کیتے میں کر می میں ۱۲ کے یہ قول احباد تابعی کا ہے ۔ طرافی کی حدیث میں بجائے دکر کمنیے یہ کوکہ نے ایک ا نکا سیکھے یا سکھائے تو کا مل مج کا تواب مے ۱۳ سے ہو قنت خیال رکھنا ۱۲

لبدامناسب کمبان کام کے اندریمی آجی ترت کر لینے سے خلت مذک جلام کے اندریمی آجی ترت کر لینے سے خلت مذک جلام کے مکا مدی جلام کے مکا میں موری کی بادیم سے موجونے اور کی کمپ مرے کو جیونے اور انگیوں سے مٹی کر بیسنے تک کا سوال ہوگا ؟

اورمباح کام میں نیت کرنے کی میمورت ہے کہ مثلاً مجعہ کے دن اگر خوشولگائی تو یا تو پزیت ہوگی کہ اپنی ٹرو ت تو نگری ظاہر ہو ، یا پی تعدیم گاکہ خوشو سے نعنس کولذت مامل ہوگی ، یا یہ اواد ، ہوگا کہ اس طرح بن سنور کروا درگ تو عوریس میری گرویدہ ہوں گی اور یہ سب تثنیں منحو معمیت ہیں ۔

اسی طرح مکن ہے کہ ہنیت ہوکہ عمد کے دن خوشبولگا ناسنت الباع یعنی جناب رسول الٹرملی الٹرعلیہ کر کم کا اقتدار ہے اوری تعالی کے کھری

تعظیم ہے اور جمجہ کے دن کا احترام ہے اور مسلمانوں کو بدلوکی ایدار سے جاپنا اور بوسے خوش سے ان کوراحت پہنچا نا اور غیبت کے دروازہ کا بند کرنا ہے کہ لوگ برلوسون کھیں گے تو دومروں سے غیبت کرتے بھریں گے کہ فلاسے فس کے کیراوں سے بڑی بدلواتی تھی ۔

میروس بروس بروس می بر

سرور اخلاص نيت المرام المرام

ی ہواہے کہ اللہ کی عبا دت کریمخلص نبحرا وروپی لوگ نجات پانے والے ہیں جنموں نے توبہ کی ا وراہنی حالیت سنواری اوراللہ کی رسی کومنبوط تھا ما ،اور

اليغدين مي الله واسط اخلاص كياسي

حمت کے چنے بہادے گا"

اخلاص کی ماہیت اضلام کے سنی یہ ہیں کہ نیت صرف ایک ہی خلاص کی ماہیت اسٹی ہوئین عمل کامحرک یا صرف ریا ہوا ور

یامن رضاسے تی ۔ ان دونوں براخلاص کے بنوی معنی صادق آتے ہیں کہ نوکھ خالص اسی شنے کو کہتے ہیں جس میں کسی دو سری جس کی آئیزش نہو ۔
مقدور ہو کیونکہ ماسولی کی جانب میں الان اور قصد کرنے پرشر عااخلاص کا اطلاق مقدور ہو کیونکہ ماسولی کی جانب میں الان اور قصد کرنے پرشر عااخلاص کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ جس طرح الحادے معنی مطلق میں ان کے ہیں خواہ سجلائی کی جانب یا برائی کی طوف مگر شرعاً صرف باطل کی جانب اسی کے اور عبادت سے مقعود اگر محض عبادت ہے تب تو اضلامی کہلا ہے گا۔ اور طرح عبادت سے مقعود اگر محض عبادت ہے تب تو اضلامی کہلا ہے گا۔ اور اگر اور دکھ لاسے کی ایمان کی جانب سے تو اس کو اضلام نہیں ہیں گے ۔

متلأروده رحمن سيمقعوديهي بوكروزه دكمناعبادت سيءاوريمي مقعود موكد كهان بين كارم بزكر في سيارى كوبى نف بوكا ،بس ايك كامي دونتيس شامل بوئن تواس كواخلاص مركبيس مح يديا مثلًا غلام كالدكيف سے پیقعود ہوکہ یعبادت ہے اور یہی مقعود ہوکہ ای طرح برغلام کے کھلنے ، کیرے کے بوج سے سکروش ہو بائن سے ۔ یامتلاج سے یعی معدود کروہ نیک کام اورعندالٹرمجوب ہے اوریجی نیست ہوکہ ج کرنے سے غر میں حرکت ہوگی اور حرکت سے مزاج صحت واعتدال پرآجائے کا یاابل و عیال کے بارسے جند وزکے لئے خلاص مل جا سے ، یا دشمنول کی ایزاؤں سے نجات کا لہوگ ، یا ایک جگر دہتے دہے دل اکتاگیا ہے بس مغرمی دل بی ہل ما سے گا، یا مثلاً و فوکیا مراس نیت سے کہ لطافت مال موا وربدن کامیل مجيل دوربوجائ ، يأمثلاً اعتكاف كيا تاكم كراير مصبكوش بو، ياكسى بیارکی عیادت کی محراس نیت سے کتمہادے بیار ہونے پر وہ تمہاری عیاد

کوآئے، یا مثلاً فقرکواس نیت سے کھدیا کہ وہ مربور الاور غل مجار استالی اس کا شور نع ہوجائے گا وغیر ذلک ۔ یہ سب خیالات اخلاص کے منافی ہی اوران کا دفع ہونا دشوارہے ۔ اسی لئے بعض اہل بصیرت کا قول ہے کہ آگر ایک سا عت می اخلاس حال ہوجائے تو نجات مل جائے ۔ ایک سا عت می اخلاس حال ہوجائے تو نجات مل جائے ۔

مفترت سلمان داران فراتے ہیں کہ مبارک ہواس کوجس کا ایک قدم سمی ایسا اٹھا جس سے مقعود خواہی کی ذات ہو ہو مفترت معرون کرخی کینے مفسی کو ارتے اور فرما یا کہتے سے کہ لے نفس اخلاص بیدا کرتا کہ خلاصی حال ہو۔
مگر ہاں یہ فروسم بلیسنا جا ہے کہ ان تینوں کی آمیزش محی طرح پر ہوا کرتی ہے بعنی کم می تو نیسیس عبادت کی نیست برغالب آجاتی ہیں اور مجمعی مغلوب رہتی ہیں اور مجمعی مساوی ہوتی ہیں۔ بس اگر مباح کا موں کے اندر مفاور کے اندر اخلاص کا حکم ہے ، اہر ذامی ماروں کے اندر فراب علی اور محمد کے اندر اخلاص کا حکم ہے ، اہر ذامیا سی عبادت کی نیست کے ساتھ اگر دو مرح مقعود کی کھی ہی آمیزش ہوگی تو اخلاص باطل کی نیست کے ساتھ اگر دو مرح مقعود کی کھی ہی آمیزش ہوگی تو اخلاص باطل ہوجا ہے گا۔ اور اگر وہ آمیزش عالب ہے اور قصدی با دست مخلوب ہو عباد تا ہو باکل ہی باطل اور دسیا دے۔

تیب از اللیم اکر صدق ہے اور یہی اظامی کا میت کا تلیم اگری صدق ہے اور یہی اظامی کا میت کا تلیم اللہ کا میت کا ت "ہمارے بندے وہ ہیں جو لیے عہد میں سیجے نابت ہوسے یو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ در ملے میں کہ انسان سیج بولتا اور اس کا جو یا بنار ہتا ہے ،

له بخاری وسلم ۱۲

یہاں تک کہ الشرکے یہاں صِرِّق نکھاجا تا ہے یہ محضرت ابرا بیمطال سلام کی صفت ہی تعدال نے میں اللہ کے مطاب اس سفاہر سے کہ بیمتد تقین کا ورجہ ہے۔

مدق کے چھ درج ہیں اور پینمس ان چیول میں کمال ماس کرتاہے وه صديق كے خطاب كاسسوا وارموتا سے مدق كے ورج حسفيل بي: صدق قولی اوراس کا کمال میں سے بوے ۔ اوراس کے کمال ویں: اقل تعریف سے بھی پرمیزکرے کیونئر تعریف اگر جی ہے ہی میں داخل ہی مرمير يمن والاس مع خلاف واقع معنمون مجمتاب ، استراس سيمبى احرّاز کرے ، کیونکر جوٹ اولنے کی حرمت کا سبب یہ ہے کراس کی وج سے قلب کم مورت میں مجی آجاتی ہے اور وہی کی تحقی کے قابل نہیں رستا جانے ايستخف كوخواب يمي سيانظر نبيس آتاء اورتعريين كالكرير بثمره نبيس بيتابم اس کی صورت ہو بحرجوٹ کے مشابہ سے اس لئے اندلیٹر مروسے سے ممثل تی كى شان كے مناسب بہى ہے كہ بلا ضرورت خاص دومرسے كوتعريف كے ديعہ معى واتعدكے خلاف امركا وهوكر مردے .

دوسل کمال یہ ہے کہ ان اقوال میں میں صدق کا لحاظ رکے ہوتی تعالی کے سامنے عوض کرتا ہے مثلاً نماذیں ذبان سے کہتا ہے کہ میں اپنے آکی اللہ کی طرف متو جرکرتا ہول ، لیں اگراس کے دل بیں می ماسوی اللہ کا خیال نہیں ہے تب تو وہ قول میں بچاہے ور مذہوا ۔ یا مثلاً کہتا ہے آیا ال نعب کی وی سے مدد چاہتا ہوں یو ایسان کو نام در اور مال کی مجت موجود ہے قدیمی کذب ہے ، لیس اگردل کے اندر زرکی طلب اور مال کی مجت موجود ہے قدیمی کذب ہے ،

كيو كاكرد المهار تو خدا كم عبودا وراين بنده مونى كاكرد المحود دل بندة زدادر بنده دنسيا بن مواسع -

ودسرادرجرنیت میں تخالیا میرک میں میادیت اورفعل خیرکے تعدد کے مطلق آمیرکش منہو۔

عزم کاصرفی اسپرادرجوع میں سیابنے کا ہے۔ انسان اکتروم کرتا موام کا صدف اسپرادرجوع میں سیابنے کا ہے۔ انسان اکتروم کرتا ہوتا ہے کہ گومت ہا تھ آئے تو عدل کوں گا۔ بیب اس کا نام عزم ہے جمر لوگوں کے عزم میں نیٹھی ہوتی ہے اور کہیں ترقد دو تذیز ہیں۔ اس طرح میں تھیں کے عزم میں متفادت ہوتے ہیں جن میں اعلی درجریہ ہے کہ اگرچے جان جاتی ہے گرم میں صنعت یا تذبذ بذہ نہ آنے بائے ، جیسے ضرت فاروق فرماتے ہیں کہ مری گردن اوادی جائے تو میں جو کواس سے ذیادہ مجوب ہے کہ اس گروہ ہوں یہ بیس عزم کے توی اور مضبوط ہونے ہی ما کم بنون جس میں او بحرض موجود ہوں یہ بیس عزم کے توی اور مضبوط ہونے ہی ما کا نام عزم کا سیابو ناہے۔

عرم کے پوراکر فیرس فی کا ہے ، کیونکا کٹر انسان کاعزم تو پختہ ہوتا ہے۔ کیونکا کٹر انسان کاعزم تو پختہ ہوتا ہے۔ گرونکا کٹر انسان کاعزم تو پختہ توصد قد کرنے کی ہمت نہوں کا ، اور سکومت ملی توعدل وا نعمان نہوں کا ، اور سکومت ملی توعدل وا نعمان نہوں کا ، اور سکومت ملی توعدل وا نعمان نہوں کا ، اور سکومت ملی تو عدل واقعان کی ہونکہ دل میں عزم کے پودا کرتے وقت ہی پیش آیا ہے ۔ اور اس کے کونکہ وقت ہی پیش آیا ہے ۔ اور اس کے اور اس کے اور اس کے کونکہ وقت ہی پیش آیا ہے ۔ اور اس کے اور اس کے کونکہ کے کونکہ کے کہ کونکہ کے کونکہ کی کہنے تو اس کا موقع تو اس کونکہ کے اور اس کے کہنے دو تا ہے ۔ اور اس کے کہنے کا موقع تو اس کا موقع تو کا موقع

مى تعالى فرما تاب كرم بعض هف ايس معى بن جوالله سعمد كري تعدد الريم كومال عطا بوالوضرور ضرات كري مح مروب التريك في فنل سان كومال ومت فرايا ونجل كرف ويديم يراكم انجام يهواك الشفال كقلوب مي نفاق بيداكرديا . ق حالی می دی بوجودات میں باطن کی مالت بور مثلان میال یے اور طا بریر کے کہ طبیعت بی وقار ہو گریمتینت بی قلی اندروفار نہ دیا کمف لوگوں کے دکھانے کو الساکسے قواس کا نام ریاہے والگر خلوق کے دکھیا ہے کا بھی خيال نه بوبلك خف خفلت وب توجي بوتواس كانام اگريدرياتونبين بو كرين بي بين بكه حالت كادروغ اورجوت بحداس لنع رسول عبول صلى الثرط يرسم في دعاك سي كم " بادالهاميرا بالمن ميرك فامر صيبتر بالساء وفامرى مالتكوملاميت عطافرايه مرصوري حيثادر وين كمقامات الدملارج من عيال كابي مقامات من في خود برجاا ورمجت بضاا ورتوكل نبدوغوكا مع انتبائى مرتبه مال كسيجام باشي بناسى كيونكم ابتدائى درج مي ان صفات كا مرونام كأم بواكرتاب البته انتهائ ورجمين بجكرسي خوف اوري محبت برارجاتي چنانچری تعالی فرما تاسی که مهمن وی بی جوالسّدورول پرایمان لاسے پر بجی شبركياا ورنالسرك واستلى اين مال سه دريع كيابي لوك سيع بي ي غرض مستق کے ان جعد رجوں میں کا مل ہوجانے سے صدیق کا لق عطابوتا ہے اورص كوان ميسه كوئي درجه على وا وركوئي على بين تواس كواى مقدار كرو مدق كامرتبره كالبوكا الدي يجمدق كادرج يمي بحكمة ملب التركورزاق مجدان بودس کے اور وگل کرے ۔ لبذا توکل کا بیان بھی مناشع کوم ہوتاہے یہ له ترمزي ۱۱

عَدْ مُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ الْمِنْ

توكل كابسيان

حق تعالی فرما تاہے کہ اللہ ہی پرسلمانوں کو بھروسہ رکھنا جاہئے ، لوگو! اگرتم ایمان دار ہوتو خدا پر توکل کرو ، اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب ہمتاہے اللہ اس کی تمام ضرور تول کو کافی ہے ۔ اللہ کے سلط جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تم کو رزق نہیں دے سکتے ، بس رزق اللہ ہی کے یاس سے طلب کرو ہے

اوررسول مقبول ملى الدُّ عليه ولم فرائعة بي كه " اگرتم خلابر بورالوك كيك توتن تعالى تم كواس طرح رزق دے كاحب طرح برند كوديتا سيني الم تعد في ومشقت كه ميح كومبوكا المحتاب اورشام كوبيث معرا واپس ا تاب يُ

يادر كموكر وتخف التدكابورم تاب في تعالى اس كوالسي طرح وزق بنجاتا

ہے کہ اس کا گمان میں جسی جاتا۔

والكان تعالى كويمتا فأعل مختارا ورتمام صغات

کمالیڈی تقل ولائٹرکی سمجھنے سے پیلاہوتی ہے ، اوراس کے بعد برحالت ایسے کام کراتی ہے جن سے توکل واعماد ظاہر ہواکرتا ہے۔ لہذا توکل کے بری کرسے اقدل معونت ، دوم حالت ، سوم اعسال . اب م تینوں کا فرا فراز کرکرتے میں ۔

رن اول معرفت می توحید اقرار کمئر نوسی می توحید اقرار کمئر نوسی می تاب که می اس کاکوئی شرکین میں ، اس کا ملک ہے اوراس کی حموشا ، اورو ، ہرجیزیر قادیہ ۔

اس میں اس معمون کا اقرارہے کہ تق تعالی قدرت اور دجودا ورحکت میں وہ کمال دکھتاہے جس کی وجہے حرکا سی ہے ۔ بس جس نے صدق و اظلام کے ساتعداس کا اقراد کرلیا اس کے قلب میں اصل ایمان داسے ہوگیا اور اب توکل کی حالت ضرور بریدا ہوگی نشرطب کے صدق دل سے اقراد کیا ہوئی اور صدق دل سے فالب آجائیں اور صدق دل کے فیمنی بی کہ اس اقراد کے معنی قلب پر ایسے فالب آجائیں کہ دو سرے ضمون کی اس میں گنج آتشس نہ رہے ۔

مرکار اوراس کے دورار کے اوراس کے دورارکن مال توکل ہے۔ اوراس کے المب کوم کار وسرارک کے دوران کی معنی کام خدا کے دوالہ کردوالہ قلب کوم ملکن رکھو کہ غیرالٹہ کی طرف الت کو اپنے مقدمہ یں وکسیل بناکر معلمی اور کھیل مزالت کو اپنے مقدمہ یں وکسیل بناکر معلمی اور کھیل مزالت کو اپنے مقدمہ یں وکسیل بناکر معلمی اور کھیل موارت کا جانب تمہادادل ڈانواڈ وائن ہی ہوتا کی دی محمقے ہوکہ تمہادا وکسیل مرطرت مقلمندا ور تمہادا خیر خواہ ہے ہیں موارت مقلمندا ور تمہادا خیر خواہ ہے ہیں تمہادے کو بھی تمہادے کو بھی تمہادے کی اور مخالف سے اس کے سامنے بات ہی مذکی جانب کی مارے گی۔

اسى طرح جب باسنة بوكرى فق اورموت وحيات اومغلوق مجعيظ

بھے سادے کام خداہی کے قبضہ لیں ہوئی اس کا شریکے نہیں ہے ، مذاس کی جُود و سخا اور حکمت ورحمت کی انتہا ہے ، میرکیا وجہسے کملینے قلب کو ملتن نربنا و اور غیرے نظر نراٹھا کہ .

ا بس اگراتنا جان كرجى توكل نربوتو مجدلوك اس کاسبب دوبانوں میں سے ایک بات صرورب يعنى بالولورالقين بى مصانبي ہے ۔ اورنعوذ باللہ ی تعالی کے رواق و باقدرت میں وبھیر ہونے میں کھ شک ہے ۔ اور یالیین توہے مگر قلب ہراس بین کا اثر نہیں ہوا بکواہی ما ہے جیسے موت کے تیقن کی ہواکرتی ہے کہ با وجود میراس کا بقین مصل اوراس کا علمے کضرورایک دن ہیں مرتا اور دنیا چوٹ ناسے مگر میر سبی الیسے تردیں كراس كاكيون تنهيل كرتے . سبب اس كا صرف يبى ب كرقلب ياسقين كالود انرنبي ہے - يا دوسرا سبب يرب كرتمها لا تلب بيدائشي طور پرصٰعیعت و کمزور واقع ہواہے ا ورخِلُقَۃٌ تم بزدل ہوکہ منعفِ قلب کی وجہ سے تمہادا دل ایسے اورام کامحکوم وسطیع ہوگیا ہے جو یقیناً باطل اور محف لاشے ہیں جس طرح مردے کے یاس اس کے بستریوں نے سے اکٹرور مسلوم ہواکتا ہے، حالان کمعلوم ہے کہ بیمردہ ہے اور کھیں سی کرسکتا مگر میر بھی اس کے ياس ليت كرنين زميس آق اور در دمسلوم بوتاسے كريه واسيات توسمات في تواطاعت بي برا في منيف قلب كولين يمل مرف ديا ، مثلًا بعن آدمیوں کوشہد کے کھانے سے نغرت ہونے نگٹی ہے عض اس واہمہ سے کہ اس کارنگ گوب کے دنگ کے مشابہ توہم ہوتاہے صالا نکراس کا يقين ہوتا ہے کہ شہدہے گوم نہیں ہے ،اورمن رنگ کی مشابہت کوئی ٹیزہیں ہ

مرعیر بھی اس کو کھانہ میں سکتا ،اور یہ وہم بی کا اٹر ہے جس سے انسان کا بچنا دمنوار ہے ۔

اسی طرح ممن ہے کہ توحید کا لیتین کامل ہوا ورنام کو بھی شہریا شک مزہوبایں ہمہ اسباب کے اختیاد کرنے میں خسمی ورم وجامے اورائما کامل حس کا نام توکل سے حاسل زموسے۔

وكل كانيسرارك يوسل السيرارك اعمال من مرودر كاخيال المسيرارك يوسل المسيكم المسيكم المستردوري والمسك

جود دین کا نام ہے کہ اتھ پر اتھ دکھ کر بیکار بن کر مبطیہ جائے ،اگر بہار ہو قد داغلان مرکب ،اگر بہار ہو قد داغلان مرکب ، ہے ہو تھ دکھ کر بیکار بن کر مبطیہ ہو تو دوا علان مرکب ، ہے ہو جو جمعے اپنے آپ کو خطرات اور ہلاکت میں دال دیا کرے کہ ہیں آگر میں گھس جائے اور کہ بیں تیر کے منہ میں ہاتھ دیریے تب موتو کل کہ بائے دیری انسان کو ایسا کرنا شرعاً حرام ہے ، اور شریع ہے ، مجر جو احس بات کو شریعت خود حرام بتا ہے اس کی رغبت اور حمل دلائے گی کی نو کر ہوست اے ؟

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی سی اور کوشش اکر جاد جسے ہواکرتی ہے اس بات یہ ہے کہ انسان کی سی اور کوشش اکر جاد جسے ہواکرتی ہے ، بینی یا کوکسی اسی نافع پیزے مامل کرنے میں سی ہوتی ہے جومان ہیں ہی ، اور ایک کے دائر یا کسی کے دائر یا کسی اسے دائر یا موجودہ نقصان کے دور کرنے میں ۔
اسی اور یا موجودہ نقصان کے دور کرنے میں ۔

مہلی صورت جلبِ معنعت کہلاتی ہے اوراس کے بین سببہی کہ اوراس کے بین سببہی کہ یا توسیب ہیں کہ اور اس کے بین سببہی کہا توسیب اخت یا دکرنے پر نف کا حعول تیسین ہو، یا آسس کا غالب گھان ہو _____اور یا

محق موہوم ہو۔

مندة الحكم اسبا وعطا خاوری است کی توالیی مثال ہے جیسے اوردل ان براعماد مرکز افری کی اس کے سامنے رکھا ہوا ورکھا ناہی افرول ان براعماد مرکز افری کی اس کے سامنے رکھا ہوا ورکھا ناہی منظما اور اور اوالہ بناکرمنہ تک مالیجا کے اور کے کہ بی متوکل ہوں ۔ یامثلاً علیہ کا طالب ہو مگر ہوی سے جماع نہ کرے ۔ یامثلاً غلہ کا خواہاں ہو سکر نیج کی سے میں نہ ڈوالے ۔ سوالیا خیال تو مف جہالت اور اوالہوس ہے ۔ کیونکہ ان اسباب پرمست کا تقریق تعالی نے قاعدہ کے طور پرتجویز فرادیا ہے اور اس میں تغیر و تعبد لنہ میں ہوسکتا ۔ بس اسباب کا ختیاد کرنا مشرعا ضور تی ہوں اور اس کا ختیاد کرنا وکل کرنے کی دومور تیں ہیں : شرعاض دی ہوئے اور اس کا خیال دیکھے کہ طعام اور اس تعدد کے دیے ہوئے اور اس کا خیال دیکھے کہ طعام اور استان مقدد کے دیے ہوئے اور استان کی دومور تیں ہیں :

اقرل اس کاخیال دکھے کہ طعام اور ہا تھ خدا کے دیمے ہو سے اور کھانے کی قدرت ہو سے اور کھانے کی قدرت ہو سے اور کھانے کہ استعداداسی نے وارد کھانے کہ فات استعداداسی نے عطا فرائی ہے ۔ اس طرح بیوی اورنطفہ اورجہاع کی فات سب اس کی قدرت کاکرشمہ ہے ۔

دق میدان اسباب پریمی دل سے مروسہ نہو بلکہ دل سے خالق ہی ہے ہور سے نہائے میں میروسہ کرنا سرا مرغلط ہے ۔ چنا نجے فلا مربے کہ ایمی ہا تھر فالے کا اثر ہوجا سے یا مشلاکھا نا زمین ہی برگرجا سے میا ہے کو گڑالگ جا سے یا اولہ گر بڑے یا گری کھا جاسے تومقصود کی صورت میں نظر مرز آ سے یا اولہ گر بڑے یا گری کھا جاسے تومقصود کی صورت میں نظر مرز آ سے یا

المعرض ان دونوں بانوں کا لحاظ رکھ کرسی اور کوشش کرنے اور اسبا کے اختیار کرنے تو کا کے خلاف ہو۔ اسبا کے اختیار کرنے تو کل کے خلاف ہو۔

له وه شے جومسیسے ۱۲۶ مین نتیجه ۱۲نجیب کے مرتب ۱۱

عالم المحكم اساكالفداكن الدوسرى مالت مبتب سبب مرتب الان عالم المالكم اساكالفد الرفا المحتل عالم المالك كالمالك كالمعالم المالك كالمعالم كال معى خلاف توكل من استركة وقت توشرساته دكمناكار توسير ندلیا جامے تومرنالقینی تونهیں ہو، تاہم غالب گان یہ ہو کہ زادراہ کے بختی او كاسغرسيب بلاكت بوتوايييه سبب كااختياد كمرناميى خلاف توكل بسيء بلك سلف كاطريقه اوصلحاركامعمول راسه والبتداعتمادالشرى كفنل ريوا چاہئے کہ اگرزا دراہ کو چوری ا ورڈ اکر سے معنوظ اور گلنے مٹرنے سے بچا سے رکھے گا اورزنرگ قائم دکھ کاس کے کھانے کی قوت کو بمال سکے گاتو پہ کھا نااستعمال میں أس كا ورسب قوت وميات بنكا ورنكي مي بير.

موروم المجال اسباب المسرى مالت موروم كى ب منظ زيادة مال كى مرد مراج المالية منظ المالية منظ المالية منظم كل مرد المنظم المالية المنظم كل مرد المنظم المنظم

كى بوس مع كہلائى سے دموب كراكسى زياد مرس مح توال نياده

ے گا ، یہ حالت حص ا ودطح کہ لاتی ہے ،ا وداس کی برولت بسااوقاست مشتبرال حال کرنے کی نوبت آجاتی ہے ، اور نیز بیصورت توکل کے می

خلات ہے ۔ چنانچ رسول معبول ملی اللہ علیہ وسلم نے اہل توکل کے جواد صاحت بيان فراك بي ال من يرفرنس فرا ياكرون برنسين بين الكسب حرفت نہیں کرتے ، بلکہ یوں فرما یا سے کہ توگل والے وہ بی ہومنتر جنرنہیں

له تعنى مستبك كے سبب پرمزنب ہونے كالوہى وم مور ١١

ئه بخادی مولم . محرصور ملی الشرعلير ولم سے داع كرنامسلم وغيرومي دواست بي توسطلب بي كم مائزتو بو گربہتن بیں اورصور کی الشرعلید کے لمے کیا تھا الا پرستے اور جانوروں کوداغ نہیں دیتے ہے اس سے مسلوم ہواکہ ایسے اسبا کیا اختیار کرناتوکل کے خلاف ہے جن پر شہب کا مرتب ہونامحض موہوم جیسے منتر پرسے اور داغنے سے مرمن کا جاتا رہنا موہوم بات ہی۔ اورجن اسباب سے مسبب کا عامل ہونا موہوم نہ ہو بلکہ فالب یا تعینی ہو جیسے سفریں توشر رکھنا یا پیٹ بھرنے کے لئے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا نا اور چیا نا وغیرہ تو براول کے خلاف نہیں ہے۔

سال معرسے زیادہ انتظام کے اناج مجرانیا یا آئندہ کے لئے دخیرہ محکوم کے اناج مجرلینا یا آئندہ کے لئے دخیرہ محکوم کر کے اناج مجرلینا یا آئندہ کے لئے دخیرہ مجار کے دخیرہ مجار کے اناج محلام میں انتظام کرنے تواس میں اختلاب سے بینے سہل تستری اوراگر جالیس دن کا انتظام کرنے تواس میں اختلاب سے بینے سہل تستری میں ذراح بین کہ توکل کے خلاف ہے ۔ اور بعض دیر مسلمی اس کوخلاف تو کی نہیں میں ا

البتہ اگر شخص عیالدار موتوج تعلقین کا نان ونفقہ اس کے ذمہ ضوری ہے ان کے لئے سال بھر کا ذخیرہ جمع کر دینا خلاف توکل نہیں ہے۔ الساتوری مقبول ملی اللہ علیہ ولم نے بھی کیا لیسے کہ از واج مطرات کوسال بھر کا نفقہ حرصت فرما دیا ہے۔ ہاں اپنے نفس کے لئے مہیشہ بی حالت رکمی کہ اگر میچ کومل گیا توشام کے لئے جم کرے نز کھا اور شام کو ملا توضیح کے لئے کھے مذرکھا۔

یے تریزی ۱۲

اورسال معرب زیاده کا انتظام کرنا توبی بی بچیس کے لئے سبی توکل کے اللہ ب ـ كيونكراول تودوسرے وقت كانتظام طول امل سے كرزندكى كا بحروس گفند مجرکامی نهیں ہے ، میردوسری موک کے لئے جے کرناکسا ؟ اور سی دیم ہے کہ جناکسی کواس طول امل سے بعد بوگاای قدراس کا درج برجما ہوا بوگا ـ مرونكرى تعالى عادستجارىديون قراديائى سےكمبرسال يخلوق کے لئے نیارزق اور نیا دانہ مرحمت فرا تاہے اب ذا کی عطامے میروومری علا کے وقت تک کیلئے ذخرہ فرام رکھنے کی بغرورت عیالداری گنجائش کالک کامنیت لوگوں کاساتھے کہیں پریٹانی لائ مہور یاتی سال معرص زیادہ کیلئے جو کرنا تونهايت وريمنعين ايمان كى علامت سے ۔ البترا ثاب البيت ين بن الخو اوٹا وغیرہ جو نکم برسال نیانہیں ہوتاا دراس کی ضرورت ہروقت رہی ہے لهذااس كمال برسازياده كيلة ذخيره جح كرييني كيدحن بهيسى مركيرے كاتندوسال كيلئے ركھ حيورنا بينيك توكل كے خلاف ہو كيونك اس كى بروقت ضرورت نبس رچنانچ ظاہر ہے كہ جا السے كاكيرا كري كام نبس دنيا اوركرى كاكيرا ماطيعي بكارمي اوراس بنارريسون قبول مى الله عليه وسلمن ايك درولش كى مابت فرقاً ياكر قيامت كدن الساام مع كاكاس كا بہرہ چوصویں دابت کے جاند کی طرح چکتا ہوگالیکن اس کی عادست پیٹی کہ جب جا ڈاآ تا تھا توگری کے کپوے آئ رسال بنی دوسری گرمی کیلئے دکھ چوڈاکرٹا تھا يس اكريه عادت نبيوتي تواس كاچرو كيت بوسه فافتاب كى طرح دسمتا . فرفع مضرت كاحكم بمي حلمنفعت النيري صورت يبي موجودة كليف م كأس الآن والے نقصان كے دفع لے محرکا سامان ۱۲ کے قوت القوب بسندمجبول ۱۲

کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ مثلاً درندہ کود کھ کر بھاگ جانا۔ یا صبی ہوئی داوار کے
پاس سے ہت جانا تاکہ گریہ جائے۔ یا مرض کا علاج کرنا تاکہ جاتا رہے اور صحت
ماس ہوجا سے ، سواس کے بعی مختلف مرا تب ہیں جن کو مذکورہ بالا ضمون پر
قیاس کرتے تم خود بھے ہو ۔ کیون کھ اسباب پڑستب کا حصول یا نقبنی ہوگا یا نفل نما،
اوریا موہوم ، اور ہرائی کا مفسل حال می کوئی ہوگیا ہے ہیں ہمور سے معلوم کو

ضعیف القل کواتنی رصن کرنی جا، صعیف القل کواتنی رصن کرنی جا، وستم موا دریتین برمامواا در

اذعان قوى بوسوان كويبى زيباب كما كلے دن كايمى ذخير جمع نركري -

البترضيف القلب کوزيبانهي که ان کی حرص کرے۔ بلکداگرانسي حالت موکد ذخرو فرام مذکرنے سے قلب کی پرلتیانی کا اندلشد ہوتوا پستخف کے لئے اس توکل کو ترک کرنا اور فوخرہ مہتا کرنا ضروری سے تاکہ قلب کوفراغ وسکوان ل سوا درعبا دت مصح ہوسے ۔ کیو بحد طبیعت کے فکو انتئار میں جس نقصالی اندیشر سے اس کی اصلاح سے مقدم ہے۔

ہور کی بنٹر کا گذاہو، جائز نہیں ہو۔ کونکوالیں جگر درق بہنجا نااگریہ قدار خیاا میں داخل ہے گرھادت کے خلاف ہے۔ اور اسی نے اگر کھی خس کوالیں جراز ق والہت قودہ اس کی کرامت کہ لائی ہے۔ اور چوبی بدو کو زیب نہیں ہے گا قاکو عادت کے خلاف کرنے پرمجبور کرے ۔ لہذا میصورت قوی الا بیان محیار نہیں جنگل میں قوت سے بغیر خرکونا تو اس وجہ سے جائز تھا کہ خوا کی عادت یوں جائی ہے کہ جنگل گھاس سے خالی نہو ۔ اور نیز آدمیوں کا بھی وہاں اکٹر گذرمو تا دہ ہت ہے توجب قوت ایمان حاصل ہے قوالی صورت میں ہلاکت غالب نہیں ہے ، لہذا معمیت بی نہیں ہو۔ مرح ویران اور سو کھے پہاڑی کھوہ میں بیٹھنا قوعادت اللہ کو وہ نے کی خوائن کرنا ہے اور یہ جائز تہیں ہے ۔

خسلاصہ یہ کم ہے کہ اگرمواش کے جلی اور واضح اسباب کی طون سے توجہ سٹاکر میکل کی گھاس پر قناعت کرسے اور الٹہ کے لطف و حکمت پر سمروسہ دیسے توافق کی وانسس سے ۔



يَرِيَّ وَمُونِهُ وَهُوالِهِ الْمِيْلِ عَدْ الْمُعُونِ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُعِيِّ الْمُ

محبّ في كابيان

تق تعالی فراتا ہے کہ اللہ نیک بندول ہے مت کرتا ہے اورنیک بندے اللہ سے مجت کرتا ہے اورنیک بندے اللہ سے مجت کرتا ہے اور جنا ب ول عبول عبول ماللہ علیہ ولم فرائے ہیں " جب تک تمہا دی اللہ اللہ اور اس کا رول ہرجے ہے نیادہ مجبوب ہوگا اس قوت تک تمہا را امیان کا مل نہ ہوگا ہ صفرت مندیق رضی اللہ عنہ فرطتے ہیں "جس شخص کو اللہ کی محبت کا مزاآ ما تا ہے اس کو دنیا کی طلب الکل نہیں رہتی اور وہ تدوں سے وحتت کما نے گتا ہے ہے

اہل کلام وفلسفی ہونکہ اللہ کی مجت کے معنی نہیں سمجھے اس کے دہ اس کے منز ہوکر یوں ہے گئے گئے ہم ذات کا کو کہ مثل نہیں ہواس کو ہماری طبعیت سے ساتھ مناسبت ہیں انہیں ہوسکی اور نہاری آل اس کا اور الدراک سکی ہے استعمال میں کہ ساتھ مجت کے بجراس کے کوئی معنی ہیں کہ اس کے احکام کی میل اور الدال کے حقیقت سے جا ہل ہیں اس کے ان کا اس کے ان کا اس کے ان کا اس کے ان کی جمعنی تعدید اس کی فہم منیقت الامراؤ ملوم خیال ہے کہ مجمعنی تعدید کا میں میں کے ساتھ ہوسکی ہے ۔ اس کی فہم منیقت الامراؤ ملوم کی میں میں کہ میں میں کے ساتھ ہوسکی ہے ۔ اس کی فہم منیقت الامراؤ ملوم کی میں کے ساتھ ہوسکی ہے ۔ اس کی فہم منیقت الامراؤ میں کے مساتھ ہوسکی ہے ۔ اس کی فہم منیقت الامراؤ میں کے مساتھ ہوسکی ہے ۔ اور محبور ہونے کے مساتھ ہوسک ہے ۔ اور محبور ہونے کے مساتھ ہوں ہونے کے ساتھ ہوں ہونے کے ساتھ ہوں ہونے کے ساتھ ہونے کے اس کی میں ہونے ہے ۔ اور محبور ہونے کے میں کے ساتھ ہونے کی ساتھ ہونے کے س

ئے معنموں بخاری وسلم ۱۲ سے واقعی بات ۱۲

ی مین بی کیلیدت اس کی و کی بیتی ادافش اس کی جانب اکل ہوتا ہے ہی میلار طبیعت برط مرجا تا ہے توعنی کہلائے لگتا ہے۔ اسی طرح کسی جزکے نالبسناؤر نوفن ہونے کے میعنی بیں کہ طبیعت اس سے نفرت کرتی ہے اور دل تکلیف یا تاہے۔ بس جب بیسی جویں آگیا تو اس نور کر و کہ جنی جزیں تم لینے تواس کے ذریعہ سے ادراک کرسکتے ہویا تو وہ تمہاری طبیعت کے موافق ہوں گی اور میا مالف ہوں گی اور میا اور جو طبیعت کے موافق ہیں وہ تعنی وہ تنبی می می انداز تا ہی اور جو طبیعت کے موافق ہیں وہ تعنی وہ تنبی وہ تعنی و ناگوار ہیں اور جو طبیعت کے موافق ہیں مرخالف ان میں مذاذ ت آتی ہے مذان سے جزیں مرطبیعت کے موافق ہیں مرخالف ان میں مذاذ ت آتی ہے مذان سے نفرت ہوتی ہے۔ نفرت ہوتی ہے میکر مساوی حالت رہی ہے۔

اور لذب بمیشرادراک کے بعد عال ہواکرتی ہے مگا دراک قیم کے ہیں ءایک اوراک ظاہری اورایک ادراک باطنی ریس ظاہری اوراک توحات خسرے ذریعہ سے بواکرتاہے ۔ مثلاً انکھ کوکسی حدین اور توبھورت کے سکھنے لذست آتی ہے ،اور کان کوموزوں اشعارا ورخوش الحان کے گانے اور مرلی آواز کے شننے میں مزاآتا ہے ، اورزبان وناک میں چھنے اورسو بھنے کاحس دکھا ہوا ہے مزیدار کھانوں اور نوشبولوار معولوں میں لذت ماصل ہوتی ہے اور تمام برا کی قوت لامشہ کونرم وملائم اور نازک بنیز کے حیونے میں مزاآتا ہے، اور یہی چیزی نفس کومحبوب ہی بعنی بالطبع نفس ان کی جانب مائل ہوتا ہے اسى طرح انسان كواكب حيثا حاتشه اورجى مرحمت بواسي جوادراك باطني كهالتاب وراس كى مگر فلى ب اس حظى ماسته كومبى عقل كرديت م يميمي نور ل مغن کی ہوئی ۱۱ کے برابر ۱۱ کے پانچوں محسوس کرنے والی مینی دیکھنے اسونیکنے ، چونے، سننے اور عصنے کی قیم ۱۱ کے چونے والی ۱۱ ہے محسوس کرنے والی توت ۱۱

ا ورجی چیٹا ما شہ ۔ غرض نام بوکھی پی ہومقعود بہے کہ باطنی ادراک سی کے ایس ظامرى كى طرح لينموافق اورمناسب جيزے لذت عال كياكرتاہے ۔ جنائيہ رسول مقبول صلی الترعلیه وسلم فرمات نے ہیں کہ تمہاری دنیا میں سے میں چیزی میری مجوب بنان محق مربعنی نوشوا و عورتیس ا و دمیری آنکھوں کی مفترک آرہے ؟ اودظا ہرہے کہ خشیوسے قرّتِ شامّہ کومزہ آتاہے اور نوبھورت عورت سے قتت باصوا ودققت لامسه كولزت حاصل بوتى سے گرنسازى لزت واس خسه ظاہری میں سے سی کو بھی نہیں آتی ، ہاں اس کی لذیت اسی چھٹے حاسہ کو اتی ہے جو باطنی ہے اورص کا مقام قلب ہے ، اوریپی وجہ ہے کہ کا قلب بيارس وه نماز مي تحمى لذّت بهي ياسخااس لذت كا ادراكسليم القلب فف می کوموسکتاہے اور انسان کی خصوصیت اس چھٹے حاسد کی وجہ سے ہے وریز حواس طاہری میں توتسام حیوان مشترک ہیں ، جینانچہ جانوروں کو مماجی صورت اورعده آوازا ورفائقها وركعانے اور پوشپوسونگھنے اور نازک جیز كے حيونے كى رغبت ہوتى ہے

البترانسان جس طرح ظام ری آنھوں کی بصادت سے حسین عورتوں کی الذت حاسل کرتا ہے ربعبہ رہے بطی

خوكبيرتى كاالتذاذ باطنيقا

علمار کی مجت ہے یانہیں ؟ نیزاگربادشاہ منعف وہباورا در سخی وعاقل اوداني دعيت برمبربان موا وردومراظالم وبزدل بخبيل ونامح وادرايني رعیت کے سا تعرفت ول اورکڑوے مزاج کا ہوتوان دونوں میں تہادا تلب كيمامتيازاور فرن كرتاب يانهين ؟ الركرتاب توسى يوحيتا بول كم أخراس كى وجركياہے كما كب مانب تمعالا دل صنيتا ہے اور دوسري طرف نبين صحيقا بكلفرت كرياب ؟ أكرغوركروك توسم ولا كريدي ملى لارك بي وخوب سيرة مين لذت ياريا سه داسى طرح جن وقت مشلاً تصريب على كرم التروبجبة كى شجاعت وبهادرى ياظل الترحضرت فاروق اعظره كى سيت وعملدارى يا خليفة الحق حضرت مديق من كي كيائى وجان نتارى كے قصي سنة ہوتوا یک امنگ ا ورمسرت اوران حضرات کی طرف ایک قیم کا ایساسیلان ييدا بوتاسي كراس كاانكار نهي بوسختار اسسة زياده صاف بالتعجيو توغور كروكه لوكول كولينع مقتدائ فسهب اودصاحب شريعت امام كمصمكم انٹاتعلق ہوجا تاہے کہ ماان ا ور مال کے خرچ کرنے ہیں ان کومطلق دریغ نہیں ہوتا حالا تکران کی آنکھول نے ان کی صورت مجی ہیں دیمی اوراگر ہےتے بھی توشایداتی مجت نهوتی کیوبحہ کھی لڈیت د ومری قیم کی ہے آگ لڈت اوراس لدّت میں بہت فرق ہے ،اوراگرمیت ہوتی می تمبلی محمد ہے۔ان صغات حیدہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے ملگفتگوہونی کربنا و برلذت کس ماسر سے ادراک کی کئی ، ظامرے کہ یہ وی جیٹا ماستہ ہے جس کی جگہ دل میں سے ، کیونکرول ہی توسے جس فان پیشوا وس میں وہ باتیں پائی جن سے دل کولذت حاصل ہوئی ہے۔

مروجا مل اباگران اوصا ٹ کوٹلاش کروگے محيّت كحاسات ا حن کی وجہسے یرمبت ماسل ہوتی ہوتو وقدرت اورتقدس مل بلی اور من تعلیں کے بعنی ملم اور تدريت ا دريغيب بونا ركيو بحمقتدايان دين كوالنّه ا وداس كے مول كائٹر عليه وسلم اور فرشتول ا ورأسماني كتابول كاعلم حاصل سے اوروہ الشكم بغيرول کی شریعت کے دقائق وحقائق سے واقعت ہیں۔ دوم انہوں نے خواک دی بون مّرت سے کام لیاکہ لینے نفس کو مف لوب بنا یا نفسانی شہوتوں کومٹایا ال حق کی سیدهی راه پر قائم اور جے ہے اور نیزطاقت کوکام میں لاکرخواکی خلوق پر قیضه کیا، سیاست وملکی انتظام سے ہزار اسیل کی آبادی کوزیر فرمان بنا یااور خداکے برین دین کی تلقین کرکے لوگوں کوسید صالات بتبلایا اور نیز عیوباطنی سے پاک صاف نفرا سے کہ جہالت ہے بخل سے ،حسد وکبینہ سے اوکٹین و عدادت سيغف تمام برخلقيوں سے بےعيب اورتمام عمد عاد توں اور اخلاق حسنه سے متعمت یا سے گئے رہی تین اوصات ہیں جن کی وہرسے ان م روس پیدا بواج کوچوا نات نهیں سم دسکتے ، پرانسان ہی کی ضومیت مے كرقلب كے چھے حاسم اس باطنى ص كادراك كوادواس كنت التابى غِمْن تم کو جیب ان اومیا من کی وجرسے بیٹیوا یانِ مزیہیب اماموں کے مها تعميت برقيئ توظا مرسے كدرمول حبول صلى الشرعليہ وسلميں يركما لات بديج اتم موجود میں اب زاآب کی ذات کے ساتھ ہومجت ہوگی وہ دنیا بھرکے علمار وانبیار سے بڑھی ہوئی ہوگی۔

اس کے بعداکپ دصلی الٹرعلیہ کسلم ، کودسول بنانے والی اور پیدا کرنے والی اور پیدا کرنے والی اور پیدا کرنے دان فراسے کر معسن لردا

انبيا رمليم السلام تبليغ كے لئے بھیج ا ور معرانیا مجوب بھی تہاری طرف ہوت فراياء يربانكل ظام سے كمانب يارسيم السلام كے علم و تدرست اور تقد م فوق تعا ت ان کے بے یا یاں علم اور غیر مصور قدرت اور اُوصاف کمالیہ سے کوئی منات بى مىرى بوسى ، خداى دات سى بى كوئى عيب نام كوهى نهي اوراس كي والون بيزيس السي بي بورقم كي عيب اولقس سي خالى واكترى لو میں کو فی عیب نظر مرافعے توغیز واحتیاج اورعبودیت وغلای می توٹرانعف ہے اورظامرِب كمانبيارعليم السلام مين معى موتودي ،كيونكاس معلوق كاكوني فرد می متنی نہیں ہے ، اس لئے کرسب جانتے ہیں کہ یحضرات تو کھانے بینے کے مبی مختاج تھے، نکسی کورڈق دے سکتے تھے، نہ بالسکتے تھے، نہ فاعل مختار تع اور نادر رميرقا در ذوالحبال كى قدرت اورا نبيا عليمالسلام كى قدرت میں کیا مواز نہوسکتاہے ؟ ای طرح حق تعالیٰ کے علم ازلی یفطروالو توایک بخص فقارمے کہیں اس کاکنارہ ہن ہیں ۔کوئی ذرہ سی اس کے علم کے اصاطب بابرنهبين كل سختا أسمان وزمين بوش وكرى لاح وقلم بشجر وحجرع في وست خيال وذمن مي مينهي آسكى وهاس علام الغيوب كي ازلى مي موجودي غرض انبيا مليمالسّلام مي بوكي معى صفات نظراً تى تقيل وه والصّيقت يُرتُوا وبُر فللم بي صفات ملاوندي كا ميرجب دموب كى جانب با وجوداس كعالي اورظل آفتاب بونے کے تمبارانغس میلان کرتاہے تواس کے متبداً ومعداد يعنى آفتًا ب كى جانب كميون ماكر بوكا ؟ اورج بم تتعارص فات كى وجهت انبياط للم كساتواس قدر محبية ومبدأ صفات يعنى تعالى شانئر كے ساتو محبت كول موكى؟

که وه کام کرنے والاجیے اس کا اختیار حال ہوا تا ہے بہت بڑا دریا ۱۱ سے سایر ۱۲ تا ماری کا مشروع کی جگہ ۱۲ سے سایر ۱۲ سے مشروع کی جگہ ۱۲ سے سایر ۱۲ سے سایر ۲۰ س

اس بریمی اگرتهاری ماطنی بسیرت مع کا انی درجین کی محبت، مقتمالی کے جلال و کمالکا ولگ ر كرسے ا درعت مربرا بوتوكم سے كم اتناتو خوركروكراس احسانات انعامات كوشادكروكدوكس قدري واورظام بهائتم ان كوسر كرشار مرسح كقوكيا اس ہے بھی گئے گذرہے ہوئے کہ اس کو اینا محین مجھوکر محبول ورتفس کواس کی جانب ماکل و*توج کرد - دنیا ک* حب چیزی*ں جی کا کندیے صابع تی ہواس کو* سوجوا درغوركروكاس كاحينے والاا وربا ق كھنے والاكون ہر؟ ذراس توجہ مصلح ہوجا کرکو کی ازرت ورکو کی مظاورکو کی مزو اورکوئی نعمت الینی بی برص کویتی تعالی کے سواكونى دوسر فض ما مدسع معركما النامحن كرساتة تم كومحت بس واكرتى؟ اگر ہوتی ہے توخی تعالی کے ساتھ اصلی محبت کا ہونا صروری اور مقدم ہواس سے میرمطلب بیجد اگرفتنوں ک طرح تم کوی تعالیٰ کے ذاتی جلال جمال کی وجسطس كمعبت نهوتوعاً مخلوق كى طرح اس كوا ينامحسن مي مجمواس سع مجت كروكراس مدين مشالودا موجائ صلى جناب ول الشملي الشعلية ولم فرقا ما الركة التاتعالى معجبت كروباي وحبركه وه نمكو غذا ديتايئ اورمجه سيحبت كروباي وتبركتن تعالىمجه سے میت فراتا ہو یہ میجست صنعیف اور کم درجری می کیونکھا حساناتے کم دیش ہونے سے محبت بھی کم دبیش ہوتی ہے گئ ہواس ہم کی محبت کرنیوالانتخص اس غلام کمشل ہو چولینے مطلب کی محبتِ رسکھے اور بایں نیت خومت کرے کرمزدوری ہے گی اور ایناپیٹ مجرے گا۔

امل اور کامل محبت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ ان صفات محمودہ اور

له ترمذی وحاکم رصیح ۱۲

مبلال وجمال کی وجرسے مبت ہوجن میں اس کی ذات لا مثر یک ہے اور کوئی اس کا ہم پہنہ ہیں ۔ اس کے الٹرپاک نے صفرت واؤد علیال لام کی خاب وی فرائی کر مجے مب میں زیادہ بیالا وہ بندہ ہے جومیری عطا اور احسان کے بغیر محض بی دولیت اواکرنے کی غرف سے میری عبادت کرے ۔ اور زلولی مشعور ہے کہ اس سے زیا دہ ظالم کون ہے جس نے جنت کی طبع یادون نے کے مشعور ہے کہ اس سے زیا وہ ظالم کون ہے جس نے جنت کی طبع یادون نے کے نوت سے میری عبادت کی ۔ اس اگر میں دوزن اور جنت کون ہے داکر تا توکیا عبادت کی ۔ اس اگر میں دوزن اور جنت کون ہے داکر تا توکیا عبادت کی ۔ اس اگر میں دوزن اور جنت کون ہے داکر تا توکیا عبادت کی ۔ اس اگر میں دوزن اور جنت کون ہے داکر تا توک عبادت کا اور جنت کون ہے داکر تا توک عبادت کا در تا ہوتا ہ

ایک مرتبہ مفرت میں علیات ام کا چندا لیے لوگوں پرگذر ہوا ہوخلوت میں بلیھے عبادت کرہے تھے اور کہتے تھے کہ م جنت کی اصدر کھتے ہیں اور دوزن کا ڈلہ ۔ حفرت روق الشرنے فرما یا کہ تم کونلوق کی ہی طبع ہے اور مخلوق ہی کا تو و سے اور اسے افسوس کہ خالق کے لئے کچھ بھن ہیں ۔ آگے جاکر چیندد وسرے لوگوں برگذر ہوا ہو خلونٹ بین تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو من جاکر چیندد وسرے لوگوں برگذر ہوا ہو خلونٹ بین تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو من خلاک مجہدت اور اس کے جلال کی عفلت کی وجہسے اس کی عبادت کر ہے مندا کی میں ۔ آپ نے فرایا کہ بیشک تم خلالے ولی و مقرب ہو ، اور تمہا ہے ہی یاس بیٹھنے کا مجھ کو امر ہے ۔

فصل

محبت خدار کے آثار وعلاما کے بیان کرنے کا یہوتے نہیں ۔ ہاں معنی علامتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے .

له رب اور پروددگار بونا ۱۲ کے کما بوا ۱۲ سے صرت عدام کالقب سے ۱۲

سونجسله اُن کے برہے کہ انسان نفس کی خواسش پرلینے مجوب مینی حق تعالی کے کم کو ترجیح دیتا وداس کی تعمیل کوسبکا مول پرمقدم سمجمتا ہے مینی مشقی و برمبر گار نبتا اور مدود شرعیکا ہروقت لحاظ دکھتا ہے ۔

حیق می اللہ تعالی ملاقات کا شاک ہوتا ہے اور موت سے کھراتا نہیں اور اگر زندگی چاہتا ہمی ہے تو محف اس لئے کہ معرفت بی جتی بھی زیادہ حاسل ہواتنی ہی بہتر ہے تاکہ مجوب کے وصال میں لذت زیادہ حاسل ہو ، کیون کہ معرفت مشاہدہ جال کا بیج ہے ، بس مبتنا سے زیادہ پڑے گا اسی تاریب لا اسی میں زیادہ ہوگی ۔ اسی طرح جس قدر معرفت کا مل ہوگی اسی قدر مشاہدہ جال سی میں لذیت زیادہ حاسل ہوگی ۔

مسیم مسیم محم المی اورقضار وقدر پرداضی رمہتاہے کہ گوارا اور ناگوار جو کچیر می بیش اس سے اس پرزبان یا دل سے شکوہ ہیں کرتا ۔

اب مناسب ہے کہ مضابی قضاً کا بھی کے بیان کردیں آکانسان کو دھوکہ نہو ، اوراس غرہ میں کم کم کو محبّت خوا جاسل ہوگئی ہے بمغور ہوکر نہ بیٹے مجائے ہے کیون کو مجتب می تعبالی کا جاسل ہوناکوئی آسان جیسز نہیں ہے بلکہ نہاییت وشوارہے ۔



يَّ نُوْيُنُ مُثَلُّ اللهِ رضاً برقضا

حق تعالی نےمسلمانوں کی شان میں فرایا ہے کہ التدائن سے داخی ب اوروه الترسے واحتی ہیں یہ رسول متبول صلی الشہ علیہ وسلم سنواتے ہیں کہ " حق تعالى جيكى بنده كومجوب بنا تاب تواس كوكى معيبت مي مبتلا كرتاب يس اكروه ما برب اربتاب قواس كونتخب كرتاب وراكراس کی تعنا پردامنی ہوتاہے تواس کو برگزیرہ کرلسپتاہے ؛ ایک مرتبہ ہول للٹہ مسى التُدعليه وكم في جندم حابرت يوجها كم تم كون بو ؟ انبول فيع كياكر يارسول الله! بمموننين سلين بي ،آب في وجدا كرتم اسا ايان كملا کیاہے ؟ انبول نے وف کیا کرمعیبت ہومبر کرتے ہیں اور دا صت پرست کر كرية بي أورقفنا بردامى رست بي . آي فرايام بداتم يح مومن بوي حضرت دا ودعلالسلام پروحی نازل ہوئی کہاے داور اتم بھی ایک کام کا تصدواداده کرتے ہوا ورس می اداده کرتا ہوں سطر ہوتا دی ہے ہو ين اداده كرتا بول - بين اكرتم ميرس الاده ومشيت بردامني بيدا ورعيع و فرا نرداررے تب تو میں تمہاسے جاہے کی تلانی می کروں گا اور تم سے

له النزن الدُّنعالُ کے فیصل فرما دینے اور تقدیم کی مدینے پر دخامند دہا الفردوس ، تعلیقا ۱۷ کے حاکم ، میچ ۱۷ کے قدر ۱۷

نوش می ربون می داوراگرمیرے اداده پرداضی نهوسے توتم کومشقت و تکلید میں ڈالوں گا ۱۰ ودانجام کاربوگا مرور وہی جو میں چابوں گا ۔ باقی معنت کی پریشانی تمہارے مربطے گی ۔ معنت کی پریشانی تمہارے مربطے گی ۔ فصل

ا بک فرقہ رصا کا منکرہے ، اوراس کا خیال جس کووہ دیل سمھے ہوئے ہے یہ ہے کہ جو جزاین خواہش کے نلا ون ہوگی اس پرخوش اور رامنی ہونے نے کو فراعنی می مہیں البتہ ناگوار رمیر ضرور ہوسکتاہے۔ گریہ خیال المعبى ا درتعثونهم كى علامت ہے۔ يا دركموكر جس طرح وه لوگ محبت المبى ك محيف سے قامردہے اسی طرح دمنا برقسنا كى صورت كونہ يں سمحہ سكے۔ إمنو! كلا وبكليف يرياضي بوناادر تكلف *بير*ضاونوش *بوز* خوابش نفس وطبيعت كحظاف ا خوش ہوناتین وجہ سے تن ہے: ا ق ل ار دنیاک مخلوت بی بی دیچه لوکه نرطیمبیت ا ورجوشِ شوق میں انسان كواكثر تكليف اوردد دمسون نهين بواكرا ميناني عثوق مارتاب مكر ام کا کلیعن بس ہوتی ا ورمیت کا درجہ تو ملبندسے انسان کی مالت غلب تہ خبوت اور عمة كے بوش مي مي ايس بوجاتى ہے كمبدن برزخ آجا تا ہے اور مرميت جاتا ہے خون بینے لگتا ا ورحم ابولهان بوجا تاہے مگراس وقت کچے مبی تکلیم بچسوس نہیں ہوتی ، اس طرح تم نے اپنی حالت رکیبی نظر ال ہوگ کم حب وقت کسی مرغوب چیزگی بوس اور شوق میں محود مستغرق عطے جارہ ہے ہوارار

كانتا مجبع جائد تواس وقت اس كامطلق وردياكريك محركس نبرج تليكال جب عقر رفع یا شوق خم ہوجا تاہے، مثلًا مرغوب شے مل ماتی یااس کے صول میں یاس و ناامیری ہوجاتی ہے تواس وقت جوٹ اور کانٹا چیمنے کی تکلیف محسوس بھنے لگتی ہے رہیں جب ندائی مجرت میں یہ مالت ہوتی ہو توسىليف محسوس بسر موفى ياتى تونياده مبت مي توكسى برى تكليف كالمي حِس نبوگا ، اورجب برمالت دنیامی موجودے کرخون اورکوشے نے ہوئے اس انسان کے عنق میں برحالت سے جس کے بیٹ کے اندومنو^ں تجاست مجری ہوئی ہے اور صورت کی نا یائیدار معولی خوبی نے اتنااثر بيداكرديا ہے كہ المحول كى بنيائى مى اس قدر خلعى كرنے لگى كم ناگوار بيز گوارابنگی اور برمودت شئے نوبعورت نظراً نے نگی اورعیوب محاسین بن كر خوبياب دكما في دين لك تو حضرت جل جلال كي جمال ازلى كاعاشقاً ناگوارگوگوارا ورنائيندكوىي ندكرف كلے توكيا بعيدے ، حالانكر قلب كى بعيرت توالى موارت سے برطرح مقدم اولاول ب رضا برمصيت واقع مي اي بنا پرصرت مبند بندادئ في شخ رص برسیبال اسری معلی سے دریافت قرما یا کی موب محبت الی کا اثر سے ؛ کوبی بلای تعلیمت بوتی ہے ؟ شیخ نے جواب دیاکه برگزنهی اگرمتر مرتبعی تلوارس مادا جاسے سی تحلید ننهو ایک عارف فراتے ہیں کہی تعالی کی مجبت کے سبب مجھے اس کی پیدا کی ہوئی ہرچیزے محبت ہے بہال تک کا گردون نے کو وہ مجوب بنائے تو میں دوزخ ہی ہیں جانا محبوب ہوں ۔ اس کامطلب یہ ہے کہ اس کی مجت
کی وجہ سے آگ میں جلنے کی بھی پیلیف بھوس نہوگ ۔
صفرت عربن عبدالعزئے فرماتے ہیں کہ میرے لئے کوئی خوشی باقی ہیں رہی ہاں اگر ہے تو بس تی تعدالی کی قضاو قدر برداضی ہونا رہ گیا ہے جو مجھ کو ہروقت جاسل ہے ہے ۔

ا كيصوفى كا حال مكماي كمالك مرتب النكاحيوم البحية من دن تكريم رہا ، اُن سے کہاگیا کہ اگر آپ دعا مانگنے توش تعالی بچے کو لوٹا دیتا اور کمشدگی كى يىكلفت سائمانى برقى - انبول في ابديكر كم بون ساياده ملید میرے لئے یتی کمرس ق تعالی براس کے حکم میں اعتراض کرتا۔ مكيف انح العن أواكي وقعت ادوتري دم تصابر المي مونے کی پرہے کہ تکلیعن کی سورتوں ہی وكليفكا حساسكم ياكم روياكرتي بح ينيف ومسوس بو مرج يعقل نے اس کے مبترانجام مینی ملنے والے اجرو تواب پر مللے کو یا ہے اس لئے طبیعت اس تکلیف کو بلاکلفت گواراکرتی ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہوجیسے طبیبےی میف کوسنے کے لئے تلخ دوا بتا سے یا نصرکھلوانے کی برایت کھیے قواس صورت میں ظاہرہے کہ اس تلح دوا کا بینیا ا ورفعد کا کھلوا ناٹکلیف کی باتیں ہیں مگر ہونکاس کے ساتھ ہی اس کے عمد انتیج بعنی محت و تندر سے مریش کوا کابی جا کے بنانے وال تکلیف دہ باتوں کے بتانے والے طبيسي دامني اوروش بكراس كااحسان مندمينون دستاب راسطرح سوداكر ليضغرتجارت كمكوناكو بصيح تبحل ا وتشقتون يرواصى بوتاسيرحالا كخرظا بريى كرطبيعت ان كاليف كونا كوارمجتى ب، مرح يخفل في اس مشقت كا احيا

نتيجہ وانجام حمعادياہے اس سنے وہ ناگواری دمنا ورغبت سے مول جاتی ہے۔ بس مت ونياكے نا يائيدار فائروں كى برمالت سے كدان كى ديسے مشقت مشقت بهيئ وم بوتى توميلا الخردى سعادت كي حال كرفي مي بكا وتكليف ا ورخلا فيطن معيبتول يواحى موجان سيكيول تعبيج تابيء ایک پادساعورت کے ایک مرتبہ معوکرنگی اوریا وُں کا ناخن کسٹ کر گریط ، اس تکلیعن سے بجائے ہائے وا دیلامیانے کے بیٹیک بی بی مسرور ہوئی اوریسی ، لوگوں نے دریا نت کیا کہ کیاتم کو تکلیف صوص نہیں ہوئی ؟ عورت ني واب دياكه وت كلفير واجر خرستين ما كاس كي ملاو نے تکلیمن کی کئی کو جاسے لیا ہ

خلاصہ یہ ہے کہ و تحق سے دل سے اس کالیتن کئے ہوئے کہ دنیاک برتکلیعن پریخ تعالی کی طرف سے اجرح حت ہوگا و دہرصیبت و صدم ریاس قدر تواب عطا ہوگا جس کے مقا بلمیں اس عارضی تکلیف کی كيحقيقت نهيس سي تودة كليفون يرمسلودا ورشادان بوكار

قضا وقدر کی مکترسور سے اسیری وج تعنار پراض ہونے ک یہ ہے کہ دی تعالیٰ کے معاملات میں عجيب عجيب دموز والمرادخني بميياد

بروا قد عيبروحا وشرجديوس أيك كيا بيسيول لطائف مسطودي جن يراكاه بونا صاحبان بسيرت بى كامنعسب سے يس ان ملحتول ا ولطيفوں يرنظ كرنے سے تکلیف پکلیف بین عسلوم ہوتی بلکراس عالم فان میں جو کی می ہورہا سے

تكلف كاأتربس بوتا

اودس كوجابل واحق تنحص تشويش واضطراب سمجيع بويري بحاو تعجب كمثابى اس كوصا حبانِ لعبيرت مجع حاتي بي كه يتعجب اليساسي سي عبيبا مضرت موسى مدالر الم كوحفرت خضرعاليال الم كيسا تعدي كران واتعات التعجيب تماحس كامف ل تسريوه كهف ي مذكور ب كدونون ا يحشى مسطح تو حضرت خضرم ني كشتى كاليك تختريها له ديا ، ورئ تعجب كے ساتھا خرائل محنے لَكُ كُه بِرزادتي كيون كي م مجرا كرفط تو حضرت خضول السلام في الك الله الرکے کو مارڈالا ۔ اس مرجی موسی تعلیہ الم نے تعجب کے ساتھا عترامن کیا كمعصوم بحيركا خون كراكب جائزے ؟ ميراً كے جلے ا درا كي بستى بر، مينے كم وہاں کے رسنے والوں نے ان کے کعانے کب کی نبرنرلی، صح ہونے پروواو اس قصبیں نیکے ایک ویوادنظری ہوجہ کا کھڑی تھی محضرت مخضرطالی الم نے اس کوسیدجا کردیا ۔ موسی علالسلام کو میرتعبب ہواکرائسی بے مرقب قیم کے ساتھ جس نے مسافروں کے خورونوش کی بھی خبر نے ل مفت احسان کونا مياسة تفا وغض جبتين مرتبهاعراض بوديا تب حسب قرار دا وصرت خضر بدالسلام سے مفارت ہوگئ

مخرت من طالبه الم كافعال من المناسب الم المناسب الم كان المردد و المناسب المناسب

منبطنة وجائ واوروه نابال بيحس كوس فتلكيا فطرة بددين سيدا بواتعاا ورغالب اندليت تماكه بالغ بوكر ليغ سلمان مال باي كوهم لوه کرے گاکہ وہ شفقت مادری ویدری کی وجہسے اس کا خلاف نرکسکیں سکے لبناس کاکام تمام کردیا تاکه اس کے بدلیس صابر مال یا کے دوری والد طيج صالح وسعيد مواور فدايئة آخرت بن - اور ديوارد ويتم يجول كيمنى، جن كانيك بخت باب اس ولواسك ني خزانه د باكر حيود كيا ا وراس كوخرا كے حالہ كرم رائقا ، الب ذايس نے سيده اكر ديا تاكہ بالغ ہوكراينا مال قبضي لائیں اوردیوارگرجانے سے خرانظا برہوکر حقداروں کے علاوہ دومروں کے ا بخته نه لگنے یاسے ۔ بس اس وقت موٹی علیے سلام کاتعجب فع ہوگیا _۔ فاكوارواقعات مرمصلحت اليب بزرك كاتمتب كروبنكل مي ريت تعادلانهوا الك فراوندی مضربوتی ہے کرمایال رکما تعاقب الباب لا دیتے تھے ،اورا کے کتار کھ چوڑا تھا جو سکان کی حفاظت کی کرتا تھا،الج ايك مرغ يال دكها تعاجوا ذان في كرسب كوج كاد باكرتا تعارالتري شان كم ایک دن لومڑی آئی ا ودمرے کو پچوکر لے گئی ۔ ان کی بیوی رونے گئی کا نے مرغ جاتارہا ۔شخےنے فرمایاکہ م روؤمت اسی میں بہتری ہوگی یواس کے بعنصر يا آيا اورگده کومارگيا ۔ اس وقت بيوى پيرزنجب و بوتي توشيخ نے کہا کہ " اسی میں خریت متی دونے کی کوئی بات نہیں یہ اس کے بعد دنعةٌ كتّا مركيا اوربوی پيخگين ہوئی تواس وقىت شخ نے پيربي بسسوليا كم معنم نرکرواسی میں مبلائی تھی ہ بارباریرش کربیوی کوتعیب ہواکھ رمح نعما مور ہاہے اور خا وندمعیلائی مجلائی بیکارر اسے _عُصْ مِسى مِولَى تودفعة

کے قریب چیم تھا جس پراکٹرا وقات پیاسول کی آمدور فت تریخی ۔ ایک مرتبرا یک سوارا یا اوراس نے نقری کی ہمیا نی توکرسے کھول کر زمین پر دکھ دی اور پانی پینے لگا ، اس کے بعدو ہاں سے چلاگیا اقتصلی وہیں جول گیا ۔ تھوڑی ویر بعدا یک اور خص آیا اور تعمیلی کو دہاں پڑا دی کے کما سو الله اور کی کراسی کے بعدا یک غریب مزود سر پر کلا یوں کا کھالا دے ہوئے ہیں وہ موادس کی تعمیل گرال کر آرام لینے کے بئے چیم کے کنا دے بیٹے گیا ۔ اور سوار تیسی کی مواد ہی کہ اور سوار کی تعمیل کو نہایا یا ۔ اور سوار کو تی ایک ہوئے اور سوار کی تعمیل کو دی ایس کے ایک ہیں کہ مواد کو تی ہوئے ایک اور کے ایک میں نے تعمیل کو دی ہا ہوں کے ایک ہیں میں مواد کو تی اور سوار کو تی ہوئے ایک کا اور کی کہ میں اور کو تی ہوئے ایک کی میں مواد کر کے ایک ہیں کی مواد کو تی ہوئے اور کی کر دون اور اور کی کا اور خوالی کے دور کی گردون اور اور کی گردون اور اور کی گردون اور اور کی گردون اور ویکا گیا ۔ اس کے بعد لیشت ہیں کا ور ویکا گیا ۔ اس کے بعد لیشت ہیں کا ور ویکا گیا ۔

یرمال دیجیر نیم برنے بادگاہ خلوندی میں عض کیاکہ باوالہا فیلاواقعہ می کتناع یہ کھنے کہ تھیلی کسی نے لحا ور ماداگیاکوئی کے مہواکتم اپناکام کرتی ہیں کے ملکوتی اسراد میں دخل دیے کی حاجت ہیں۔ بات یہ بوکداس مزدود نے اس مواد کے بایب کو مادا تھا اب ذات اس کا قتسان لیا گیا کم مقتول کے بیٹے نے اپنے بات کے قاتل کو ماد دیا ، اوراس نواد کے بایب نے ایک مرتبراس تخص کے مالی ہے ایک بزاد دینا دے لئے تھے جو کہ تمبیل لے گیا بولہ ذات اس کی تلائی گئی کہ لینے والے تعمل کی میراث میں سے ایک بزار دینا دکھی ۔ والے تحص کی میراث میں سے ایک بزار دینا دکھی کے احکام قنا روق دور پر برگز تعجب نرکرے گا بلکہ لینے تجب پر تیج برج گا کہ ابنشائی مصلحتوں کے دائر از منجھنے پر غلام کو تعجب کیوں ہوا ہ مصلحتوں کے دائر از منجھنے پر غلام کو تعجب کیوں ہوا ہ مصلحتوں کے دائر از منجھنے پر غلام کو تعجب کیوں ہوا ہ

شایدتم بیکہوکرکا فراودعامی جوکفرومنعیست کرہے ہیں وہ بھی خواہی کے پیم والاوہ سے کرہے ہیں آوان انعال پردامنی ہونے سے کیاعنی ہوئے ؟ حب کر مرافعی ہونا بھی کفر ہے ، اور کا فروعاصی کو مبخوض مجعنا بغنس فی الشرمی واخل ہے ہونٹر عام مود ہے ۔ اس لئے بہتم کو رمنا برقت یا کامطلب مجاتے ہیں تاکہ خلجان باتی نہ ہے ۔

بات یہ ہے کہ امر بالمعون الکہ کا فرکے خوا در اس کا چوڑ نا کھر منا الدائی کا میں کا خوا نا کہ کا میں کہ الماج کا میں کھر پر در منا الدیکا ہے۔ دوسرے کی ضربی ، اور دومتعنا دجیزیں ایک دوسرے کی ضربی ، اور دومتعنا دجیزیں ایک

له عالم وجودين لانے كے داز ١١

اسی طرح کفرومعصیت می می حقیقیس میں۔ ایک نوبیرکہ وہ می تعالی

کے اوادہ اور شیت سے ہے ، کیو بحہ موا کے ملم کے بغیر ورہ بھی ہیں ہاسکا۔
بس اس انتبارسے تواس کو فضا اور تقدیر کہتے ہیں ، اوراس حیت سے
ہیں اس انتبارسے تواس کو فضا اور تقدیر کہتے ہیں ، اوراس حیت سے
ہی درس کا قواری بھی نہوئی چاہتے بلکہ رضا ہوئی چاہتے کہ بق تعدالی کا جو کا بھی معصیت کا فراور ناصی تحصیت میں دوسری حیثیت یہ ہے کہ فرت اولہ معصیت کا فراور ناصی تحص کا عمل اور کسب ہے اور تی تعدالی کے خوت اولہ میں اس انتبار سے بیشک ناگوادی کو فین میونا جا ہے ۔ کیو بحق تعدالی نے تم کو محم دیا ہے کہ جس بندہ یہ ہماری افت کی خلامتیں دی عاکم واس سے بیش رکھا کو ۔ بس خوا کے حکم کے عمیل کو اور سے بیش کی خلامتیں دی مالی کے حسم پر دائشی ہونا ہوا ۔
کا فر سے بخش رکھنا ہم وی تعدالی کے حسم پر دائشی ہونا ہوا ۔

م رہے ۔ ق رصی برای می میں اس کا میں اس کی مثال ایسی معبوکہ مثلاً تمہا لاپیا دامعشوں تم سے ہے کہ میں تمہارے عشق ومجدت کا امتحان لوں گا اور لینے غلام کومجورکروں گا کوہ مجدک گائی دے اور میراس کو ماروں گا کہ مجدکوگائی میں دی توجیحنس میرے اس خالم

سيغض دسكه كاس كومحب اورعاشق صادق مجعول كا ا ورجام حمجت كمست كايس اس كواين اديمن محبول كار اب فرض كروكه اليسابي بوالعيني غلام نے تہادے سامنے محبوب کوگالی دی ابتم ہی بتا ڈکراس غلم سے تمحیت دکھوگے یا بغض عداوت اوریس وقت اس کی زبان سیمجو کیے گالیاں دیتے ہوئے تورامنی ہوؤے یا نادان ؟ ظاہر اِت ہوکہ گالسال تواس و بسس ناگوار می گذریس گی کدان سے تبہار محبور کی عزیک ستك بوتى سے ، اوك تي سى الساكراته السي شوق كي تين بون كى علات ہے ، اور محبوب کارشن کر جس پر مشمنی کی علامتیں می موجود ہوں بستیک تعبق و علاوت ہی کے قابل ہے مگراس اعتباد سے کہ برتمہار محبوب کی میران کے موافق فہور ہورہا ہے ،کیو بی ہوکھ غلام سے صادِر مواہے وہ موب ہی کے اداده دوسسے صادر ہواہے ، کید بھی ناگواری نہوگی ۔ بلکم بوب کی تاریت كالقين بوگاكه اس نے لينے غلامول سے بوكام بمى لينا جايا وہ لے ليات كم این مسن ذات کے لئے این ادنی غلاموں کی زبان سے گالیان کوانی ای تواس مين محكسي كوسرتابي اوريح كى مخالفت وعصيان كى مجال نموتى _ اس الرح كا فركا كفر محبوك مون فرق تعالى بى كے ادارہ اور مشيت مود با بالبنداس انتبارسے تو ناگوارگذرنے کا سب بی سکتا ، گماس کے ساتھ بی چوبی مفاک رصامنی اس پرنہیں ہے بلک کر کرنا خواکے تین اوربغوض ہونے کی علامت ہے ، اہمذااس انتبارسے بدو کا كغركرنا ضرور ناگوادگذیسے گا ،اسی وجرسے اس کونسیوت بھی کی جاتی ہے،اور سبيلغ تت مي كي جاتى ہے ميونكه النے عليقي محبوب كارشمن البابي وخمص لوم بواكرتاسي

بیں کہ دُعاکا ما مگنا بھی جیوٹے دو اور تيرانداني وتبرتهارى طرف ييكا ہے یا وبودیگراس کوڈ صال پرروکسسےتے ہومگر پیریمی اس کونروکوا ور لیے برن پرلگے دواوریوں مجموکہ قضا پریافتی دہنا جاہئے ۔ ایسا سمجعنا بھی جہالت اورخام خیالی ہے ۔ کیوبحہ دعا مانگتے اورشرسے حفاظت وتدبیر نے کا آوشر عاصم ہے اور محبوب کے سم سے سرتابی مہیں ہوستی، المنا يهاں دمنا برقصا کے معنی ہي ہيں کرتن تعبائی نے کسی شئے کے حاصل ہونے کے لئے جواسباب تعروفرا دیتے ہیں ان کواختیا د کرو تاکہ مجوستم کو اینے انتظام کا یا بندد کی کرتم سے داخی ہو ۔ ا وراگراسا کے اختیارکرنامچوٹ دوگے تو محبوب كم مخالف اور صامير محبوك وثمن كهلاؤكم ومثلاكوني بياسا آدمی یانی یاسے مگراس کی جانب ہا تھ نہ بڑھائے اور یوں گران کرے کہ مِن توسِیاس پرداخی بول کیونئ پیاس می تعالی کے محم اور قضا وقل سے ے اورتفایرداضی رہنا چاہتے ، توٹیف بے وقومت کہلا سے گا ، اور اس کوسمیایا جاہے گاکرکیاتوی تعالیٰ کے مقرر کے ہوئے اسسباب اور عادیات جاریمی رخندوالتا ہے ؟ یا حدود شریعیت سے باہر کلنا حاستا ہے ؟ تونے جو کھ تحبابے یہ تورضا کے ہرگز معی شہیں ہیں ۔ رضا کے تو مرف پی*عی بیں کہی تع*الی پرظا ہرو باطن ا ورزبان با دل دونوں ہے سے کوئی بھی کسی حالت پراعتراض مرکسے ،اوراس کے ساتھ ہی اس کے حکم کتعمیل بھی ہوا ور جوانتظام اس نے عالم کے لئے تجویز فروا دیا ہے اس سے بهي بابرنه نطه، بلك شرعي احكام كابورا بابند مع اورجس طرح ي تعالى كى

مرضی ہے اس کے عالی کرنے ہیں اپی طون سے کوئی ایجاد ذکرے۔ مشلاً
حب دیما کا بھی ہوا ہے تو ضروری ہے کہ اس کی حسیل ہو تاکہ ختوی وضوی اللہ میں دقت کا اثرا کے اور وہ لیا قت واستعداد حال ہوجس کی وصیح قلب پرافواد و تحقیات کا ورود ہوسے ۔ اسی طرح اسباب کو بھی اختیاد کی طائع تاکہ سبقب حال ہو۔ البتہ اگر مبب کے بعد بھی مسبقب حال نہوتو نہ کوئی خلجان ہیں ابور اجا ہے اور نہ رخمی و ہونا چاہئے بلکہ راضی ہے اور نہ کوئی خلجان ہیں ابور نہ تو البتہ اگر مبب تقالہ پر مبتب ہو تی المحقیقت ہو ترخمانہ ہیں ، اور جی تقالی کا ادادہ یوں میں مقالہ پر مبتب ہو تی المحقیقت ہو ترخمانہ ہیں ، اور جی تقالی کا ادادہ یوں میا ہے۔ اس خلاک کا دوجود وسائل اسباب اختیاد کرنے کے بھی جائے۔ اس خلاک و مدی ہوئی تو یہ میرے حزن وغم یا مشکوہ و شکایت کا باعث نہ ہوں ہوں تو یہ میرے حزن وغم یا مشکوہ و شکایت کا باعث نہ ہوں ہوں تا یہ میرے حزن وغم یا مشکوہ و شکایت کا باعث نہ ہوں ہوں ہوں ہوں تا ہا۔



المراجعة والمالية المالية

فيرموت كابيان

یرنومقا مات جن کام ذکر کرھیے ہیں سب ایک مرتبہ بن ہیں بلکہ ان میں سے بعض تومقعود بالذائی ہیں جیسے مقام دضا ومجت ، اولیعن مقعود بالذائی ہیں جیسے مقام دضا ومجت ، اولیعن مقعود بالذائی ہیں جیسے مقام دور برخوف اور میروزید ۔ کیونکہ مقعود در برخیت قرب خواوندی ہے اور بہت ام مقامات دا و قرب کے معین ہیں خود قرب ہیں ہیں کیونکہ قرب تومعوفت اور مجبت سے حال ہوتا ہے اور معرفت ومجبت محبی مامل نہیں ہوسکتی جب کہ کرفی جاسے اور غیرالٹری محبت تعلق مذکوری جاسے اور غیرالٹری محبت خوف وصبراوں زم و تور ہی کے ذرایعہ سے قطع ہوسکتی ہے لہ ندا ان کی معمی صرورت ہوئی ۔

اور چونکر مخبلہ ان امور کے جن سے قرب بن میں اعانت حال ہوتی ہم موت کا یادر کھناہی ہے اس کا تذکرہ کرنا بھی مناسب ہوا ، کیونکہ موت کے ذکر سے دنیا کی مجبت قلب سے جاتی رہی ہے اور جب بیعلاقہ قطع ہوگا توتی تعدالی کی مجبت حاسل ہوگ ۔

ل خوري مقعود ميكسى اوركى وجرسيس الله خديدي واور ك وجرع تعديم كي الله

مل کرہے گی ہے رسول عبول ملی الشرعلیہ وسلم فرمائے ہیں کہ " لذتوں کو توائے والی چر بعنی موت کا کثرت سے ذکر کیا کرد ہے حضرت عائشہ رضی الشرعلیہ وسلم سے مخت فرماتی ہوئے کہ " میں نے ایک مرتبہ جناب رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم سے مخت کیا کہ ہا رسول الشرعلیہ وسلم سے کہ دن مشہدار کے ساتھ اور کوئی بھی المصے کا ہی آب نے فرمایا کہ " اس ور محص جو سامت دن میں بین مرتبہ موت کو یا دکر لیتا ہوں اس وسلی الشرصلی الشرحلیہ وسلم فرمائے نے ہمیں کہ " موت کے برابر کوئی واعظ ہی سے " بعنی نسیعت کرنے کو تو موت ہی کا فی ہے ، اور " اگر جا نوروں کو موت کا اس عام ہو جا تا ہوں ایک واعظ ساکھی بینی موت اور دوس کر واعظ میں تران مجید ہے۔

موت بڑی ہولناک چیزہے اور وت کے بعد کے واقعات اس سے زیادہ خوفناک میں اور ان کا ذکر کرنا اور یا در کھناد نیا کو منظف بنا تا اور اس دار نا یا مدار کی مجب کودل سے نکال لیتاہے اور دنیا کی مجب ہی ہرگذاہ کی جڑ نبیادہ ہے ، پس جب دنیا سے قلب کونغرت ہوگئ توسب کی ملکیا اور دنیا سے نغرت ہوگئ جہموت کا فکرا ور خیال ہوگا کہ عنقریب ہم پر کیا اور دنیا سے نفرت ہوگئ جہموت کا فکرا ور خیال ہوگا کہ عنقریب ہم پر کیا ہوت کہ نے والی ہے۔

فكرموت كاطراقي اقلصوركي فيت فلوت بن بيوكر ساكسي وت

له ترفری وحاکم میچ ۱۱ که طرانی ، گردوایت عادی می بواوریدعاکشه والی می نبین ۱۱ که طرانی ۱۲ که بیتی ۱۲ هده مکتر ۱۱ که خاموش ۱۱ که گویا ۱۲ شد مکتر ۱۱

كودل سے نكال دواور تلب كوبالكل خال كركے توجرا ورعزم كے ساتھ موت کا دصیان کرہے ۔ اقال لینے ان روستوں ا ورائزوا تارب کا نصور کرہ ہو ونياس لذر كئ اوريك بعدد سكراك الك كادهيان كرت ما وكرير صورتیں کہاں کا گئیں ہ کیسی کسی امیدی لنے ساتھ لے گئے ، وص امل نے ان میں ایناکتنازور و کمایا ، جاه ومال کی کیا کھے تمنائیں اور آرزوکی ان كے دلوں میں رہیں اسگر وہ آج سب خاك میں مل كئے اور منوا متى كے نيچے دے رہے ہیں کہ کوئی شخص ان کا نام بھی نہیں دیتا ۔اس کے بعد مرنے والوں کے بدن اور جم کا وصیان کرو کہ کیسے حسین اور نازک بدن تھے گراب یادہ یاد ہوگئے ،گل گئے ، میسٹ گئے اورکٹرے محور وں کی نذابن گئے ۔ اسس کے بعدان کے اعضارا ورجوارح میں سے ایک ایک عضوکا وصان کروک وه زبان کیا بون بوکسی وقت جیب بونا جانی بی بین می ؟ وه التمكال كي بوحركت كماكرتے تھے ؟ دىجنے والى آنھيں اوران كے نوبسور ت حلقے کس کیڑے کی خواک بن گئے ؟ غرض اس طرح پردھیان کردگے تو سعيدين مبا وَكِے كيوبحه رسول قبول لى الشرعليہ وسلم فرمائے تے ہميں كه سعيدوه ب جودو سرول نفیجت حاصل کرے "

کو افسوس کیم موت بیں ہولناک چنر سے فافل ہیں ۔ اس زمین پر کرجس کو مے ہم یا وُل سے روندہے ہیں ہم سے میلے

معیسر پیری مستسبسرات کو اسم پا دُل سے روند کرنے ہی ہم سے پہلے سیروں اسے اور میل دئے مگر ہم مجھتے ہیں کہ ہمیشر ہم بیں رہیں گے موت کا

له اس مديث كوتاه ولي ألله فالعبين من لياسع ١١

خطرناك مفرد مين بي كريس كيدير واهنبي ، اس قد رغفلت علول اول نے پیداکریمی ہے ،اگر پیجالت رہے ہوتوموت کا دصیان آسے ۔ اسی سلتے وسول عبول صلى الشعليه وسلم نے حضرت عبداللدب عرض كونعيوت فرانى تمكم مميح بوتوشام كافت كرنكروا ورشام موتوميح كاخيال مذلاؤ ،اوردنيايي *آئے ہوتو زندگی میں موت کا س*امان ا ورتند*یستی میں موت کا فسٹرکرو*۔ كيونكر لم عبدالله إكيا خرب كل كوتمها وأكيانام مؤكا بينى نعوم كايامده ؟ جس شے کے آنے کاکوئی وقت مخرضیں اس کی فکرتو ہوقت ہوئی چاہئے ۔ يس ابني اميرون برخاكر الواور آرزوون كوم سن مزود خواجا في مناور المراوي المام حرت اسام المنافق في دومبينه ك وعدويدا يك كنيز خديري جنا وسول التُرْصلي التُرعليه وسلم نے فرايا کہ " اُسامہ کی ما ليت پرتعجب کروکانوگی کا مجروسرایک دن کامبی اس اور دومهدینر کے دعوم کرنیز خریدی ہے ی طول امل ہے ، خداکی تسم بی کمی نوالدمند میں رکمتا ہوں اور تغیین نہیں کرتا كملق سيني اتسكا ولمكن وكالواله ككات بي المعوير واست الميندا لگ جائے اور دم نکل مائے ۔ لوگو ! اگرتمبی علی ہوتو لیے آپ کوم دولیں شاركرو يقسم بواس ذات كى كتب كتبين مركى جان بوكروكيد وعدوكياكيار وه صرور كن والا بواور وكن والا بوه ببت قريب، الرغم كوجنت من الايون ك فابش بوتودنيا كى العائل اميدول كوكم كروا ودموت كوبروقت بين نظر ركموا ودالشرس شراؤمبساكه شران كاحق ب انشارالشرتعالى جنت مي انسل ہوجا ڈیٹے یہ

له ترفدی ۱۲ مله این این الدنیا ۱۷

5 6

جوکچاب تک ہمنے بیان کیا ہے اس میں ہم کو بدیادا ور تنبہ کر سے
اور الٹری جانب چلنے کا شوق ولاچکے۔ بس اگراب بمی کان نہ لگا دَگے ، یا
ایسا سنو کے جیسا کہ قصے کہا نیاں سُنا کرتے ہوتوا پنا ہی کچکو و کے کئی کا یافقہ ا
کرو گے ۔ حق تعالیٰ فراتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون جس کو پرو لاگار کی
ایتون سے نصیحت کی گئی اور اس نے ممنہ بھیرلیا اور بھول گیا کہ فرد انے قیامت
کے لئے کیا ہمیجا "؟ اوراگر توجہ کے ساتھ سنو گے اور دل سے کا ن لگا فی کے
تو بیٹ کی نع یا و گے ، اور جو جیزیں صراط ستقیم سے رو کے ہوسے ہی ان کو جھوڑ دو گے ۔

مى اسرنفس المرم الخير المريقيت ابرى سعادت اورالتُ جالاً كاقرب ميرامنا فعهد اوروائى بختى اورق تعالى سے جائي ميراضاده ہے ، اور ميرى عرميراواس المال ہے كہرسانس المي سبني قيمت جاہراورگويا عبربورش ميرى عرميراواس المال ہے كہرسانس المي سبني قيمت جاہراورگويا عبربورش تخارت ميرى عرب سے ابدى سعادت حال ہوئى ہے ، اور جب عرورى برگئى تو تجارت كا ہوا ور ميرى تجارت كا ہوا ور الله مي دنيا سے اسماليا تو ميں نوابش كرتاك كاش دنيا مير الديا جاؤل الر ميرى تعالى تعالى ميرى تعالى ميرى تعالى تعالى ميرى تعالى تعالى تعا

اے نفس! وہ دن آج کا ہے ہوتھ کو خلاکی طوت سے مہلت کا عطا ہوا ہے۔ اب تواپنا وعدہ ہولا کو اور دیجہ کر کی کر ہے ہے اگراس مہلت کو تونے فیریس میں اور آن کا کام کل پر نزر کھا تو آج کی تجارت کا منا فعہ تجہ کوال گیا، اور حسرت نہوئی اور اگر توکل بھی زندہ ہے تو بھر پری خیال کر۔

ارو سرف مهون ارووروں بن بارود جهے و پروہ حیاں و ت ایک ہردن کو نیاسمجدا ور و لا کے عفوسے دعوکا مت کھا کیونکہ بہتر انگسان ہی گسان ہے جمشن ہے چھا نیکے۔ می تقالی کہ معالد اورا لیفار وا دار می تقالی کہ معالد اورا لیفار وا دار الرمعا فی ہوئی تب ہی نیکو کا دبندوں کے تواب سے دعودم ہی ہے گا اور مرب بھی گرشرت کرے گا تواسطی افع ہوگا ، جو کچہ ہونا تھا وہ ہو چکا ۔ عرب گیا وقت مجر ہا تھ آتا تہ ہیں ۔ وہ ہو چکا ۔ عرب اور ہے بہا موتی ہے۔ ایک ایک سانس غذیمت اور ہے بہا موتی ہے۔

اه بو حس سے تجارت شروع کی ۲

اگراس کے بونس پوچے کہ اجھا بتاؤکہا مسل کروں اور کیو بحروقت کی قدر کروں ؟ تواس کو جواب دے کہ چوچ رموت کی وجہ ہے جُوا ہوجانے والی ہے اس کوچوڑ موت کی وقت بھی تیرا ساتھ نرچوڑ گئی اس پرقیفہ کرنیعنی اللہ جل جلائے کی معرفت جال کرا و دخوا کی یا ہے مانوس ہو ۔ میراگر نفس کے کرب لادنیا کی معرفت جال کرا و دخوا کی یا ہے مانوس کے کرب لادنیا کی معرفت جال کرا و دخوا ہے ۔ توائس کو جواجے توقلب ہی حضب و طاقت کی اور ان کا ٹوٹٹنا دشوا ہے ۔ توائس کو جواجے کہ قلب ہی کے اندر سے دنیا کے علاقے کا طاب دے اور تلاش کر کہ دنیا کا کونسا علاقہ تھی مے ، بس اس کی اقراب جل کا طاب دینی اگر مال کی مجت زیادہ ہے تواس کو چوڑ ۔ ہے تواس کو چوڑ ۔

وسیون مہلک امراس کی تشریح اور علائ بیان ہو جیکا ہے ان کو دیکا ور خواد مولا کے نفل وکرم پر بعروسہ رکھے کوستعدم وجا ، کم با ندھ ، آ ما دہ ہوا ور جہ بی خواس کے خلاف کر بھرد کے کہ خلاف ملتی ہے یا نہیں ہی اسے نفس کو خواس کے خلاف کر بھرد کے کہ خلاف ملتی ہے یا نہیں ہی اسے نفس اور وصافی ما ذق ملیب سے بہ بی اور عربی کی دائت میں بی اسے کہ ذائقہ اور لڈیس سے کو کو مصری اور کر استی وسیائی سے تو بھی آگا ہی نوبی فرما یا ہے کہ ذائقہ اور لڈیس سے کو کو مصریتیں اس امید پر برد اشت نہیں ہی تی نوبی کے منزل رہ بھی کا اور تو حیکل ہیں بڑا ہے گا کہ یا توکوئی ورندہ تھے کو مصاب کا اور تو حیکل ہیں بڑا ہے گا کہ یا توکوئی ورندہ تھے کو مصاب کا اور تو حیکل ہیں بڑا ہے گا کہ یا توکوئی ورندہ تھے کو مصاب کا اور یا یوں ہی بھیکتا ہوا بلاک ہوجا سے گا کہ یا توکوئی ورندہ تھے کو مصاب کا اور یا یوں ہی بھیکتا ہوا بلاک ہوجا سے گا کہ یا توکوئی ورندہ تھے کو مصاب کا اور یا یوں ہی بھیکتا ہوا بلاک ہوجا سے گا ۔

اےنفس ابتاتوسی کرتھے دنیا میں کس جیزکی رغبت ہے ہیں اگرتھ مال جا ہتا ہے تو مان کے کہ احجا وہ مل می گیاا ور توبڑا مالدادا و تر تولسی سے

بن مى كيا مربيركيا ؟ اگرتونظراتها كرديجه كاتوبېتىرى يېودى اورعيسانى اليطي محرن كے پاس تجےسے زيادہ ال موجود ہوگا۔ اور توعزت اوراء كاطلب كاسب تواحيا فرض كرب كريرطلب ليغ معكان لكي اور تجدي وتاجاه عال می بونی مراس کا انجام اور عال کیاہے ؟ اگرا تھیں کمول کردیجے گا توسيكرون احق وجابل كافرا ورالسك نافران اوردليل اوريين بندول كو اسے حال میں دیمے گاکدان کی عزت دنیا میں تجد سے معی زیادہ ہوری ہے ان ببتيري وك ايس منصب حكومت اورمسنومال وسطول يرسط فالأكبي كروت وكرك من الرائد المالية ال أفتول افتيبتول سنبين كعبرا تا بوعزت وماه كے عال كرنے يل شانى يرقى بي ا وران بلا وك معى نهي درتا بوعزت عال بوي يعيم ريط ا كرتى بى ، توان دلىل اوركىيىغ شريكون بى كاخيال كركه كيس كمتر لوكون كاساخى ہونا چا ہتاہے ؟ کیاالیی بے وقعت اور حقیر چربی مال کرنے کے قال بيعس كوبرسيس سيخسيس اوروديل سيرويل في مال كرسخا المرحال كة بورى ب اوراتى مغداره السكة بورى كماكر توبياس برر مي كوشش كرے گاتونچو کونعيب نهوگا۔ اور لےننس اگرتودنيا سے اعراض كركے آخريت كى جانب توج ہوگا توياد ركھ كريگا ئرروزگار اور يخيائے زمانہ بن جاسے گا۔ تیرا ثانی ہفت آلیم بی زمل سے گا یس لیفس ؛ اب توہی بتاكدكيا بيرمل كرف ك قابل ب والعنس انوب يا درك كرفي زیادہ تیراخیرخواہ کوئی نہیں ہے ، توکسی کے کہنے اور سٹننے پر مزجا بلکدونیا اور دین دونوں کے انجام اورتیجی فورکرے ہوائے کتیری دغیت کس بیریس ہر؟ اسی طرح اگرتے لیے نفس سے منافرہ اسی اسی طرح اگرتم لیے نفس سے منافرہ منا

بہالوس بلیقے ہوئے مدوا ورثون کے بیاسے بین کوسیے پہنے مل کراچاہئے اورجب اس سے بچات ل کراطینان حال ہوجائے تب دومروں کی خلینی

مناست بھی کاس من کی جائی ہی ہی ہوتی بلد یہ کو کی مانگتاہے وہاں کو دیاجاتا ہے اور وہی مانگتاہے دہاں کی کو دیاجاتا ہے اور وہی میں دیتا ہے فوراس کی تعمیل کی جاتی ہے۔اس کی

در نواستوں کے منظور اور نواہ شوں نے پوراکرنے میں غورون کرے محوالے

دوا است جاتے ہیں اور حیلوں اور تربیروں سے کام لیا جاتا ہے۔

معلاسوچ توسی، اگرکوئی شخص آینے دامن کے نیچ ایک نیم طاکالاسا؟ میباے بیٹھ ابو ہو بھی کا رہے مارد ہا ہوا وراس کے ڈسنے اور دوسرے شخص کی تو میں سگا ہوا ہو، مگر شخص اس کی توبردا ہ نکرے اور دوسرے شخص کے ممنہ سے کھیاں اڑا نے اور پی کھا جھلنے بین شخول ہے تواس سے زیادہ ہمق اور ہے و توف کون ہوسکتا ہے ؟

یبی تمہالا حال ہے دوسروں کے ساتھ مباحثہ کرنے اور غیرو کوسیسے ماستہ پالے نے فکریس سرگرم ہو مگر لینے نفس امادہ کے ساتھ مناظرہ کرنے اور

اس تباه کمنے والے شریریشن دین وابیان کوزیرکرنے کی جانب معلیق الكعا مر مغيرسي رصانهي بوقا المركور كاس وقت تك يمبى سيعطانهوكا اصعب تك يهيعانه وكاس وقت تكنزتم سالتكى إد ہوسے گی اور بزمنا جات ہیں لڈت آسے گی ، نرسلوک کی طرف توج ہوگی اور بنصراط تتغيم بيطينى فنكريوكى ولهسنااس مناظره كولينحا ويرواحب فرمن سمبوا واكتراد قانيس كاستريمبا عنرش كرياكوا ورجنس تهارى منالعنت كسيع تواس كوفان وطم كوا وراسي ميزادوجو كاركرا وربااترسو بحيونك نفس کی خاصیت کتے کی بوکروب یک مار ندکھا سے گااس وقت اوبٹریائےگا بجراكرتم وننس كرساته مناظره كرنے اور محاسبر لينے يانفس كو انتخفاور سزادين كاطلية معسلوم كرنے كى نوابست بوتو" احيار العسلوم"كى كتاب المحاسبة والماقية دييوكس متركتاب ان ابواب کوسیان کرنے کی گنجاکشش نہیں ہے۔ اسب دعاكروكري تغال شانئر ليغمجوب سيدنا مختصطفي سلى الشعليرولم كطنيل من مجه اوتربس ابني بيت ارعطاؤل مع دماني اوركرم فول وكي جن باته ل كا اس في م كوعل عطا فرايا سي اس عيل كي توفق سخشا ورو كي م في

برها يائنا بواس محمال بنافي كهل كينيت بم إين نس بركزر في وكي ويولي -اميين مارالغلمين